# DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222115
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳۲ Accession No. ۱۰۶۴۳

Author

Title اصولی نامہ

This book should be returned on or before the date last marked below.

[illegible]

Checked 1973

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اونگ نام ایک شہر وہانکا راجہ گندہرپ سین اوسکی چار رانیان تہین اون سے چہہ
بیٹے تہے ایک سے ایک پنڈت اور زورآور تہا قضا کار بعد چند روز کے وہ راجہ مر گیا
اوسکی جگہہ بڑا بیٹا شنکہہ نام راجہ ہوا پہر کتنے دنون کے پیچہے اوسکا چہوٹا بہائی برم جیت
بہائی کو مار کر آپ راجہ ہوا اور سکہہ سے راج کرنے لگا دن بدن اوسکا راج ایسا بڑہا کہ تمام
جمبودیپ کا راجہ ہوا اور اپنا راج کرکے ساکا باندہا کتنے دنون کے بعد راجا نے یہہ اپنے دلمین
بچارا کہ جن ملکونکا نام مین سنتا ہون اونکی سیر کیا چاہیئے یہہ اپنے دلمین ٹہان طرح گدی
چہوڑ کے بہائی بہرتری کو سونپ آپ جوگی بن ملک ملک اور بن بن کی سیر کرنے لگا ایک
اوس شہر مین تپسیا کرتا تہا ایکدن دیوتا نے اوسے امرت پہل لادیا تب اوس پہل کو اوسنے
لاکر برہمنی سے کہا کہ جو کوئی اسے کہاویگا سو امر ہوویگا دیوتا نے یہہ پہل دیتے وقت
سنکے برہمنی بہت سا روئی اور کہنے لگی کہ یہہ ہمین بڑا پاپ بہگتنا پڑا کیونکہ امر ہو کے بہیک بہیک
مانگنی بلکہ اس سے مرنا بہتر ہے جو مر جائے تو سنسار کے دکہہ سے چہٹے تب برہمن
یہہ بات سنکر حیرت عقل کہوئی گئی اچہے تو بتاو

کہا یہہ پہل راجہ کو دو اور اوسکے بدلے لکشمین لو جس سے سوارتہہ اور پرمارتہہ کا کام ہو یہہ

برہمن راجہ کے پاس گیا اور اسیس دی پہل کا احوال بیان کرکے کہا کہ مہاراج یہہ پہل آپ لیجیے اور

کچھہ لکشمین دیجیے آپکے پرنجیو رہنے سے مجھے سکھہ ہے راجہ نے برہمن کو لاکھہ روپیہ دے وداع

محل مین آ جس رانی کو بہت سا چاہتا تہا اوسے وہ پہل دیکر کہا ای رانی تو اسی کہا کر امر ہو

اور ہمیشہ جوان رہیگی رانی نے اسیا تکو سن راجہ سے پہل لیلیا راجہ باہر سبہا مین آیا اوس رانی

کا آشنا ایک کوتوال تہا اوسنے وہ پہل اوسے دیا اتفاقاً ایک بیسوا کو توال کی دوست

تہی اوسنے اوسے وہ پہل دیکر اوسکی خوبی بیان کی اوس بیسوا نے اپنے من مین بچارا کہ یہہ

پہل راجہ کے دینے جوگ ہے یہہ بات اپنے من مین ٹہیرا کر وہ پہل راجہ کو جا کر دیا راجہ نے

پہل لے لیا اور اوسے بہت سا دہن دیکر وداع کیا اور پہل کو دیکھہ اپنے جی مین چنتا کرتا رہا

سے اور اداس ہو کہنے لگا کہ اس سنسار کی مایا کسی کام کی نہین کیونکہ اسمین آخر نرکہہ مین پڑنا ہوتا

ہے تس سے بہتر یہہ ہے کہ تیاگ کیجیے اور بہگوان کی یاد مین رہیے کہ جس سے آیندہ کو بہلا ہووے

یہہ کہتے ہی تہان محل مین رانی سے پوچہا کہ تو نے وہ پہل کیا کیا اوسنے کہا کہ مین کہا گئی

تب راجہ نے وہ پہل رانی کو دکہایا وہ دیکہتے ہی بہچک سی گئی اور جواب بن نہ آیا پہر راجہ نے

اوس پہل کو دہلوا کر کہایا اور راج پاٹ چہوڑ جوگی بن اکیلا بن کہنڈ سے بن کو سدہارا

اندر کو راج خالی رہا جب یہہ خبر راجہ اندر کو پہنچی تو اوسنے ایک دیو دہار انگر کی رکہوالی کو

اوس شہر کی چوکی دیا کہ تا غرض اسبات کا شہرہ ملک بملک ہوا کہ راجہ بہرتہری

نکل گیا یہہ خبر راجہ بکرم کو تہی سنتے ہی اپنے دیس مین آیا اوس وقت

آدھی رات تھی اوس سمین نگری مین جاتا تھا کہ وہ دیو پکارا تو کون ہے اور جاتا کہان ہے
کہڑا رہ اپنا نام بتا تب راجہ نے کہا مین ہون راجہ بکرم اپنے شہر مین جاتا ہون تو کون جو مجھے
روکتا ہے تب دیو بولا کہ مجھے دیوتاؤن نے اس نگری کی رکھوالی کو بھیجا ہے جو تم سچ راجہ بکرم ہو تو تم
پہلے مجھسے لڑو پیچھے شہر مین بادرا سیاتنگے سنتے ہی راجہ نے چرنا کا چپہ کرا اوس دیو کو للکارا
پھر وہ دیو بھی اوسنکے سنگہہ ہوا لڑائی ہونے لگی بندان راجہ دیو کو پچھاڑ اوسکی چھاتی پر چڑھ بیٹھا
تب اوسنے کہا ای راجہ تو نے مجھے پچھاڑا مین تجھے جی دان دیتا ہون تب راجہ نے ہنسکر
کہا تو دیوانہ ہوا ہے کسکو جی دان دیتا ہے مین چاہون تو تجھے مار ڈالون تو مجھے
جی دان کیا دیگا تب وہ راکشس بولا کہ ای راجہ مین تجھے کال سے بچاتا ہون پہلے مری
ایک بات سن پھر سبلے پر ساتمام دنیا کا راج کرا آخر راجہ نے اوسے چھوڑ دیا اوسکی بات ل
سننے لگا پھر دیو نے یہہ اوس سے کہا کہ اس شہر مین چندربہان نام ایک راجہ بڑا دانا
تھا اتفاقاً ایک روز جنگل کو نکل گیا تو دیکھا کہ ایک تپسی درخت مین اولٹا
لٹکا ہوا ہے اور دہوان پی پی کر رہتا ہے نہ کسو سے کچھ لیتا ہے نہ بات کرتا ہے اوسکا
یہہ حال دیکھ راجہ نے اپنے گہر آ سبہا مین بیٹھکر یہہ کہا جو کوئی اس تپسی کو لاوے وہ لاکہہ روپیہ پاوے
سبہا کو سنکر ایک بیسوا نے راجہ کے پاس آ یہہ عرض کی اگر مہاراج کی آگیا پاؤن تو اوسی تپسی
سے ایک لڑکا جنوا کر اوسکے کاندہے پر چڑہا کے لے آؤن اسبات کے سننے سے راجہ کو اچنبا
ہوا اور اوس بیسوا کو تپسی کے لانیکے واسطے بیڑا دیکر رخصت کیا وہ اوس بن مین گئی اور جوگی
کے مکان پر پہنچ دیکھتی کیا ہے کہ وہ جوگی سچ ہی اولٹا لٹکا ہوا ہے نہ کچھ کہاتا ہے نہ پیتا ہے اور سوکھ

۳

رہا ہے غرض اوس بیسوا نے حلوا بنایا اوس تپسی کے منہہ مین دیا اوسے میٹھا جو لگا تو وہ آو
چاٹ گیا پہر اوس بیسوا نے اور لگا دیا اسیطرحسے دو روز تک ہوا چٹایا کی اوسکے کہانے سے
ایک قوت اوسی ہوئی تب اوسنے آنکہین کہول درخت سے نیچے اوترا اوس سے پوچہا تو یہان کس
کام کو آئی بیسوا نے کہا مین دیوکنیا ہون سرگ لوک مین تپسیا کرتی تہی اب اس بن مین آئی ہون
پہر اوس تپسی نے کہا تمہاری منڈہی کہان ہے ہمین دکہاؤ تب وہ بیسوا اوس تپسی کو ا
منڈہی مین لاکر کٹہرس بہوجن کرنیوانے لگی تو تپسی نے دہوان پینا چہوڑ دیا اور رہر
کہانا کہانے پینے لگا ندان کام دیو نے اوسے ستایا پہر تپسی نے اوس سے بہوگ کیا جوگ
اور بیسوا کو گرہہ رہا دس مہینے مین لڑکا پیدا ہوا جب کئی ایک مہینے کا ہوا تب اوس رنڈی
نے تپسی سے کہا کہ گسائین جی اب چلکر تیرتہہ جاترا کیجئے جس سے شریر کے سب پاپ کٹین
ایسی باتین کر اوسے بولا لڑکا اوسکے کاندہے پر چڑہا راجہ کی مجلس کو چلی کہ جہانسے
بانکا بیڑا اوٹھا کر آئی تہی جسوقت راجہ کے سامنے پہنچی راجہ اوسکو دور سے پہچان
لڑکے کو اوسکے کاندہے پر دیکہہ اہل مجلس سے کہنے لگا دیکہو یہہ تو وہی بیسوا ہے جو جوگی
کے لینے کو گئی تہی اونہون نے عرض کی کہ مہاراج سچ فرماتے ہو یہہ وہی ہے
القصہ ملاحظہ فرمائیے کہ جو جو باتین حضور مین عرض کر گئی تہی وہ سب وقوع مین آئین
باتین راجہ کی اور مجلسیون کی جب جوگی نے سنین تو سمجہا کہ راجہ نے میری تپسیا
کے لئے یہہ جتن کیا تہا جوگی یہہ اپنے جیمین بچار کر وہان سے اوٹہا پہر شہر کے باہر نکل
لڑکے کو مار ڈال اور ایک جنگل مین جا جوگ کرنے لگا اور بعد مدروز کے اوس راجہ

واقعہ ہوا اور جوگی نے جوگ پورا کیا غرض اسکا بیورا یہہ ہے کہ تم تین آدمی ایک نگر مین اور
ایک نکہتر جوگ مہورت مین پیدا ہوئے ہو تمنے راجہ کے گہر مین جنم لیا دوسرا تیلی کے ہوا
تیسرا جوگی کمہار کے گہر پیدا ہوا تم تو یہانکا راج کرتے ہو اور تیلی کا بیٹا پاتال کے ایک راج کا مالک
تہا سو کمہار نے غضب اپنا جوگ سادہ تیلی کو مار مرگہٹ مین پیتلاج بناسرس کے درخت مین اوتار
لٹکار کہا ہے اور تیرے مارنیکی فکر مین ہے اگر تو اوسکے ہاتہہ سے بچیگا تو راج کریگا اس
حال سے مینے تجہے خبردار کیا تو اوس سے غافل مت رہنا اتنی بات کہکر دیو تو چلا
گیا یہہ اپنے محل مین داخل ہوا جب صبح ہوئی تو راجہ باہر نکل بیٹھا اور دربار عام کا حکم
دیا جتنے چہوٹے بڑے نوکر چاکر تہے سب نے آکر حضور مین نذرین دین اور شادیانے بجنے
لگے سارے شہر کو عجب ایکطرحکی خوشی خرمی حاصل ہوئی کہ جابجا اور گہر گہر ناچ رنگ مچ گیا پہر
راجہ دہرم راج کرنے لگا ایکدنکا ذکر ہے کہ شانت اشیل نام جوگی ایک پہل ہاتہہ مین لیے راجہ
کی سبہا مین آیا اور وہ پہل اوسکے ہاتہہ مین دے آسن اوسجگہ بچہا کر بیٹہا پہر ایک گہڑی کے پیچہے چلا گیا
راجہ نے اوسکے جانیکے بعد اپنے من مین بچارا کہ جسے دیو نے کہا تہا وہی تو نہو یہہ گمان کر
پہل نکہایا اور بہنڈاری کو بلاکر دیا کہ اسے اچہی طرحسے رکہنا پر جوگی ہمیشہ اسیطرحسے
آتا اور ایک پہل روز دیجاتا اتفاقاً ایک روز راجہ اپنے اصطبل کے دیکہنے کو گیا اور
مصاحب بہی کچہہ ساتہہ تہے اتنے مین جوگی بہی وہان پہنچا اور اسیطرحسے پہل راجہ کے
ہاتہہ دیا وہ اوسے اوچہالنے لگا کہ ایکبارگی ہاتہہ سے زمین پر گر پڑا اور بندر نے اوٹہا کر توڑ ڈالا
ویسا ایک لعل اوسمین سے نکلا کہ راجہ اور اوسکے مصاحب اوسکی جوت کو دیکہہ حیران ہوئے



اوسکی کمہارت تنگ ہوا تہا تنگ کرکرنے اور سکا بچہون سنگ ہوکر دامنڈ بچہون کی گوشت گر ہوئی

تب راجہ نے جوگی سے کہا کہ تو نے یہہ لعل مجھے کس واسطے دیا تب اوسنے کہا اے مہاراج شاستر
مین لکہا ہے کہ خالی ہاتھہ اپنی سنگ بجا ئے راجہ گرو جوتشی بید بتی کے اسواسطے کہ پہل سے پہل
پہل ملتا ہے اے راجہ تم ایک لعل کو کیا کہتے ہو جسنے جتنے پہل تمکو دیے ہین اون سب مین رتن ہے
یہہ بات سن راجہ نے بہنڈاری سے کہا جتنے پہل تمہین دیے ہین اون سبکو لے آؤ بہنڈاری جب
سنکی اگیا پاتے تب لے آیا اور اون پہلونکو جو تڑوایا تو سب مین سے ایک ایک لعل پایا جب اتنے
لعل دیکہے تو راجہ نہایت خوش ہوا اور رتن پارکہی کو بلوا کر لعلونکو پرکہوانے لگا اور بولا کہ ساتھہ
کچھہ نہین جاویگا دنیا مین دہرم بڑی چیز ہے جو کچھہ ہر ایک پرکہ کا لعل ہو سو دہرم سے کہو یہہ
بات سن جوہری بولا کہ مہاراج تمنے سچ فرمایا جسکا دہرم رہیگا اوسکا سب کچھہ رہیگا دہرم ہی ساتھہ
جاتا ہے اور وہی دونو جہان مین کام آتا ہے سنو مہاراج ہر ایک ہیرا اپنے رنگ سنگ
ڈہنگ مین درست ہے اگر ہر ایک کا مول کرو تو کروڑ کہون تو بہی ہو نہین سکتا فی الواقع
ایک ایک اقلیم ایک ایک لعل کی قیمت ہے یہہ سن راجہ بہت سا خوش ہوا جوہری کو خلعت
دے رخصت کر جوگی کا ہاتھہ پکڑ گدی پر لے آیا اور کہنے لگا میرا تو سارا ملک بہی ایک لعل
کا بہا نہین ہے تمنے دگمبر ہو کے جو اتنے رتن میرے تئین دیے ہین اسکا بچار کیا ہے سو تم
مجھہ سے کہو جوگی بولا اے راجہ اتنی باتین ظاہر کرنی مناسب نہین جنتر منتر اوکہد دہرم گہر کا احوال
سوام کا کہانا بری بات سنی ہو دلی یہہ سب باتین مجلس مین کہی نہین جاتین خلوت مین کہونگا
سنو یہہ قاعدہ ہے جو بات چھہ کانون پڑتی ہے وہ مخفی نہین رہتی چار کان کی بات
کوئی سنتا اور دو کان کی بات برہما بہی نہین جانتا آدمی کا تو کیا ذکر ہے

یہہ بات سن جوگی کو نزالے مین لے راجہ پوچھنے لگا کہ گسائین جی تنے اتنے لعل مجھے دئے
اور ایک روز بہی ہوجن نکیا مین تمسے بہت شرمندہ ہون اپنا جو مطلب ہے سو کہو جوگی بولا
راجہ گوداوری ندی کے تیر مہا سمشان مین منتر سدہ کرونگا اوس سے اشٹ سدہ
مجھے ملیگی سو مین تسے بہکشا مانگتا ہون ایک روز تم میرے پاس رات بھر رہنا تمہارے
پاس ہنے سے میرا منتر سدہ ہو ویگا تب راجہ نے کہا خوب مین آؤنگا تم یہہ دن ہمین بتاؤ
جوگی بولا بہادون بدی چودس منگلوار کی ساتہہ ہتیار باندہ اکیلے تم میرے پاس آنا
راجہ نے کہا تم جاؤ مین مقرر تمہارے آؤنگا اسطرح راجہ سے بچن لے رخصت ہو مٹہہ مین جا بیٹہا
سو سب سامان لے وہ تو مرگہٹ مین جا بیٹہا اور یہان راجہ اپنے جی مین فکر کرنے لگا اسمین وہ
ساعت بہی آن پہونچی تب راجہ وہان تلوار باندہ لنگوٹ کس اکیلا شبکو جوگی کے پاس جا پہنچا اور
اوسکو آدیس سنایا جوگی نے کہا آؤ بیٹھو پہر راجہ وہان بیٹہہ گیا تو دیکہتا کیا ہی کہ چارونطرف
بہوت بیر بیتال ڈاین طرح طرح کی ہولناک صورتین بنائے ناچتی ہین اور جوگی بیچ مین بیٹہا دو کپال
بجاتا ہے راجہ نے یہہ احوال دیکہہ کچہہ ڈر نہ کیا اور جوگی سے کہا کچہہ کیا آگیا ہے
اوسنے کہا راجہ تم آئے ہو تو ایک کام کرو یہانسے دکہن طرف دو کوس پر ایک مرگہٹ ہی
اوسمین ایک سرس کا درخت تسمین ایک مردہ لٹکتا ہے اوسے میرے پاس ترت لاؤ کہ مین
یہان پوجا کرتا ہون راجہ کو وادہر بہیج آسن مار آپ جپ کرنے لگا ایک تو اندہیری رات کی
ڈراتی تہی دوسرے مینہہ کی ایسی جہڑی لگی ہوئی گویا آج برس کر پہر کبہی نہ برسیگا اور بہوت
پلید ایسا شور غل کرتے تہے کہ سورما بہی ہو تو دیکہہ کے گہبرا جاے لیکن راجہ اپنی راہ چلا جاتا

تہا سانپ جو آن آن پاؤنمین لپٹتے تو اونکو منتر پڑھ پڑھ اوتیا نداں جون تون کٹھن بات
کاٹ کر راجہ اوس مسان مین پہنچا تو دیکھا کہ بہوت بکٹ بکٹ آدمیونکو دیو مارتے مین ڈاین لڑکونکے
کلیجے چباتی ہین شیر دہاڑتے ہین ہاتی چنگہاڑتے ہین غرض اوس درخت کو جو دہیان کر دیکھا تو جڑ سے پھنک
تلک ہر ایک ڈال پات اوسکا دہڑ دہڑ جلتا ہے اور ہر چہار طرف سے ایک غوغا برپا ہو رہا ہے کہ مارلے مارلے
خبردار جانے نپاوے راجہ اوس احوال کو دیکھ نڈر لیکن اپنے جیمین کہتا تہا ہو نہو یہہ وہی جوگی ہی جسکی بات مجھسے
دیو نے کہی تہی اور پاس جاکر جو دیکھا تو ایک مردہ رسّی سے بندہا اولٹا لٹکتا ہے مردہ کو دیکھ راجہ خوش
ہوا کہ میری محنت سپہل ہوئی کہاندا پہری اوس پیڑ پر نربھے چڑہ ایک ہاتہہ تلوار کا ایسا مارا کہ رسّی
کٹ مردہ نیچے گر پڑا اور گرتے ہی داڑہین مار مار رونے لگا تب راجہ اوسکی آواز سن خوش ہوا اپنے دلمین
کہنے لگا بہلا یہہ آدمی جیتا تو ہے پہر اوتر کر اوس سے پوچہا تو کون ہے وہ سنتے ہی کہل کہلا کر ہنسا جب
کو اسبات کا بڑا اچنبہا ہوا پہر وہ مردہ اوسی درخت پر جا پکڑ لٹک گیا راجہ بہی وہین چڑہ پکڑ اوسے
بغل مین دبا نیچے لے آیا اور کہا چنڈال تو کون ہے مجھسے کہہ اوسنے کچہہ جواب نہ دیا راجہ نے سوچکر جیمین کہا
شاید یہہ وہی تیلی ہے جو دیو نے کہا تہا کہ جوگی نے مسان بنا کر کہا ہے یہہ بچار اوسے چادر مین باندہ
جوگی کے پاس لیچلا جو تو ایسا ساہس کریگا وہ سدہ ہو ویگا تب وہ بیتال بولا تو کون ہے اور
کہان لیے جاتا ہے راجہ نے جواب دیا کہ مین راجہ بکرم ہون تجہے جوگی کے پاس لیے جاتا ہون اوسنے کہا ایک شرط
سے چلتا ہون جو رستہ مین تو بولیگا تو مین الٹا پہر آونگا راجہ نے اوسکی شرط مانی اور لیچلا پہر بیتال
بولا اے راجہ پنڈت چتر بدہمان لوگ جو ہین تنکے دن تو گیت اور شاستر کے انند مین کٹتے ہین اور کوڑ
مورکہون کے دن کلکل اور نیند مین اسسے بہتر یہہ ہے کہ اتنی راہ اچہی باتونکے چرچہ مین کٹ جاوے

ای راجہ مین کہتا کہتا ہون اوسے سُن +

# پہلی کہانی

ایک راجہ پرتاب مکٹ نام بنارس کا تہا اور اوسکے بیٹے کا نام بجر مکٹ جسکی ناری کا نام مہادیوی
ایکدن کنور اپنے دیوان کے بیٹے کو ساتہہ لے شکار کو گیا اور بہت دور جنگل مین جا نکلا اور
اوسکے بیچ ایک سندر تالاب دیکہا کہ اوسکے کنارے ہنس چکوا چکوی بگلے مرغابیان سب کے
سب کلول مین تہے چارو نطرف پختہ گہاٹ بنے ہوئے کنول تالاب مین پہولے ہوے کنارونپر
طرح طرح کے درخت لگے ہوے کہ جنکی گہنی گہنی چہامنہ مین ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا آتی تہی اور پنچہی پکہیرو
درختون پر چہچہو رہے تہے اور رنگ برنگ کے پہول بنمین پہولے تہے اونپر بہونرونکے جہنڈ کے جہنڈ گونج
رہے کہ یہہ دونون اوس تالاب کے کنارے پہنچے اور منہہ ہاتہہ دہوکر اوپر آئے وہان ایک مہادیو کا مندر
تہا گہوڑونکو باندہہ مندر کے اندر جا مہادیو کا درشن کر باہر نکلے جتنی دیر اونکو درشن مین لگی اتنے
عرصہ مین کسو راجہ کی بیٹی سہیلیون کا جہنڈ ساتہہ لیئے ہوئے اوسی تالاب کے دوسرے کنارے
پر اشنان کرنے آئی سو اشنان ہیان پوجا کر سہیلیون کو ساتہہ لیئے درختون کی چہانہہ
مین ٹہلنے لگی ادہر دیوان کا بیٹا بیٹہا تہا اور راجہ کا بیٹا پہرتا تہا کہ اچانک اسکی اور راجہ
کی بیٹی کی چار نظرین ہوئین دیکہتے ہی اوسکے روپ کو راجہ کا بیٹا فریفتہ ہوا اور اپنے دلمین
کہنے لگا کہ اری چنڈال کام مجہکو کیون ستاتا ہے اور اوس راج پوتری نے اوس کنور کو
دیکہہ سر مین جو کنول کا پہول پوجا کر کے رکہا تہا وہی پہول اوتہین لے کان سے لگا دانت سے
کتر پانو تلے دبا پہر اوتہا چہاتی سے لگا لیا اور سکہیون کو ساتہہ لے سوار ہو اپنے مکان کو گئی

اور یہہ راجہ پوتر نہایت نراس ہو برہ مین ڈوبا ہوا دیوان کے لڑکے کے پاس آیا اور ساتہہ شرم لے
اوسکے آگے حقیقت کہنے لگا کہ ای متر مینے ایک اَت سندری نائکہ دیکہی اوسکا نام جانتا ہون
نہ ٹہانو جو وہ مجہے نہ ملیگی تو مین اپنی جان کہونگا یہہ مینے اپنے جی مین نشچے بچاری ہے یہہ
احوال دیوان کا بیٹا سن اوسے سوار کروا گہر کو توڑے آیا پر راجہ کا بیٹا برہ کی پیڑ سے ایسا بیکل
تہا کہ لکہنا پڑہنا کہانا پینا سونا راج کاج سب کچہہ تج بیٹہا نقشہ اوسکی صورت کا لکہہ لکہہ
دیکہتا اور روتا نہ اپنی کہتا نہ اورکی سنتا دیوان کے بیٹے نے یہہ حالت جو اوسکی برہ سے
ہوئی تہی جب دیکہی تو اوس سے کہا کہ جسنے عشق کی راہ مین قدم رکہا ہے پہر وہ جیتا
نہین اور جو جیا تو اوسنے بہت دکہہ پایا اسواسطے گیانی لوگ اس راہ مین پانو نہین رکہتے پہر اوسکی
بات سن راجکمار بولا مینے تو اس راہ مین پانو دیا اسمین سکہہ ہو یا دکہہ جب ایسا مضبوط کلام
اوسکا سنا تب وہ بولا کہ مہاراج تمسے چلتے وقت کچہہ اوسنے کہا تہا یا تمنے کچہہ اوس سے پہر اوسنے
جواب دیا کہ نہ مینے کچہہ کہا نہ اوس سے کچہہ سنا تب دیوان کا بیٹا بولا اوسکا ملنا بہت مشکل
ہے اوسنے کہا جو وہ ملی تو ہماری جان رہی نہین تو گئی پہر اوسنے پوچہا کچہہ اشارہ کنایہ بہی
کیا تہا کنور نے کہا جو اوسنے حرکتین کی تہین سو یہ ہین کہ ایکا ایکی محبکو دیکہہ سر پر
سے کنول کا پہول اوتار کان سے لگا دانت سے کتر پانو تلے دیکر چہاتی سے لگا لیا
یہہ سن دیوان کے بیٹے نے کہا اوسکے اشارونکو ہم سمجہے ہین اور نانو ٹہانو سب اوسکا جانا
وہ بولا جو سمجہے ہو سو بیان کرو یہہ کہنے لگا سنو راجہ کنول کا پہول سر سے اوتار کان سے
جو لگایا تو گویا اوسنے تمکو بتایا کہ مین کرناٹک کی رہنے والی ہون اور پانو سے جو دبایا سو

اور یہہ راجہ پوتر نہایت نراس ہو برہ مین ڈوبا ہوا دیوان کے لڑکے کے پاس آیا اور ساتہہ شرم کے
اوسکے آگے حقیقت کہنے لگا کہ ای متر مینے ایک اَت سندری نائکہ دیکہی اوسکا نام جانتا ہون
نہ ٹہانو جو وہ مجہے نہ ملیگی تو مین اپنی جان کہو نگا یہہ مینے اپنے جی مین نشچے بچاری ہے یہہ
احوال دیوان کا بیٹا سُن اوسے سوار کروا گہر کو توڑے آیا پر راجہ کا بیٹا برہ کی پیر سے ایسا بیکل
تہا کہ لکہنا پڑہنا کہانا پینا سونا راج کاج سب کچہہ تج بیٹہا نقشہ اوسکی صورت کا لکہہ لکہہ
دیکہتا اور روتا نہ اپنی کہتا نہ اور کی سُنتا دیوان کے بیٹے نے یہہ حالت جو اوسکی برہ سے
ہوئی تہی جب دیکہی تو اوس سے کہا کہ جسنے عشق کی راہ مین قدم رکہا ہے پہر وہ جیتا
نہین او رجو جیا تو اوسنے بہت دکہہ پایا اسواسطے گیانی لوگ اس راہ مین پانو نہین کہتے پہر اوسکی
بات سُن راجکمار بولا مینے تو اس راہ مین پانو دیا اسمین سکہہ ہو یا دکہہ جب ایسا مضبوط کلام
اوسکا سُنا تب وہ بولا کہ مہاراج تمسے چلتے وقت کچہہ اوسنے کہا تہا یا تمنے کچہہ اوس سے پہر اوسنے
جواب دیا کہ نہ مینے کچہہ کہا نہ اوس سے کچہہ سُنا تب دیوان کا بیٹا بولا اوسکا ملنا بہت مشکل
ہے اوسنے کہا جو وہ ملی تو ہماری جان رہی نہین تو گئی پہر اوسنے پوچہا کچہہ اشارہ کنایہ بہی
کیا تہا کنور نے کہا جو اوسنے حرکتین کی تہین سو یے ہین کہ ایکا ایکی مجہکو دیکہہ سر پر
سے کنول کا پہول اوتار کان سے لگا دانت سے کتر پانو تلے دیکر چہاتی سے لگا لیا
یہہ سُن دیوان کے بیٹے نے کہا اوسکے اشارونکو ہم سمجہے ہین اور نانو ٹہانو سب اوسکا جانا
وہ بولا جو سمجہے ہو سو بیان کرو یہہ کہنے لگا سنو راجہ کنول کا پہول سر سے اوتار کان سے
جو لگایا تو گویا اوسنے تمکو بتایا کہ مین کرناٹک کی رہنے والی ہون اور پانو سے جو دبایا سو

کہا پدماوتی میرا نام ہے اور دانت سے جو کترا سو بتایا کہ مین دندوت راجہ کی بیٹی ہون یہہ اوتہا
چہاتی سے لگایا اور کہا تم تو میرے جی مین بسے ہو جب اتنی بات کنور نے سنی تو اوسنے
کہا بہتر یہہ ہے کہ مجہے اوسکے شہر مین لے چلو یہہ کہتے ہی کپڑے پہن ہتیار باندہ کچہہ جواہر لے گہوڑون
سوار ہو دونون نے اوس سمت کی راہ لی کئی دن کے بعد کرناٹک دیس مین پہنچ شہر کی سیر
کرتے ہوئے راجہ کے محلون کے نیچے آئے تو دیکہتے کیا ہین کہ ایک بڑہیا اپنے دروازے پر بیٹہی
ہوئی چرخہ کاتتی ہے یہہ دونو گہوڑون سے اوترا اوس پاس جا کہنے لگے مائی ہم مسافر سوداگر
ہین مال ہمارا پیچہے آتا ہے اور ہم جگہہ ڈہونڈہنے کیواسطے آگے بڑہ آئے ہین جو جگہہ ہمین دے
تو ہم رہین بوڑہیا اونکی صورتون کو دیکہہ اور باتون کو سن رحم کر بولی یہہ گہر تمہارا ہے
جب تلک تمہارا جی چاہے رہو غرض یہہ سن مکان مین اوترے تو کتنی ایک دیر کے بعد بوڑہیا
مہربانی سے اون پاس آن بیٹہہ باتین کرنے لگی اسمین دیوان کے بیٹے نے اوس سے
پوچہا تیری آل اولاد اور کنبے مین کون ہے اور کیونکر گذران ہوتی ہے بوڑہیا نے کہا
بیٹا میرا راجہ کی خدمت مین بہت اچہی طرح سے آسودہ ہے اور پدماوتی جو راج کنیا ہے
بندی اوسکی دودہ پلائی ہے اس بوڑہاپے کے آنے سے گہر مین رہتی ہون پر راجہ میرے
کہانے پینے کی خبر لیتا ہے مگر اوس لڑکی کے دیکہنے کو روز ایک وقت جاتی ہون وہان سے
آن کر گہر مین ہی اپنا دکہڑا کیا کرتی ہون یہہ بات راجہ پوتر نے سن لین خوش ہو بوڑہیا سے کہا
کل جس وقت جانے لگے تو ایک سندیسہ ہمارا بہی لیتی جائیو اوسنے کہا بیٹا کل پر کیا موقوف ہے
ابہی مجہسے جو کچہہ کہے سو مین تیرا پیغام پہنچا دون تب اوسنے کہا تو اتنا جا کر کہہ دے

کہ جیٹھہ سُدی پنچمی کو تالاب کے کنارے جس راجپوتر کو تمنے دیکھا تھا سو آن پہنچا ہے اُسکی بات
کے سُنتے ہی بوڑھیا لاٹھی ہاتھہ مین لیئے راج مندر کو گئی وہان جا کر دیکھا کہ راج کنیا اکیلی بیٹھی ہے
جب یہہ سامنے پہنچی تو اوسنے سلام کیا یہہ اسے دیکھکر بولی دہیا بالک پن مین تیری خدمت کی
اور دودہ پلایا اب بہگوان نے تجھے بڑا کیا یہہ جی چاہتا ہے کہ تیری جوانی کا سکھہ دیکھون تو
مجھے بھی چین ہووے اسیطرحکی باتین ہنس ہنس کر کہنے لگی کہ جیٹھہ سُدی پنچمی کو تالاب کے
کنارے جس کنور کا تونے من لیا ہے سو میرے گھر آنکر اوترا ہے اوسنے تجھے یہہ سندیسہ
دیا ہے کہ جو بچن کیا تھا وہ اب پورا کرو ہم آن پہونچے ہین اور مین بھی یہہ کہتی ہون کہ وہ کنور تیرے
ہی جوگ ہے جیسی تو روپ وتی ہے ویسا ہی وہ گنونت ہے یہ سب باتین سُن خفا ہو ہاتھون
مین چندن لگا بوڑھیا کے گالون مین طمانچے مار وہ کہنے لگی کم بخت میرے گھر سے نکل یہہ وق
ہوا وسی طرح سے اوٹھی بیٹھی کنور پاس آئی اور سب اپنا احوال کہا راجکمار سنکر ہکا بکا ہو گیا تب
دیوان کا بیٹا بولا مہاراج کچھہ فکر نکیجے یہہ بات آپکے دھیان مین نہین آئی پھر اوسنے کہا
سچ ہے پر تو مجھے سمجھا کہ میرے جیکو چین ہووے اوسنے کہا جو دس دن اُنگلیان
صندل کی بھر کر منھہ پر مارین تو اوسنے یہہ بتایا کہ دس روز چاندنی کے ہوچکین تو اندھیرے
مین ملونگی غرض دس روز کے بعد بڑھیا نے اوسکی خبر پھر جا کہی تب اوسنے کیسر سے
تین اُنگلیان پھر اوسکے گلے پر مارین اور کہا نکل میرے گھر سے آخر بوڑھیا لاچار ہو کر
وہان سے چلی اور جو کچھہ ہوا تھا سو سب راجپتر سے آکر کہا یہہ سُنتے ہی وہ غم کے
دریا مین ڈوب گیا اوسکا یہہ احوال دیکھہ پھر دیوان کے بیٹے نے کہا اندیشہ نکر اس بات کا

مدعا کچہہ اور ہے وہ بولا میرا جی یہین ہے مجھسے جلد کہو تب اوسنے کہا وہ کہڑو تیرے ہے اسلیئے
اور تین روز کا وعدہ کیا ہے چوتہے دن تمہین بلائیگی غرض جب تین روز ہو چکے تو بوڑہیا
نے اوسکی طرف سے خیر و عافیت پوچہی تب اوسنے بڑہیا کو خفا ہو کہہ طرف کی کہڑکی پاس
لاکر نکال دیا پہر یہہ احوال بوڑہیا نے راج کنور سے کہا وہ سنکر اوداس ہوا اتنے مین
دیوان کا پوتر بولا کہ اس بات کا بہید ہمیں یہہ ہے کہ آج رات کے وقت تمکو اوسی کہڑکی کی راہ
بلایا ہے یہہ سنتے ہی نہایت خوش ہوا غرض جب وہ وقت آیا اوسے رنگ کے
جوڑے نکال چن بنا پگڑیان باندہ کپڑے پہن ہتیا ر سج سجا طیار ہوئے کہ اس عرصہ مین
دوپہر رات گذر گئی اوسوقت ایک عالم سنسان کا تہا کہ یہہ بہی سونتہہ مارے چپ چاپ چلے
جاتے تہے جب کہڑکی کے پاس پہنچے دیوان کا بیٹا باہر کہڑا رہا اور یہہ کہڑکی کے اندر گیا دیکہتا
کیا ہے کہ راج کنیا بہی وہین کہڑی راہ دیکہتی ہے کہ اسمین ان دونونکی چار نظرین ہوئین
تب راج کنیا ہنسی اور کہڑکی بند کرکے راج کنوار کو ساتہہ لے رنگ محل مین گئی وہان جاکر کنور
دیکہتا کیا ہے کہ جابجا جھلجھلے روشن اور سہیلیان رنگ رنگ کی پوشاکین پہنے ہاتہہ باندہے
باادب اپنے اپنے رتبہ سے کہڑی ہین ایک طرف سیج بہو لونکی بچہی ہے اپنے اپنے قرینہ سے
عطردان پاندان گلاب پاش چنگیر چوگہڑے اگر جا کستوری کیسر کٹوریون مین بہرا ہوا دہرا
ہے کہین اچہی اچہی خوشبونکی رنگین ڈبیان چنی ہین کہین بہانت بہانت کے پکوان دہرے ہین
تمام در و دیوار نقش و نگار سے آراستہ اور ایسی ایسی صورتین بنی ہوئی ہین کہ ہر ایک دیکہتے ہی
محو ہو جاوے غرض سارے عیش و طرب کے ساز و سامان مہیا ہین عجب سمین کا عالم ہے کہ جسکا

کچھہ بیان نہین ہوسکتا اوسی مکان مین رانی پدماوتی نے راج کنوار کو لیجاکر بٹھایا اور پانو دہلوا
صندل بدن مین لگا پہولون کے ہار پہنا گلاب چھڑک پنکھا اپنے ہاتھہ سے جہلنے لگی تب راج
کنور بولا ہم تمہارے دیکھنے سے ٹھنڈے ہوئے اتنی محنت کیون کرتی ہو تمہارے
نازک نازک ہاتھہ پنکھے کے لایق نہین پنکھا ہمین دو تم بیٹھو پدماوتی بولی کہ مہاراج آپ ہی
محنت کرکے ہمارے واسطے آئے ہین ہمین آپکی خدمت کرنی لازم ہے تب ایک سہیلی نے
رانی کے ہاتھہ سے پنکھا لیکر کہا یہہ ہمارا کام ہے ہم خدمت کرین اور تم آپسمین آنند کرو دونو
باہم پان کہانے لگے اور اختلاط کی باتین کرنے کہ اتنے مین صبح ہوئی راج کنیا نے
اوسے چہپا رکھا جب رات ہوئی تو پہر باہم عیش مین مشغول ہوئے اسیطرح سے کتنے
ایک دن بیت گئے راج کنور جب جانے کا ارادہ کرے تو راج کنیا جانے نہ دے اسی
طرح ایک مہینا گذر گیا تب تو راجہ بہت گہبرایا اور فکرمند ہوا ایک روز کی بات یہہ ہے
کہ رات کے وقت اکیلا بیٹھا ہوا یہہ جی مین چنتا کرتا تھا کہ دیس راج پاٹ گھر سب کچھہ
تو چھوٹا ہی تھا پر ایک ایسا دوست ہمارا کہ جسکے باعث سے یہہ سکھہ پایا اوس سے
بہی مہینے بہر سے ملاقات نہین ہوئی وہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا اور کیا جانئے اوسپر کیسی
گذرتی ہوگی اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین راج کنیا بہی آن پہنچی اور اوسکی
حالت دیکھکے پوچھنے لگی مہاراج تمہین کیا دکھہ ہے جو تم ایسے اوداس
بیٹھے ہو مجھے کہو تب وہ بولا کہ ایک دوست ہمارا بہت پیارا دیوان کا بیٹا ہے اوسکا
کچھہ احوال مہینے بہر سے معلوم نہین وہ ایسا چتر پنڈت مت ہے کہ اوسکے گنون سے

سے مینے تمہین پایا اور اونہین نے تیرا سب بھید بتایا راج کنیا بولی مہاراج تمہارا چت تو وہان
ہے تم یہان سکھ کیا کروگے اس سے بہتر یہہ ہے کہ مین پکوان مٹھائی سب کچھ طیار کرکے
بھجواتی ہون آپ بھی سدھاریئے اوسکو کھلا پلا بہت تسلی کر خاطر جمع سے پھر آئیے یہہ سنتے
ہی راج کنور وہان سے اوٹھکر باہر آیا اور رانی نے اسی طرح طرح کی مٹھائی منواکر
بھجوائی کنور منتری کے پوتر کے پاس جاکر بیٹھا ہی تھا کہ اتنے مین وہ مٹھائی آن پہنچی پر وہان
کے بیٹے نے پوچھا مہاراج یہہ مٹھائی کسطرحسے آئی راج پوتر بولا مین وہان تیری چنتا مین
اوداس بیٹھا تھا کہ اتنے مین رانی نے آمیری طرف دیکھکر پوچھا اوداس کیون
بیٹھے ہو کچھ سبب اسکا بتاؤ پھر مینے تیرے بھید چترائی کے سب اوس سے بیان
کیئے تب یہہ احوال سنکے اوسنے مجھے تیرے پاس آنیکی اجازت دی اور یہہ تیرے
واسطے بھجوائی جو تو اسے کھاویگا تو میرا بھی جی خوش ہوگا تب پر وہان کا بیٹا بولا تم میرے
واسطے زہر لائے ہو تمہین خبر ہو کہ اپنے ہین کہانی مہاراج ایک بات میری سنیئے کہ رنڈی
اپنے دوست کے دوست کو نہین چاہتی آپ نے یہہ خوب نکیا جو میرا نام وہان لیا یہہ
سن کنور بولا ایسی بات تم کہتے ہو جو کبھی کسو سے ہوسکے اگر آدمی آدمی سے نہ ڈرے پر
بھگوان سے تو ڈریگا اتنا کہہ اوسنے اوسمین سے ایک لڈو کتے کے آگے ڈالدیا جو مین کتے
نے کھایا ووہین جھٹ پٹ کے مرگیا یہہ طور دیکھ راج پوتر اپنے جی مین غصہ ہو کہنے لگا
ایسی کھوٹی رنڈی سے ملنا لازم نہین آج تک تو میرے دل مین اوسکی محبت تھی
پر اب معلوم ہوا یہہ سن دیوان کا بیٹا بولا مہاراج جو ہوا سو ہوا اب وہ بات

کیا چاہیئے جس سے اوسکو اپنے گھر لیجلیئے راج پوتر بولا بھائی یہہ بھی تمہین سے ہوگا دیوان کے
بیٹے نے کہا آج ایک کام کیجئے پہر پدماوتی کے پاس جایئے اور جو کچھ ہون سو کیجئے پہلے تو اوس سے
جاکر بہت سا اخلاص پیار کرو جب وہ سو جاے تب اوسکا زیور اوتار یہہ ترسول اوسکی بائین جانگہہ مین
مار وہان سے ترنت چلے آؤ یہہ سن راج کمار رات کو پدماوتی پاس گیا اور بہت سی باتین
دوستی کی کر دونون ملکر سو رہے لیکن باطن مین یہہ قابو دیکہتا تہا غرض جب راج کنیا سو گئی
تو اوس نے سارا گہنا اوتار لیا اور بائین جانگہہ مین ترسول مار اپنے مکان کو چلا آیا سارا احوال
پردہان کے بیٹے سے بیان کر سب گہنا اوسکے آگے رکھدیا پھر وہ زیور اوٹھا راج کمار کو
ساتھہ لے جوگی کا بہیش بنا کر ایک مسان مین جا بیٹہا آپ تو گرو بنا اور اوسے چیلا ٹھہرا کر
اوس سے کہا تو بازار مین جاکر اس گہنے کو بیچ اگر کوئی اسمین تجہے پکڑے تو اوسے میرے
پاس لے آنا اوسکی بات سن راج پوتر نے زیور کو لے شہر مین جا متصل راجہ کی دیوڑہی کے
ایک سنار کو دیکہایا اوس نے دیکہتے ہی پہچان کر کہا یہہ راج کنیا کا گہنا ہے سچ کہہ تو نے کہان
پایا یہہ اس سے کہہ رہا تہا کہ دس بیس آدمی اور بھی اکٹھے ہو گئے غرض کوتوال نے یہہ خبر
سن آدمی بھیج راج کمار کو معہ زیور اور سنار پکڑ وا منگایا اور اوس زیور کو دیکہہ اوس سے
پوچہا کہ سچ کہہ یہہ تو نے کہان سے پایا جب اوس نے کہا مجہے گرو نے بیچنے کو دیا ہے پر مجہے
معلوم نہین کہ وے کہان سے لائے تب کوتوال نے اوسکے گرو کو بھی پکڑ وا منگایا اور دونون
کو زیور سمیت راجہ کے حضور مین لاکر تمام احوال عرض کیا یہہ ماجرا سنکے راجہ جوگی سے
پوچہنے لگا کہ ناتہہ جی یہہ گہنا تم نے کہان سے پایا جوگی بولا مہاراج کالی چودس کی راتکو

تین مرگھٹ مین ڈاکنی منتر سدھ کرنیکو گیا تھا جب وہ ڈاکنی آئی تو مینے اوسکا زیور اور کپڑا اُتار لیا
اور بائین جانگھ پر اوسکی ترسول کا نشان کر دیا اسلیئے یہہ گہنا میرے ہاتھ آیا ہے یہہ بات
راجہ جوگی سے سُن محل مین گیا اور جوگی استہان کو گیا راجہ نے رانی سے کہا تو پدماوتی کی بائین جانگھ
مین دیکھ تو نشان ہے کہ نہین اور کیسا نشان ہے رانی نے جا کر دیکھا تو ترسول کا داغ ہے پھر
راجہ سے آکر کہا کہ مہاراج تین نشان برابر ہین برابر ایسے معلوم ہوتے ہین گویا کہ کسو نے
ترسول مارا ہے یہہ بات سُن پھر آیا راجہ نے کوتوال کو بلوا کر کہا جاؤ جوگی کو لے آؤ کوتوال
حکم پاتے ہی جوگی کے لینے کو گیا اور راجہ اپنے من مین چنتا کر کے کہنے لگا کہ احوال گھر کا اور دل کا ارادہ
اور جو کچھ نقصان ہو سو کسو کے آگے ظاہر کرنا مناسب نہین اتنے مین کوتوال نے جوگی کو لا
حاضر کیا پھر جوگی کو راجہ نے کنارے لیجا کر پوچھا گسائین جی دہرم شاستر مین استری کیواسطے ۱۸
کیا ڈنڈ لکھا ہے تب جوگی بولا مہاراج برہمن گؤ استری لڑکا اور جوگی اپنے آسرے مین ہو اگر
اونمین جس کسو سے کچھ کھوٹا کام ہو تو اونکے واسطے یہہ لکھا ہے کہ دیس نکالا دیجیئے یہہ سُنکے
راجہ نے پدماوتی کو ڈولی مین سوار کروا ایک جنگل مین چھڑوا دیا پھر اپنے مکان سے راج کمار اور دیوان کا
بیٹا دونون گھوڑون پر سوار ہوا اور وہین جا رانی پدماوتی کو ساتھ لے اپنے شہر کو چلے بعد چند روز
کے دونون اپنے اپنے باپ پاس جا پہنچے تب چھوٹے بڑونکو نہایت خوشی ہوئی اور یہہ باہم عیش
کرنے لگے اتنی بات کہہ بیتال نے راجہ بیر بکرماجیت سے پوچھا ان چارون مین پاپ کسکو
ہوا جو تم اسکا نیاؤ نکروگے تو تم نرک مین پڑوگے راجہ بکرم بولا اوسی راجہ کو پاپ ہوا بیتال نے
کہا راجہ کو کسطرح پاپ ہوا بکرم نے یہہ اوسکو جواب دیا کہ دیوان کے بیٹے نے تو اپنے خاوند

کا کام کیا اور کوتوال سنے راجہ کا حکم مانا اور راج کنیا نے اپنا مقصد حاصل کیا اس سے
یہہ پاپ راجہ کو ہوا کہ بنا بچارے اوسے دیس نکالا دیا اتنی بات راجہ کے منہہ سے
سن بیتال اوسی درخت پر جا لٹکا *

## دوسری کہانی

راجہ دیکہے تو بیتال نہین ہے پہر اولٹا پہرا اور اوس جگہ پہنچ درخت پر چڑہ اوس مُردے کو
باندہ کاندہے پر رکہکے لیچلا تب بیتال بولا کہ اے راجہ دوسری کتہا یون ہے کہ جمنا کے
تیر دہرم استہل نام ایک نگر ہے کہ جہان کا گنادیپ نام راجہ اور وہان کیشو نام برہمن ہے
کہ وہ جمنا کے کنارے جپ تپ کیا کرتا ہے اور اوسکی بیٹی کا نام مدہ مادتی وہ بڑی خوبصورت
تہی جب بیاہنے جوگ ہوئی تب اوسکے ماتا پتا بہائی تینون اوسکی شادی کی فکر مین تہے اتفاقاً
ایک روز اوسکا باپ کسی اپنے ججمان کے ساتہہ شادی مین کہین گیا تہا اور بہائی اوسکا
ایک روز گانو مین گرو کے یہان پڑہنے گیا کہ پیچہے اونکے گہر مین ایک برہمن کا لڑکا آیا اوسکی
مان نے اوس لڑکے کا گن روپ دیکہکر کہا مین اپنی لڑکی کی شادی تجہسے کرونگی اور وہان
برہمن نے ایک منتہے کو بیٹی دینے کو قبول کی اور اوسکے بیٹے نے جہان پڑہنے کو گیا تہا
وہان ایک برہمن سے بچن ہارا کہ اپنی بہن تجہے دونگا کتنے دنونکے پیچہے وے دونون اون
دونون لڑکون کو ساتہہ لے آئے اور یہان تیسرا لڑکا آگے سے بیٹہا تہا ایک کا نام
تریکرم دوسرے کا نام بامن تیسرے کا نام مدہوسدن وے تینون روپ گن بدیا بیس مین
برابر تہے اونہون کو دیکہہ برہمن چنتا کرنے لگا کہ ایک کنیا اور تین بر کسے دون اور کسے ندون

جناب مین تردید کلام اگرچہ ترک ادب سے ہو لیکن مجبور ہوں گزارش کرنا مضائقہ نہیں کہ واسطے

دو مصنفہ جان کا ہے اور یہ باتیں خود غرضی کی وجہ سے فرمائیں ظاہر ہے کہ صاحب الغرض مجنون اور یہیہ تو



فرمایئے قادر مطلق آپ سکے پاس کسی قسم کی کر برادرانہ کی اولی بسبب جو دوسرے اور دوسرا

بطور شیر اور گاؤں کے میرا اعتبار ساہتہ موافق ہونا کون سی مرحت ہو سکے اور بالغرض قبول کیا ہے کہ

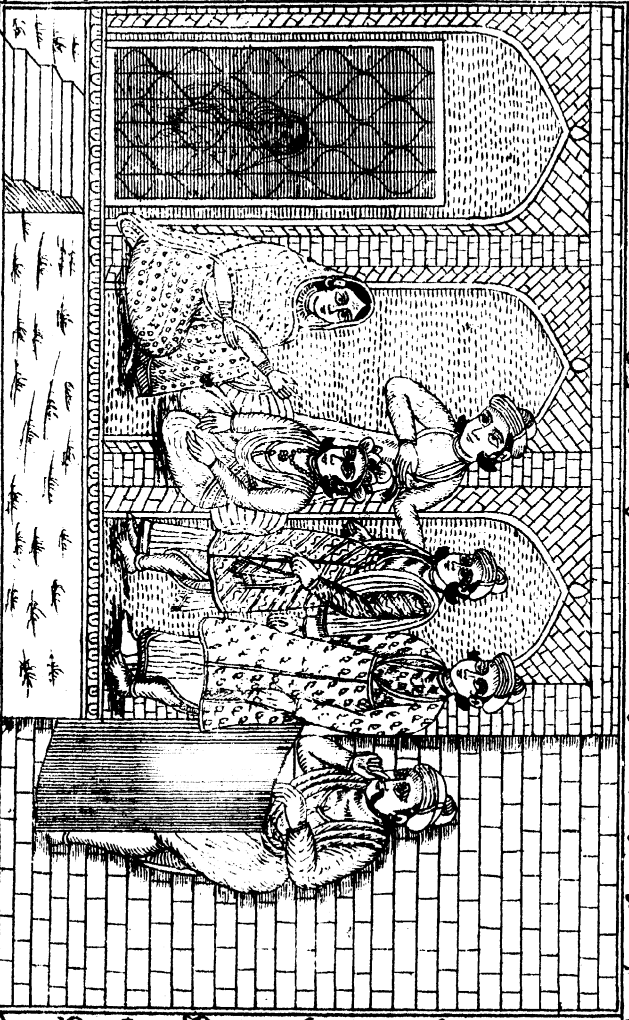

کرشن اور پدماوتی اور اوسکی سہائی اور ماں اور اوسکے لڑکوں کی تصویر جنہیں پدماوتی کے ماں باپ اور بھائی نے جدا جدا شادی کرنے کے لئے تجویز کیا+

اور ہم تینون نے اِن تینون سے بچن ہارا ہے عجب طرح کی بات پیش آئی ہے کیا کیجیے اِس فکر
مین بیٹھا تھا کہ اتنے مین اوس لڑکی کو سانپنے ڈسا وہ مرگئی یہہ خبر سُنکے اوسکا باپ بھائی اور تینون لڑکے
پانچون ملکر ٹکری دوڑ دھوپ کر گنی گارڑو جتنے منتر سے بِش کے جھاڑنیوالے تھے اون سبکو
لائے اون سبھون نے اوس لڑکی کو دیکھکر کہا یہہ جینے کی نہین پہلا یون بولا کہ پنچمی چھٹ اسٹمی
نومی چودس ان تِتھون مین سانپ کا کاٹا آدمی جیتا نہین دوسرا بولا سنیچر منگل وار کا ڈسا ہوا بھی
جیتا نہین تیسرا بولا روہنی مگھا اشلیکھا بشا کا مول کرتکا ان نکشترونکا بِش چڑھا ہوا اُترتا
نہین چوتھا بولا اندری آدہر کپول گلا کو کہنا یہہ ان رگونکا کاٹا ہوا بچتا نہین پانچوان بولا
یہان برہما بھی جلا سکتا نہین ہم کس گنتی مین اب آپ اسکی گت کیجیے ہم وداع ہوتے ہین
یہہ کہکر گنی تو چلے گئے اور برہمن اوس مردے کو لیچلا مسان مین پھونک آپ تو چلا گیا
پھر اوسکے پیچھے اون تینون جوانون نے یہہ کیا کہ ایک تو انمین سے اوسکی جلی ہوئی ہڈیونکو باندہ
فقیر ہو بن بن کی سیر کرنے لگا دوسرا اوسکی راکھہ کی گٹھری باندہ وہین جھونپڑی بنا رہنے لگا
تیسرا جوگی ہو جھولی کنتھا لے دیس بدیس پھرنے لگا ایکدن کسو دیس مین ایک برہمن
کے گھر بھوجن کے لیے گیا وہ گرہستی برہمن اوسے دیکھہ کے کہنے لگا اچھا آج یہین بھوجن
کیجیے یہہ سنکر وہان بیٹھہ گیا جسوقت رسوئی طیار ہوئی اوسکے ہاتھہ پانو دھلوا لیجا چوکے مین
بٹھا آپ بھی اوسکے پاس بیٹھہ گیا اور اوسکی برہمنی پروسنے کو آئی کچھہ پروس گئی کچھہ باقی تھا کہ
اتنے مین اوسکے چھوٹے لڑکے نے روکر اپنی مانکا انچل پکڑا وہ چھڑاتی تھی اور لڑکا نچھوڑتا
تھا جون جون یہہ بہلاتی تھی وہ دونا دونا روتا اور ہٹ کرتا تھا اسمین اوس

برہمن نے خفا ہو لڑکے کو جلتے چولہے مین اوٹھا کر پھینک دیا وہ لڑکا جلکر خاک ہو گیا یہہ احوال
جب اوس برہمن نے دیکھا تو بنا کھائے اوٹھہ کھڑا ہوا تب وہ گھر والا بولا کہ تو کسو واسطے بھوجن
نہین کرتا وہ بولا کہ جسکے گھر مین اسی راکشس کام ہو اوسکے گھر مین کسطرح سے کوئی بھوجن
کرے یہہ سن اوس گرہستی نے اوٹھکر ایک اور طرف اپنے گھر مین جا اور سنجیونی بدیا
کی پوتھی لا اوسمین سے ایک منتر نکال جپ کر لڑکے کو جلا دیا تب وہ برہمن یہہ عجائب
دیکھہ اپنے جیمین چنتا کرنے لگا جو یہہ پوتھی میرے ہاتھہ لگے تو مین بھی اپنی پیاری کو جلاؤن
یہہ اپنے من مین ٹھان سوئی کہا وہین ہا غرض جب رات ہوئی تو کتنی ایک دیر کے پیچھے سب نے
بیالو کیا اور اپنی اپنی جگہہ جا لیٹے اودہر اودہر کی آپسمین باتین کرتے تھے یہہ برہمن بھی ایک
طرف جا کر پڑ رہا لیکن پڑا پڑا جاگتا تہا جب اوسنے جانا کہ بڑی رات گئی اور سب سو گئے
تب چپکا اوٹھہ آہستہ آہستہ اوسکے گھر مین بیٹھہ وہ پوتھی لے چلدیا اور کتنے دنو نمین
جس مسان مین کہ اوس برہمن کی بیٹی کو جلایا تھا وہان آن پہونچا اون دونون برہمنونکو
بھی وہین پایا کہ آپسمین بیٹھے ہوئے باتین کرتے ہین اون دونونے بھی اوسے پہچان
اوسکے پاس آ ملاقات کی اور پوچھا کہ بھائی تم دیس بدیس تو پھرے پر یہہ کہو کہ کوئی بدیا بھی
سیکھی وہ بولا مینے مرت سنجیونی بدیا سیکھی ہے یہہ سنتے ہی بولا جو سیکھی ہو تو ہمارے
پیارے کو جلاؤ اوسنے کہا راکھہ ہاڑ کا ڈھیر کرو تو مین جلا دون اونہون نے راکھہ ہڈیان
اکٹھی کر دین تب اوسنے پوتھی مین سے ایک منتر نکال جپا وہ کنیا جی اوٹھی پھر اون تینون
کو کام دیو نے یہہ اندھا کیا کہ آپسمین جھگڑنے لگے اتنی بات کہکر بیتال بولا اے راجہ یہہ بتا

کہ وہ استری کسکی ہوئی راجہ بکرم بولا کہ جو منڈہی باندہ کر رہا تھا وہ ناری اوسکی ہوئی بیتال بولا جو وہ ہاڑ نرکھتا تو کسطرح سے جیتی اور دوسرا بدیا نہ سیکہہ آتا تو وہ کیونکر اوسے جلاتا راجہ نے جواب دیا کہ جنے اوسکی ہڈیاں رکھی تھین وہ تو اوسکے بیٹے کی جگہ ہوا اور جنے جیو دان دیا وہ گویا اوسکا باپ ہوا اس سے وہ جورو اوسیکی ہوئی کہ جو راکہہ سمیٹ جہونپڑی باندہ وہان رہا یہہ جواب سُنکے بیتال پہر اوسی درخت مین جا لٹکا راجہ بہی اوسکے پیچھے پیچھے جا پہنچا اور اوسے باندہ کاندہے پر رکھہ پہر لیچلا +

## تیسری کہانی

بیتال بولا اے راجہ بردوان نام ایک نگر ہے اوسمین روپسین نام ایک راجہ ایک روز کا اتفاق ہے کہ وہ راجہ اپنی دیوڑہی کے متصل کسی مکان مین بیٹھا تھا کہ دروازے کے باہر سے کچھہ اوپری لوگ کی آواز آنے لگی راجہ بولا کہ دروازے پر کون ہے اور کیا شور ہو رہا ہے اسمین دربان نے عرض کی مہاراج آپنے یہہ بھلی بات جو پوچھی دولتمند کی دیوڑہی جان دہن کے لیئے بہتیرے آدمی آن بیٹھے ہین اور بھانت بہانت کی باتین کرتے ہین اونہین لوگونکا یہہ شور ہے یہہ سُن راجہ چپ ہو رہا اتنے مین ایک مسافر دکہن دیسا سے بیربر نام راج پوت چاکری کرنے کی آس کیئے راجہ کی دیوڑہی پر آیا دربان نے اوسکا احوال معلوم کرکے راجہ سے کہا مہاراج ایک شخص ہتیار بند چاکری کے آسرے پر آیا ہے سو دروازے پر کھڑا ہے مہاراج کی اگیا پاوے تو وہ روبرو آوے یہہ سُن راجہ نے فرمایا کہ اسے لے آؤ یہہ اوسے جا کر لے آیا تب راجہ نے پوچھا اے راجپوت تیرے تئین روز

راجہ روپ سین کے دربار میں بیربر کا آنا اور سو تولہ سونے روز پر نوکر ہونا

ایک عورت کے رونے کی آواز سنکر راجہ کا بیربر کو بھیجنا اور آپ بھی امتحاناً اوسکے پیچھے ہولینا

بیربر کا اپنی جورو اور لڑکے اور لڑکی سمیت دیبی کے مندر میں آنا اور لڑکے کو بلی دینا اور راجہ کا چھپکر دیکھنا

خرچ کیا کرو ون یہہ سنکے بیربر بولا ہزار تولہ سونا مجھے روز دو تو میری گذران ہو راجہ سے
پوچھا تمہارے ساتھہ لوگ کتنے ہین اوسنے کہا ایک استری دو جا بیٹا تیجی بیٹی چوتھا مین پانچوان
ہمارے ساتھہ کوئی نہین اوسکی یہہ بات سُن راجہ کی سبہا کے لوگ سب منہہ پھیر پھیر کے ہنسنے
لگے پر راجہ اپنے جیمین سوچ کرنے لگا کہ بہت دہن اِسنے کسواسطے مانگا پہر آپ ہی اپنے من مین
سمجہکر کہ بہت دہن دیا ہوا کسی وزسو پہل ہویگا یہہ بچار کے راجہ نے بہنڈاریکو بُلا کر کہا ہمارے
خزانہ سے ہزار تولہ سونا روز اس بیربر کے تیئن وزدیا کرو یہہ پروانگی سُن بیربر نے ہزار تولہ سونا
اوس سے نکالے اپنی جگہ لا سے کر آدہا تو برہمنونکو بانٹا اور آدہے کے پھر دو بانٹ کر ایک بخرہ
اوسمین سے اتیت بیراگی بیشنو سنیاسیونکو بانٹ اور باقی جو ایک حصہ رہا اوسکا کہانا
پکوا غریبون کو کہلا دیا باقی جو کچہہ رہا وہ آپ کہایا اسیطرح ہمیشہ جورو لڑکون سمیت اپنی
گذران کرتا تہا لیکن شام کے وقت روز ڈہال تلوار لے راجہ کے پلنگ کی چوکی مین جا حاضر
رہتا اور راجہ جب سونے سے چونک کر پکارتا کہ کوئی حاضر ہے تو یہی جواب دیتا کہ بیربر
حاضر ہے جو حکم اسی طرح راجہ جب پکارتا تو یہی جواب دیتا کہ پھر اسمین جو کام
فرماتا سو ہی بجالاتا اسیطرح دہن کے لالچ سے رات بھر سوچیت رہتا بلکہ کہاتے پیتے سوتے
بیٹہتے چلتے پھرتے آٹھہ پہر اپنے خاوندکی یاد مین رہتا ریت یہہ ہے کہ کوئی کسو کو بیچتا ہے
تو بکتا ہے پر چلیا چاکری کرکے اپنے تیئن آپ بیچتا ہے اور جب بکا تو تابعدار ہوا جو بس
ہوا تو اوسے سکہہ کہان مشہور ہے کیسا ہی چتر عاقل پنڈت ہو لیکن جسوقت اپنے خاوند کے
سامنے ہوتا ہے تو ڈر کے مارے گونگے کے برابر چپ ہی رہتا ہے جب تلک تفاوت سے

سے ہے چین سے ہے اسیواسطے پنڈت لوگ کہتے ہین کہ سیوا دہرم کرنا جوگ دہرم سے بہی کٹھن ہے
القصہ ایک روز کا ذکر ہے کہ اتفاقاً اوسکے وقت مرگھٹ سے رنڈی کے رونے کی آواز آئی
راجہ سنکے پکارا کوئی حاضر ہے بیربر سنتے ہی بولا حاضر جو حکم پھر راجہ نے یون حکم کیا جہان سے
عورت کے رونے کی آواز آتی ہے وہان جاؤ اور اوس سے رونے کا سبب پوچھ کے جلد آؤ
راجہ یہہ اوس سے فرما دلمین کہنے لگا کہ جس کسیکو چاکر اپنا آزمانا ہو تو وقت بیوقت اوسے کام کو
کہے اگر وہ حکم اوسکا بجا لاوے تو جانیئے کام کا ہے اور جو تکرار کرے تو جانیئے ناکارہ اور
اسیطرح سے بہائیون اور دوستونکو برے وقت مین پرکہئے اور استری کو ناداری مین
جانچیئے غرض یہہ حکم پاکر اوسکے رونے کی آواز کی دہن پر گیا اور راجہ بہی اوسکا ساہس دیکہنے
کے لیے کالے کپڑے پہن کر پیچہے پیچہے بے معلوم چلا کہ اوسمین بیربر جا پہنچا اوس مرگھٹ
مین جہان رنڈی روتی تہی دیکہتا کیا ہے کہ ایک عورت خوبصورت سر سے پانوتلک گہنے سے لدی
ہوئی ڈارمین مار مار رو رہی ہے کبہی ناچتی کبہی کودتی کبہی دوڑتی ہے آنکہون مین آنسو
ایک نہین لیکن سر پیٹ ہاے ہاے کر زمین پر پچہاڑیان کہاتی ہے اوسکا یہہ احوال دیکہہ بیربر نے
پوچہا کہ کیون اسقدر روتی پیٹتی ہے تو کون ہے اور تجہپر کیا دکہہ ہے وہ بولی کہ مین راج لکشمین
ہون بیربر نے کہا تو کس کارن روتی ہے پہر اوسنے اپنی اوستہا بیربر سے کہنی
شروع کی راجہ کے گہر مین شودر کرم ہوتا ہے تس سے اوسکے گہر مین الکشمی آویگی اور
مین اوسکے گہر سے جاؤنگی بعد ایک مہینے کے راجہ نپٹ دکہہ پاکے مرجائیگا اس دکہہ سے
روتی ہون اور مینے اوسکے گہر مین بہت سکہہ پایا ہے اسواسطے پیہہ پچہتاوا ہے ا

بات کسیطرحسے جہوٹ ہنوگی پہر بیر برنے پوچہا اسکا کچہہ ایسا بہی علاج ہے کہ جس سے
راجہ بچے اور سو برس جئیے وہ بولی پورب اور جوجن پر ایک دیبی کا مندر ہے جو تو اوس
دیبی کو اپنے بیٹے کا سر اپنے ہاتھہ سے کاٹ کے دے تو راجہ سو برس اسیطرحسے
راج کرے اور کسی طرحکا خلل راجہ کو نہو یہہ بات سنتے ہی بیر بر اپنے گھر کو چلا اور راجہ
بہی اوسکے پیچہے ہولیا غرض جب وہ گھر مین آیا تو اپنی جورو کو جگا اوسنے سب احوال
شرح وار کہا اون نے یہہ احوال سن جگایا تو بیٹے کو پر بیٹی بہی جاگی تب اوس عورت
نے لڑکے سے کہا کہ بیٹا تمہارے سر دینے سے راجہ کا جی بچتا ہے اور راج بہی قایم
رہتا ہے یہہ سن وہ بالک بولا ماتا ایک تو آپکی اگیا دوسرے سوامی کا کاج تیسرے یہہ دیہہ دیوتا
کے کام آوے تو اس سے اچہی کوئی بات دنیا مین نہین ہے میرے نزدیک اب اس
کام مین دیر کرنی مناسب نہین ہے کہ پوتر ہووے تو اپنے لبس کلی اور کاہا نروگ بدیا
سے لابہہ متر چتر ناری حکم بردار جو یہہ پانچ باتین آدمی کو میسر ہون تو سکہہ کے
دینے والے اور دکہہ کے دور کرنیوالے ہین اگر جاکر بے مرضی اور راجہ بخیل دوست
کپٹی اور جورو بد زبان ہو تو یہہ چار باتین آرام کی دور کرنیوالی اور دکہہ کی دینیوالی
پہر بیر بر اپنی استری سے کہنے لگا جو تو خوشی سے اپنے لڑکے کو دے تو مین لیجا راجہ کے
لیئے دیبی کے آگے بل دون وہ بولی مجہے بیٹا بیٹی بہائی بند باپ کسو سے کچہہ کام
نہین میری گت تمہین سے ہے اور دہرم شاستر مین بہی یون ہی لکہا ہے کہ ناری
مندوان سے شدہ ہوتی ہے نربرت سے لنگڑا لولا بہرا اندہا کالا کوڑہی کبڑا کیسا ہی اوسکا

سوامی ہوا اوسکو اوسکی سیوا کرنی سے دہرم ہے اگر کسی طرح کا دنیا مین دہرم کرے اور
خاوند کا حکم نمانے تو وہ نرخ مین پڑے اوسکا بیٹا بولا پتا جس آدمی سے خاوند کا کام
ہووے جگ مین اوسکا جینا سوپہل ہے اور اسمین تینون جہانمین بہلا ہے پہر اوسکی لڑکی
بولی جو اتیہ پیش لڑکی کو اور باپ بیٹے پوت کو اور راجہ کے سر دس جہین تو پناہ کسکی ہے
ایسا کچہہ ہووے چارون اپسمین بچار کرکے دیبی کے ... کو گئے راجہ بہی پیچہے اوسکے
پیچہے چلا جب بیربر وہان پہنچا تو مندر مین بہاریبی کی پوجا کر ہاتہہ جوڑ کہنے لگا کہ دیبی
میرے پوتر کے بل دیتا ہے راجہ کی سو برس کی عمر ہووے اتنا کہہ ایک کہانڈا
ایسا مارا کہ لڑکے کا سر زمین پر گر پڑا بہائی کا مرنا دیکہہ اوسکی لڑکی نے اپنے گلے مین ایک
کہڑگ مارا تو رنڈ منڈ جدے ہو کر پڑے بیٹے بیٹی کو مرا دیکہہ بیربر کی استری نے
ایک تلوار اپنی گردن پر ماری کہ دہڑ سے سر جدا ہو گیا ان تینون کا مرنا دیکہہ بیربر نے
من مین بچار کر کہنے لگا کہ جب لڑکے ہی مر گئے تو نوکری کسکے واسطے کرونگا اور سونا راجہ
سے لیکے دونگا یہہ سوچکر ایک شمشیر اپنی ہی گردن پر ماری کہ تن سے سر جدا ہو گیا
پہر اون چارونکا مرنا دیکہہ راجہ نے اپنے دل مین کہا کہ میرے واسطے اوسکے کٹنب کی جان
گئی اب ایسے راج کرنے کو لعنت ہے کہ جسطرح سکے لیئے ایک مرکا سروناس ہووے اور
ایک راج کرے ایسا راج کرنا دہرم نہین ہے یہہ بچار کر راجہ نے بہی کہڑگ ہاتہہ مین لیا اور مرنا چاہا تب
مین دیبی نے آن ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا کہ مین تیری سا ہس پر پرسن ہوئی جو
تو مجہہ سے بر مانگے سو مین دون راجہ نے کہا کہ اے دیبی جو تو پرسن ہوئی ہے تو ان چارونکو

جلا دے دیبی نے کہا یہی ہوویگا اور یہہ کہتے ہی بھوانی نے پاتال سے امرت لا چارونکو
جلا دیا بعد اسکے راجہ نے اوس راج اپنا بیربر کو بانٹ دیا اتنی بات کہہ بیتال بولا وہین سے
اوس سیوک کو کہ جسنے سوامی کے لیئے اپنے جیو اور کنبے کا دریغ نکیا اور وہ جو ہے اوس راجہ
کو کہ جسنے راج اور اپنے جیو کا کچھ لالچ نکیا ای راجہ مین تجسے یہہ پوچھتا ہون اون پانچون
مین کسکا ست سرس ہوا تب راجہ بکرماجیت بولا کہ راجہ کا ست ادہک ہوا بیتال نے
کہا کیونکر تب راجہ نے جواب دیا کہ خاوند کے واسطے جی دینا چاکر کو اوچت ہے کیونکہ
اوسکا یہی دہرم ہے لیکن راجہ نے جو چاکر کے لیئے راج پاٹ چھوڑ جان کو تنکے برابر
جانا اس باعث سے راجہ کا ست سوا ہوا اتنی بات سن بیتال پھر اوسی سمشان
کے درخت مین جا لٹکا ۔

۳۹

## چوتھی کہانی

راجہ وہان جا پھر بیتال کو باندھ کر لے چلا تب بیتال بولا ای راجہ بھوگ وتی نام ایک نگری
ہے وہان کا راجہ روپ سین اور چوراسن نام ایک طوطا اوسکے پاس ہے ایکدن اوس
طوطے سے راجہ نے پوچھا تو کیا کیا جانتا ہے تب سوا بولا کہ مہاراج مین سب کچھ جانتا ہون
راجہ نے کہا جو تو جانتا ہے تو بتلا کہ میری برابر سندر نایکہ کہان ہے تب اوس
طوطے نے کہا مہاراج مگدھ دیس نام مین مگدھیشور نام راجہ ہے اور اوسکی بیٹی کا
نام چندراوتی ہے تمہاری شادی اوسکے ساتھہ ہوویگی وہ اتی سندری ہے
اور بڑی پنڈت راجہ نے اوس طوطے سے یہہ بات سن ایک چندرکرانت نام جوتشی

راجہ روپ سین اور طوطے اور منجھو کی تصویر

رانی چندراوتی اور مینا اور سہیلیوں کی تصویر

راجہ روپ سین کا شادی کے لیے برات لیکر جانا

کو بلا کر پوچھا کہ ہمارا بیاہ کس کنیا سے ہوگا اوسنے بھی اپنے نجوم کے علم سے معلوم کرکے
کہا چندراوتی نام ایک کنیا ہے اوسکے ساتھہ تمہاری شادی ہووےگی یہہ بات راجہ
نے سن ایک برہمن کو بلوا سب کچھہ سمجھا راجہ مگدہیشور کے پاس بھیجنے کیوقت یہہ
کہا اگر ہمارے بیاہ کی بات پکی کر آوگے تو ہم تمہین خوش کرینگے یہہ بات سن برہمن
رخصت ہوا اور وہان مگہیشور راجہ کی بیٹی کے پاس ایک مینا تہی کہ اوسکا نام مدن
منجری تہا اسیطرح اوس راج کنیا نے بہی ایکدن مدن منجری سے پوچھا کہ میرے لایق شوہر
کہان ہے تب شارکہ بولی بہوگوتی نگری کا راجہ روپ سین ہے سو تیرا پت ہوگا غرض
ان دیکہے ایک کا ایک فریفتہ ہوا تہا کہ چند روز کے عرصہ مین وہ برہمن بہی وہان جا
پہنچا اور اس راجہ سے اپنے راجہ کا سندیسا کہا اوسنے بہی اوسکی بات مانی اور
اپنا ایک برہمن بلوا اوسے ٹیکا اور سب رسوم کی چیزین سونپ اوسی برہمن کے ساتہہ
بہیجا اور یہہ کہدیا کہ تم ہماری طرفسے جا کر بنتی کر راجہ کو ٹیکا دیکر جلدی چلے آو جب تم
آوگے تب ہم شادی کی طیاری کرینگے القصہ یہہ دونون برہمن وہان سے چلے کتنے
دنون مین راجہ روپ سین کے پاس آن پہنچے اور سب احوال وہان کا کہا یہہ راجہ
خوش ہو سب طیاری کر بیاہ کرنیکو چلا بعد چند روز کے اوس دیس مین پہنچ شادی
کر دان دہیز لے راجہ سے وداع ہو اپنے دیس کو چلا راج کنیا نے بہی چلتے وقت
مدن منجری کا پنجرا ساتھہ لے لیا کتنے دنونکے پیچھے اپنے دیس مین آپہنچے اور سکھہ
سے اپنے مندر مین رہنے لگے ایکدن کی بات ہے کہ دونون پنجرے توتے مینا کے

۲۳۱

گدے کے پاس ہرے بیٹھے کہ راجہ رانی آپسمین کہنے لگے اکیلے رہنے سے کسو کا
دن نہین کٹتا اس سے بہتر یہہ ہے کہ طوطے مینا کی باہم شادی کر دونون کو ایک
پنجرے مین رکھیئے تو یہہ بہی خوشی سے رہین آپسمین اس طرح کی باتین کر ایک بڑا پنجرا منگو دونون
کو اوسمین رکھا چند روز کے بعد راجہ رانی آپسمین بیٹھہ کچہہ باتین کرتے تھے کہ طوطا
مینا سے کہنے لگا کہ دنیا مین بھوگ اصل ہے اور جن نے جگت مین پیدا ہو کر بھوگ
نہین کیا اوسکا جنم ناحق گیا اس سے تو مجہے بھوگ کرنے دے یہہ سنکر شارکہ بولی پرش
کی اچہا نہین تب اوسنے پوچہا کسلیئے مینا بولی کہ پرش پاپی ادہرمی دغا باز استری
ہتیا کرنیوالے ہوتے ہین یہہ سنکر طوطے نے کہا کہ ناری بہی دغا باز جہوٹی بیوقوف
لالچی ہتیاری ہوتی ہین جب اسطرحسے دونون جہگڑنے لگے تو راجہ نے پوچہا
تم کسواسطے آپسمین جہگڑتے ہو مینا بولی مہاراج پرش پاپی استری گہاتک ہوتے
ہین اسواسطے مجہے پرش کی چاہ نہین مہاراج مین ایک بات کہتی ہون آپ سنیئے کہ مرد
ایسے ہوتے ہین ایلا پور نام ایک نگر ہے اور وہان مہادہان ایک سیٹہہ تہا اوسکے اولاد
نہوتی تہی وہ اسواسطے ہمیشہ تیرتہہ برت کرتا اور نت پران سنتا برہمنون کو
بہت سادان دیا کرتا غرض کتنی مدت مین بہگوان کی مرضی سے اوس ساہ کے
ایک لڑکا پیدا ہوا اون نے بڑی دہوم سے اوسکی شادی کی اور برہمنونکو بہاٹونکو
بہت سادان دیا اور بہوکے پیاسے کنگالونکو بہی بہت کچہہ دیا جبکہ وہ پانچ برس
کا ہوا تو اوسے پڑہنے کو بٹہایا وہ یہان سے تو پڑہنے کو جاتا اور وہان

جا کر لڑکوں میں جوا کھیلا کرتا بعد چند روز کے وہ ساہ مر گیا اور یہہ مختار ہو دن کو تو جوا
کھیلا کرتا اور رات کو رنڈی بازی اسیطرح سے کئی برس میں اپنا سارا دھن کھو لاچار ہو دیس
سے نکل خراب ہوتا ہوا چندریونگر میں جا پہنچا وہاں ہیم گپت نام ایک ساہوکار تہا
کہ اوسکے بہت دولت تہی یہہ اوسکے پاس گیا اور اپنے باپ کا نام نشان بتایا وہ سنتے
ہی خوش ہوا اس سے اوٹہکر ملا اور پوچہا تمہارا آنا کیونکر ہوا تب یہہ بولا میں جہاز لے
ایک دیپ میں سوداگری کو گیا تہا اور وہاں جا اوس مالکو بیچ اور مال کی بہرتی کر
جہاز لے اپنے دیس کو چلا ناگہاں ایک ایسا طوفان آیا کہ جہاز تباہ ہو گیا اور میں ایک
تختہ پر بیٹہا رگیا سو بہتا بہتا یہانتک آن پہنچا ہوں لیکن شرم آتی ہے کہ مال دولت تو
سب جاتی رہی اب میں اسحالت سے اپنے شہر کے لوگونکو کیا منہہ جاکر دکھاؤں
غرض جب اسطرحکی باتیں اوسنے اوسکے آگے کہیں تب وہ بہی من میں بچارنے لگا کہ میرا
گہر بہگوان نے گہر بیٹہے ہی بہیج دیا اور ایسا سنجوگ بہگوان ہی کی کرپا سے بن پڑتا ہے
اب دیر کرنا مناسب نہیں سب سے بہتر یہی ہے کہ کنیا کے ہاتہہ پیلے کر دیجیے جو کچہہ سو وقت
بہسو بہتر ہے اور کل کی کسے خبر ہے ایسا کچہہ اپنے جیمیں منصوبہ باندہ سیٹہانی پاس آ
کہنے لگا کہ ایک سیٹہہ کا لڑکا آیا ہے جو تم کہو تو رتناولی کا بیاہ اوس سے کر دوں وہ
بہی سن خوش ہو بولی کہ ساہ جی ایسا سنجوگ جب بہگوان بناتا ہے تب بنتا ہے کیونکہ
گہر بیٹہے من کی کامنا پوری ہوئی اس سے بہتر یہہ ہے کہ دیر مت کرو اور جلد
پروہت کو بلوا شبہہ لگن شودہوا شادی کر دو تب اوس سیٹہہ نے برہمن کو بلوا

سبہہ لگن مہورت ٹھرائی کنیادان کر بہت سا دہن دیا غرض جب بیاہ ہوچکا تو وہین
باہم رہنے لگے پہر کتنے ایک دنون کے پیچہے ساہ کی بیٹی سے اونہنے کہا ہمین تمہارے
دیس مین آئے ہوئے بہت دن ہوگئے اور اپنے گہر بار کی کچہہ خبر نہین اس سے ہمارا جیت
بہت اوداس رہتا ہے ہمنے سب احوال اپنا تجسے کہا اب تمہین یہہ چاہیئے کہ اپنی ماسے
اسطرح سمجہا کر کہو کہ وہ راضی ہو ہمین وداع کرین تو ہم اپنے شہر کو جاوین تمہاری اچہا ہو تو تم
بہی چلو تب اونے اپنی ماسے کہا کہ بالم ہمارے دیس کو وداع ہوا چاہتے ہین اب تم
وہ کرو جسمین اونکے جی کو دکہہ نہووے سیٹہانی نے اپنے سوامی کے پاس جا کر کہا
تمہارا داماد گہر جانے کی وداع مانگتے ہے یہہ سنکر ساہ بولا اچہا وداع کر دینگے
کیونکہ پرائے پوت پر کچہہ اپنا زور نہین چلتا جسمین اسکی خوشی ہوگی وہی ہم کرینگے یہہ
کہہ اپنی بیٹی کو بلاکر پوچہا تم اپنی بات کہو سسرال جاوگی یا پیہر مین رہوگی اسمین لڑکی
نے شرماکر جواب ندیا اولٹی پہر آئی اور اپنے خاوند سے آکر کہا ہمارے ماتا پتا
کہہ چکے ہین کہ جسمین اونکی خوشی ہوگی وہ ہم کرینگے تم ہمین مت چہوڑ جاییو غرض
اوس سیٹہہ نے داماد کو بلا بہت سی دولت دے وداع کیا اور لڑکی کا ہی ڈولہ
ایک داسی سمیت ساتہہ کر دیا تب یہہ وہانسے چلا جب ایک جنگل مین پہنچا اون نے
ساہ کی بیٹی سے کہا یہان بہت ڈر ہے جو تم اپنا سب گہنا اوتار دو تو ہم اپنی کمر مین باندہ
لین پہر آگے جب شہر آویگا تو تم پہن لینا اون نے سنتے ہی سب زیور اوتار دیا اور
اوسنے زیور لے کہارون کو وداع کر داسی کو مار کوئین مین ڈال دیا اور

اوسکو بہی زور سے کوئین مین ڈہکیل سب گہنا لے اپنے دیس کو چلا گیا استنے مین ایک
مسافر اوس راہ سے آیا اور رونے کی آواز سن کھڑا ہوا اپنے جی مین کہنے لگا
کہ اس جنگل مین آدمی کے رونے کی آواز کہان سے آئی یہہ بچار کے اوس رونیکی
آواز کے اوڈر کو چلا کہ ایک کنوان نظر آیا اوسمین جہانکا تو دیکہا کیا ہے کہ ایک استری
روتی ہے تب اوس عورتکو نکال احوال پوچہنے لگا کہ تو کون ہے اور کسطرح سے اسمین
گری یہہ سنکے اوسنے کہا مین ہیم گپت سیٹہہ کی بیٹی ہون اور اپنے بالم
کے ساتھہ اوسکے دیس کو جاتی تہی کہ اسمین چورون نے آگھیرا اور میری داسی
کو مار کوئین مین ڈالدیا اور گہنے سمیت میرے شوہر کو باندہ کر لیگئے نہ اونکی مجہے
خبر ہے نہ میری اونہین یہہ سن وہ بٹوہی اوسے ساتہہ لے آیا اور اوس سیٹہہ کے
کہر پہنچا گیا یہہ اپنے ماباپ کے پاس گئی وے اوسے دیکہکر پوچہنے لگے کہ
تیری کیا گت ہوئی اوسنے کہا ہمین راہ مین آن کے چورون نے لوٹا اور داسی کو
مار کوئین مین ڈال مجہے ایک اندہے کوئین مین ڈہکیل دیا اور میرے شوہر کو گہنے
سمیت باندہ کے لیچلے جب اور دہن مانگنے لگے تب اوسنے کہا جو کچہہ تہا تمنے لے لیا
اب میرے پاس کیا ہے آگے یہہ مجہے خبر نہین کہ اوسے مارا یا چہوڑا تب اوسکا
باپ بولا دہیا تو فکر مت کر تیرا سوامی جیتا ہے بھگوان چاہے تو تہوڑے دنونمین
آن ملے کیونکہ چور دہن کے گاہک ہوتے ہین جیو کے گاہک نہین غرض اوس ساہ نے
جو جو گہنا اوسکا گیا تہا اوسکے بدلے اور آبہوشن دے کر بہت سا دلاسا دلدہی کی اور

۲۵

وہ ساہ کا لڑکا بہی اپنے گہر پہنچ سب زیور کو بیچ دن رات رنڈی بازی کرنے لگا اور جوا
کہیلنے یہانتک کہ سب روپیے تمام ہوے تب روٹی کو محتاج ہوا آخر جب نہایت دکہہ
پانے لگا تو اپنے من میں ایکدن بچارا کہ سسرال جا کر یہہ بہانہ کیجے کہ تمہارے نواسا پیدا ہوا
ہے اوسکی بدہائی دینے کو مین آیا یہہ بات اپنے جیمین ٹہانکر چلا گئی دنبہ مین وہان پہنچا
جب اوسنے چاہا کہ گہر مین بیٹہے سامنے سے اوسکی استری سنے نزدیک آکر کہا
سوامی تم اپنے جیمین کسی بات کی پرواہ مت کرو جیسے اپنے باپ سے کہا ہے کہ
چوروں نے آکر داسی کو مارا اور میرا زیور اوتروا مجہے کوئین مین ڈال میرے خاوند
کو باندہ لیگئے یہی بات تم بہی کہیو کچہہ چنتا نکرو گہر تمہارا ہے اور مین داسی ہون
یہہ کہکر وہ گہر مین چلی گئی یہہ اوس سیٹہہ کے پاس گیا اوسنے اوٹہکر گلے لگا سب احوال
پوچہا جسطرح اوسکی جورو سمجہا گئی اسنے اوسیطرح کہا سارے گہر مین خوشی ہوئی پہر
سیٹہہ نے ہرمسے اشنان کروا رسوئی جائی بہت سا بہروسا دیکر کہا کہ یہہ گہر تمہارا
ہے آنند سے رہو یہہ وہین رہنے لگا غرض کتنے ایک دنوں کے بعد رات کے وقت
وہ ساہ کی بیٹی گہنا پہنے ہوے اوسکے پاس سونے کے لیے آئی اور سو گئی جب
دوپہر رات ہوئی اون نے دیکہا کہ یہہ غافل سو گئی ہے تب ایک چہری ایسی اوسکے
گلے مین ماری کہ وہ مر گئی اور سارا گہنا اوتار اپنے دیس کی راہ لی اتنی بات کہہ مینا
بولی مہاراج یہہ مینے اپنی آنکہوں سے دیکہا اسواسطے مجہے مرد سے کچہہ کام نہین
مہاراج دیکہو پرش کی ذات ایسی ہٹ مار ہوتی ہے کون ایسے سے دوستی کرے

۳۷

اپنے گہر مین سانپ پالے مہاراج آپ ایسے بچاریئے کہ اوس رنڈی نے کیا گناہ کیا تہا
یہہ سنکے راجہ نے کہا اری طوطے رنڈی مین عیب کیا ہے تو مجہہ سے کہہ تب وہ پھر
بولا مہاراج سنیئے کنچن پور ایک نگر ہے وہان ساگر دت نام ایک سیٹھہ اوسکے بیتے
کا نام سری دت اور ایک نگر کا نام جیسری پور وہان سوم دت نام ایک سیٹھہ تہا اوسکی
بیتی کا نام جیسری وہ اوس سیٹھہ کے بیتے کو بیاہی تہی اور لڑکا کسی ملک مین سوداگری کے
واسطے گیا تہا وہ اپنے ماباپ کے یہان رہتی تہی غرض جب اوسے سوداگری مین بارہ برس گذر گئے
اور یہہ جوان ہوئی ایکروز سکہی سے کہنے لگی کہ ہے بہن میرا جوبن یون ہی جاتا ہے سنسار کا
سکہہ مینے اتنک کچہہ نہین دیکہا یہہ بات سکہی نے سنکر اوس سے کہا تو اپنے جی مین دہیرج دہر بہگوان
چاہے تو تیرا شوہر جلدی آملتا ہے اسبا تکو سنکر غصہ ہوا اٹاری پر چڑہہ جہروکے سے جہانکنے لگی تو
دیکہتی کیا ہے کہ ایک جوان چلا آتا ہے جب نزدیک آیا تو اسکی اور اوسکی یکایک چار نظرین
ہوئین دونونکا دل ملگیا تب ان نے اپنی سکہی سے کہا کہ اوس شخص کو میرے پاس لے آ یہہ
سن سکہی نے جاکر اوس سے کہا کہ سوم دت کی کنیان نے ایکانت مین بلایا ہے پر تم میرے
گہر آ میو اپنے گہر کا پتا اوسکو بتا دیا اون نے کہا کہ رات مین آونگا سکہی نے یہہ سیٹھہ کی
لڑکی سے آکر کہا یہہ سنکر جیسری نے سکہی سے کہا کہ تو اپنے گہر مین جا جب آوے مجہے
خبر کرنا تو مین بہی اس گہر سے سوچیت ہو کر چلونگی سکہی اوسکی بات سنکر گہر اپنے گئی دوارے
پر بیٹہی اوسکی راہ تاکنے لگی اتنے مین وہ آیا ان نے اوسے اپنی دیوڑہی مین بٹہا کر کہا تم یہان
بیٹہو مین تمہاری خبر کرتی ہون اور آکر جیسری سے کہا تمہارا پریتم آن پہونچا ہے یہہ سنکر

اون نے کہا ذرا ٹھہر جا گھر کے لوگ سوجاوین تومین چلون پھر کتنی ایک دیر کے بعد جب
آدہی رات کا عمل ہوا اور سب سو گئے تب چپکے سے اوٹھکر اوسکے ساتھہ چلی اور ایک
چھن مین وہان آن پہونچی اور بے اختیار دونون نے اوسکے گھر مین ملاقات کی جب چار گھڑی
رات باقی رہی یہہ اوٹھکر اپنے گھر مین آکر چپ چپاتے سو رہی اور وہ بھی بھور کے وقت اپنے گھر
کو گیا اسیطرح جسے کتنے ایک دن بیت گئے نداں اوسکا خاوند بھی بدیس سے اپنی سسرال مین
آیا جب ان نے اپنے شوہر کو دیکھا جیمین چنتا کر کے سکھی سے کہا کہ اس سوچ مین میرا
جی ہے کیا کرون کدھر جاؤن میری نیند بھوک پیاس سب بسر گئی نہ ٹھنڈا رچے ہے نہ گرم
اور جو کچھہ احوال اپنے چت کا تھا سو سب کہا غرض جون تون کر کے دن تو کاٹا پر شام
کیوقت جب اوسکا شوہر بیالو کر چکا تب اوسکی ساس نے ایک جگہ چوبارے مین سیج بچھوا کر
کہلا بھیجا کہ تم وہان جا کر آرام کرو اور اپنی بیٹی سے کہا کہ تو جا کر اپنے شوہر کی سیوا کر وہ
اس بات کو سنکر ناک بہون چڑہا کر چپکی ہو رہی پھر اوسکی ماں نے ڈانٹ کے اوسکے پاس بھیجا بے بس
ہو کر وہان گئی اور منہہ پھیر پلنگ پر لیٹ رہی وہ جون جون اوس سے نیہہ کی باتین کرتا تھا
تون تون اوسے زیادہ دکھہ ہوتا تھا پھر طرح طرح کی بسنت آبھوشن جو جو ہر ایک مکان سے
اوسیکے واسطے بیہہ لایا تھا سو سب دیئے اور کہا کہ اسے پہن تب تو اون نے اور خفا ہو ہو تیوریان
منہہ پھیر لیا اور یہہ بھی لاچار ہو مسوس رہا کیونکہ ہارا ماندہ راہ کا تھا پر اوسے اپنے یار کی یاد مین
نیند نہ آئی جب نے وہ سمجھی کہ یہہ نیند سے اوچیٹ ہوا تب وہ چپکے چپکے لوٹھہ اوسے سوتا
چھوڑ کر اندھیری رات مین دنڈر اپنے سنگار کئے مکان کو چلی اور راہ مین ایک چور نے اوسکو دیکھکر

۴۹

اسپنے من مین چنتا کی کہ یہہ عورت گہنا پہنے ہوئے آدہی رات کیوقت اکیلی کہان جاتی ہے
یہہ بات اپنے جیمین کہہ اوسکے پیچہے ہو لیا غرض جن تعین سہ اپار کے مکان پر پہنچی وروہان
اوسے سانپ کاٹ گیا تہا وہ موا پڑا تہا اور جا کہ سوتا ہی اوسکی برہ کی آگ جو جلی ہوئی
ہتی بے اختیار اوس سے لپٹ گئی اور پیار کرنی لگی اور چور دور سے تماشا دیکہنے
لگا وہان ایک پیپل کے درخت پر ایک پشاچ بہی بیٹہا ہوا تہا یہہ تماشا دیکہتا تہا اچانک
اوسکے مین آیا کہ اوسکے بدن مین بیٹہہ اس سے بہوگ کیجئے یہہ بچار کر اسکے قالب مین آ
بہوگ کر آخر دانتون سے اسکی ناک کاٹ اوسی درخت پر جا بیٹہا چور نے یہہ سب احوال دیکہا
اور وہ لاچار اوسی رنگ لہو سے چوچاتی ہوئی سکہی کے پاس گئی اور سب ماجرا کہا تب سکہی
بولی کہ تو اپنے شوہر کے پاس چلیجا کہ آفتاب طلوع ہونے پاوے اور وہان جاکر ڈہاڑ مار کر
رویو جو کوئی تجہسے پوچہے تو کہنا کہ ان نے میری ناک کاٹ لی ہے یہہ سکہی کی بات سنتے
ہی ترت جا ڈاڑہین مار مار رونے لگی اوسکے رونیکی آواز سن سارے کٹنب کے لوگ آئے
تب وے بولے کہ یہہ نلج پاپی نرد ہی کوڑہ مست بنا اپرادہ کئے اوسکی ناک کیون کاٹی وہ
بہی یہہ سوانگ دیکہہ چنتا کر اپنے جیمین کہنے لگا کہ چنچل چیت کا کالے سانپ کا شستر دہاری
کا دشمن کا بسواس نکیجئے اور تریا چرتر سے درئے کبیشور کیا نر بن نہین کر سکتا اور جوگی
کیا کچہہ نہین جانتا متوالا کیا کچہہ نہین کہتا رنڈی کیا نہین کر سکتی سچ ہے گہوڑون کا
عیب بادل کا گرجنا تریا چرتر اور پرش کا بہاگ یہہ دیوتا بہی نہین جانتے آدمی کا تو
کیا قدر ہے استنے مین اوسکے باپنے کوتوال کو یہہ خبر دی وہان سے پیادے چہوٹے کے

پہنے اور اوسے باندہ کو توال کے پاس لائے کوتوال نے راجہ کو خبر کی راجہ نے اوسکی
یہہ احوال بلواکر پوچہا کہا مین کچہہ نہین جانتا اور سیٹہہ کی لڑکی سے جو بلاکر پوچہا تو اون نے
کہا مہاراج عیان دیکہہ کے مجہہ سے کیا پوچہتے ہو پہر راجہ نے اوس سے کہا تجہے کیا
سزا دین یہہ سنکے بولا آپکے نیاو مین جو ٹہہرے سو کیجیے راجہ نے کہا اسے لیجاکر سولی
دو لوگ راجہ کی آگیا پاکے اوسے سولی دینے لیچلے یہہ سنجوگ دیکہو چور بہی وہان کہڑا تماشا
تب اون نے دہائی دی راجہ نے اوسے بلواکر پوچہا تو کون ہے بولا کہ مہاراج مین چور
ہون اور یہہ بیگناہ ہے ناحق اسکا خون ہوتا ہے آپ نے کچہہ نیاو نکیا تب راجہ نے
اوسے بہی بلوایا اور چور سے پوچہا اپنے دہرم سے سچ کہہ یہہ مقدمہ کسطرحسے ہوا تب
چور نے بہیر سے وار احوال کہا اور راجہ بہی جس طرحسے سمجہا نداں ہرکارے بہیج اوس
رنڈی کا یار جو مواہوا پڑا تہا اوسکے منہہ مین ناک منگوائے دیکہی تب جانا کہ یہہ بے تقصیر
ہے اور چور سچا ہے پہر چور بولا کہ مہاراج نیکون کا پالنا اور بدون کو سزا دینا راجون
کا پرانا دہرم چلا آتا ہے اتنی بات کہکر چور امن ملوطا بولا مہاراج ایسے گنون کی
پوری ناریان ہوتی ہین راجہ نے اوس ناری کا منہہ کالا کروا اور سر منڈوا گدہے
پر چڑہا نگری کے پہیرے دلوا چہڑوا دیا اوس چور اور ساہو کا بچے کو بیڑے دے
رخصت کیا اتنی کہتا کہہ بیتال بولا ای راجہ اون دونون مین سے کسے زیادہ پاپ
ہوا تب راجہ بیرکرماجیت بولا استری کو بیتال بولا کہ کسطرح یہہ سنکے راجہ نے کہا مرد
کیسا ہی دشٹ کیون نہو پر اوسے دہرم ادہرم کا بچار رہتا ہے اس سے ناری کو بہت

اور وہان سے معاودت کر کے جہد نیہہ کو لیکر

سا پاپ ہوا یہہ بات سنکے پھر بیتال پھر چلا گیا اور اوسی درخت پر جا لٹکا پھر راجہ جا اوسکو
پیڑ سے اوتار گٹھری باندھہ کندھے پر رکھہ لیچلا +

## پانچوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ اوجین نام ایک نگر ہے اور وہان کا راجہ مہابل اور اوسکا ہرداس نام ایک دوت تھا اوس دوت کی بیٹی کا نام مہادیوی وہ اتی سندری تھی جب وہ بر جوگ ہوئی تو اوسکے پتا کو چنتا ہوئی کہ اوسکا بر ڈھونڈھ بیاہ کردیا چاہیئے غرض ایکدن اوس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کہ پتا جو سب گن جانتا ہو مجھے اوسے دیجیو تب اوسنے کہا کہ جو سب علم سے واقف ہوگا تیری شادی مین اوسکے ساتھہ کرونگا پھر ایکدن اوس راجہ نے ہرداس کو بلا کر پوچھا کہ دکھن دیس مین ہرچند نام راجہ ہے اوسکے تم جاکر میری طرف سے کھیم کشل پوچھو اور اونکی کھیم کشل کے سماچار لے آؤ راجہ یہہ راجہ کی آگیا پا وداع ہوا اور اوس راجہ کے پاس کتنے ایک دنون مین جا پہنچا اور اوس سے اپنے راجہ کا سب سندیسا کہا اور ہمیشہ اوس راجہ کے نکٹ رہنے لگا غرض ایکدن کی بات ہے کہ اوس راجہ نے اس سے پوچھا کہ ای ہرداس ابھی کلجگ کا آرنبھ ہوا یا نہین تب اوسنے ہاتھہ جوڑ کر کہا کل کال برتمان ہے کیونکہ سنسار مین جھوٹھہ بڑہا ہے اور ست گھٹ گیا لوگ منہہ پر بات میٹھی کہتے ہین اور پیٹ مین کپٹ رکھتے ہین دہرم جاتا رہا پاپ بڑہا پرتھوی پھل کم دینے لگی راجہ ڈانڈ لینے لگے برہمن لالچی ہوے استریون نے لاج چھوڑدی بیٹا باپ کی آگیا نہین مانتا بھائی بھائی کا بھروسا نہین کرتا مترون سے مترائی جاتی رہی خاوندون سے وفا اوٹھہ گئی سیوکون نے سیوا

۸۱

چہوڑ دی اور جتنی نالایق باتین تہین سب نظر آتی ہین جب راجہ سے یہہ کہہ چکا تب راجہ
اوٹھکر محل مین گیا اور یہہ اپنے استہان پر آنکر بیٹھا کہ اتنے مین نٹ تہا اوسکے پاس آکہنے لگا کہ
مین تجہہ سے کچہہ مانگنے آیا ہون یہہ سنکر اوسنے کہا مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے کہا کہ اپنی بیٹی
مجہے دے ہرداس بولا کہ جسمین سب گُن ہونگے مین اوسکو دونگا یہہ سنکر وہ بولا کہ مین سب
بدیا جانتا ہون پہر اوسنے کہا کہ کچہہ اپنی بدیا مجہے دکہلا تو مین جانون کہ تجہے بدیا آتی ہے تب
تب اوس نٹ نے کہا مینے ایک رتہہ بنایا ہے اوسمین یہہ سامرتہہ ہے کہ جہان جانیکا
ارادہ کرو تہان ایک چہن مین لے پہنچا دے تب ہرداس نے کہا اوس رتہہ کو فجر کے
وقت میرے پاس لے آیو غرض وہ بہور کو رتہہ لے ہرداس پاس آیا پہر یہہ دونون رتہہ
پر سوار ہوا اوجین نگر مین آن پہنچے پرجہان اتفاقاً اوسکے آنے سے پہلے کسی اور برہمن کے
لڑکے نے اسکے بڑے بیٹے سے آکر کہا تہا کہ تو اپنی بہن مجہہ دے اور اوسنے بہی کہا
تہا کہ جو سب بدیا جانتا ہوگا اوسکو دونگا اور اوس برہمن کے پتر نے بہی کہا کہ مین سب
گیان بدیا جانتا ہون یہہ سنکے اوسنے کہا تہا کہ تجہے ہی دینگے ایک اور برہمن کے پتر نے
اوس لڑکی کی ما سے کہا تہا کہ تو اپنی بیٹی ہمین دے اوسنے بہی اوسے یہی جواب دیا تہا
کہ جو سب بدیا جانتا ہوگا اوسکو اپنی لڑکی دونگی اوس برہمن کے لڑکے نے بہی کہا تہا کہ مین
سمپورن شستر بدیا جانتا ہون اور شبدہ بیدہ تیر مارتا ہون یہہ سنکے اوسنے بہی کہا
تہا کہ مینے قبول کیا تجہی ہی دونگی غرض اسیطرح سے تینون بر آنکے اکہٹے ہوئے ہرداس
اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ ایک کنیا اور تین بر کسے دون کسے نہ دون اسی فکر

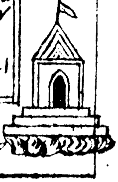

مین تہا کہ رات کو ایک راکسش آنکے کنیا کو اوٹہا کے بندہا چل پربت کے اوپر لیگیا کہا ہے کہ بہتا یت کسی چیز کی اچہی ہنین اَتْ روپ وتی سیتا تہی راون نے ہری راجہ بل نے دان دیا سو دلدّری ہوا اون نے انات گرو کر کے اپنے کل کی ناکشئے کی غرض جب بہور ہوئی اور سب گہر کے لوگون نے کنیا کو نہ دیکہا تب اینک پرکار کی چنتا کرنے لگے یہہ بات وہ تینون بر بہی سنکر وہان آئے اونمین ایک گیانی تہا اوس سے ہر اسنے پوچہا ای گیانی تو بتا کہ وہ کنیان کہان گئی اوسنے گہڑی ایک مین بچار کر کے کہا تمہاری لڑکی کو راکسش نے پربت مین لیجا کر رکہا ہے اسمین دوسرا بولا کہ راکسش کو مار کے مین اوسے لے آؤنگا پہر تیسرا بولا ہمارے رتہہ پر سوار ہو جاؤ اور اوسے لے آؤ یہہ سنتے ہی وہ جہٹ اوسکے رتہہ پر سوار ہو وہان پہنچ اوس دیو کو مار ترنت اوسی کو لے آیا اور تینون آپسمین جہگڑنے لگے تب اوسکے باپ نے من مین چنتا کر کے کہا کہ سبہون نے احسان کیا ہے کسے دون کسے ندون اتنی کہتا کہہ بیتال بولا ای راجہ بکرم اون تینون مین سے وہ کنیا کسکی استری ہوئی راجہ بولا وہ جورو اوسکی ہوئی جو راکسش کو مار کے لایا بیتال نے کہا سبکا گن برابر ہے کسطرح سے وہ اسکی جورو ہوئی راجہ نے کہا اون دونون نے احسان کیا اس سے اونکو ثواب ہوا اور یہہ لڑکر اوسے مار کر لایا ہے اسواسطے وہ اوسکی جورو ہوئی یہہ بات سن بیتال پہر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بہی وہین بیتال کو باندہ کاندہے پر رکہہ اوسیطرح لیچلا +

۱۴۳

پنگہ مین جا کر لیٹ رہے تو کیا دیکہا کہ ایک شہر ... آباد اوسکا نام ہے ... کی شہر ... دربہشت کی

# چہٹی کہانی

پہر بیتال بولا ای راجہ دہرم پور نام ایک نگر ہے وہانکا راجہ دہرم سیل اور اوسکے منتری کا نام اندہک اوسنے ایکدن راجہ سے کہا مہاراج ایک مندر بنا اوسمین دیبی کو ٹہارکر پوجا کیجے کہ اسکا شاستر مین بڑا پن لکہا ہے تب راجہ ایک مندر بنوا دیبی پدہرا شاستر کی بدہ سے پوجا کرنے لگا اور بن پوجا کیے جل بہی نہ پیتا تہا اسطرح سے جب کتنی ایک مدت گذری تو ایک روز دیوان سے کہا مہاراج مثل مشہور ہے کہ نیوتے کا گہر سونا مور کہہ کا ہر دے سونا اور دلدری کا سب کچہ سونا ہے یہہ بات سن راجہ دیبی کے مندر مین جا ہاتہہ جوڑ استت کرنے لگا کہ ہے دیبی تجہے برہما بشنو اور اندر آٹہہ پہر سیوتے ہین اور تونے مہیکا سر چنڈ منڈ کہتیہ لے دیتون کو مار پرتہوی کا بہار اوتارا اور جہان تیرے بہگتون پر بپت پڑی تہان تہان جا تو سہاے ہوئی اور یہی آس تک مین تیرے دوارے پر آیا ہون اب میرے بہی من کی اچہا پوری کر اتنی استت جب راجہ کر چکا تب دیبی کے مندر سے آواز آئی کہ راجہ مین تجہسے خوش ہوئی بر مانگ جو تیرے من مین ہے راجہ بولا ہے ماتا جو تو مجہسے خوش ہوئی تو مجہکو پتر دے دیبی نے کہا راجہ تیرے پتر ہوگا مہابلی اور بڑا پرتاپی تب تو راجہ نے چندن اکشت پہول دہوپ دیپ نیی وید دیکر پوجا کی اور اسیطرح سے ہر روز پوجا کرتا تہا غرض کتنے دنونکے پیچہے راجہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا راجہ نے باجے گاجے سے کٹنب سمیت جاکے دیبی کی پوجا کی اس عرصہ مین ایک دن کا اتفاق ہے کہ کسی نگر سے ایک دہوبی اپنے دوست کو ساتہہ لیئے اس شہر کیطرف

آتا تھا کہ دیبی کا مندر دورسے نظر آیا اوسنے ڈنڈوت کرنیکا ارادہ کیا اسمین ایک دہوبی کی
لڑکی ات سندری آتے سامنے سے اسنے دیکھی اوسے دیکھہ موہت ہوا اور دیبی کے
درشن کو گیا ڈنڈوت کر ہاتھہ جوڑ اوسنے ہنچبن مین کہا ہے دیبی جو اوس سندری سے
میرا بیواہ تیری کرپا سے ہو تو مین اپنا سر تجہے چڑہاؤن یہہ مانتا مان ڈنڈوت کر دوست کو
ساتھہ لے اپنے نگر کو گیا جب وہان پہنچا تو اوسکی برہ نے یہہ ستایا کہ نیند بہوک پیاس
سب بسر گئی آٹھہ پہر اوسیکے دہیان مین رہنے لگا یہہ بری حالت اوسکے دوست نے
دیکھہ اوسکے باپ سے جا سب بہید وار کہا اوسکا پتا بہی یہہ سنکے بیکل ہو رہا اور اپنے
جیمین چنتا کر کہنے لگا کہ اسکی ورسا دیکھہ ایسا معلوم ہوتا ہے جو اوس کنیا سے اسکی شادی
نہوگی تو یہہ اپنا پران تیاگ کریگا اس سے بہتر یہہ ہے کہ اوس لڑکی سے اسکا بیاہ کر دیجئے کہ
جس سے یہہ بچے اتنا بچار کر پتر کے متر کو ساتھہ لے اوس گانو مین پہنچے اوس گانو مین پہنچ
لڑکی کے پتا سے جا کر کہا کہ مین تیرے پاس کچہہ جانچنے آیا ہون جو تو دیوے تو مین
کہون اون نے کہا میرے پاس وہ پدارتھہ ہوگا تو مین دونگا یہہ تو کہہ اسطرح سے
بچن بند کر کہا تو اپنی لڑکی میرے پتر کو دے یہہ سنکر اسنے بہی اوسکی بات پرمان کر
برہمن کو بلوا اون لگن مہورت ٹہرا کر کہا تم لڑکے کو لے آؤ مین بہی اپنی لڑکی کے
ہاتھہ پیلے کر دونگا یہہ سن وہ وہان سے اوٹھہ اپنے گہر آ سب سامان شادی کا طیار کر
بیاہنے کو گیا اور وہان جا بیواہ کر بیٹے بہو کو لے اپنے گہر پہر آیا اور دولہ دولہن آپسمین آنند
سے رہنے لگے پہر کتنے دنون کے بعد اوس لڑکی کے پتا کے یہان کچہہ سبہہ کرم تہا سو وہان



پردہ دبی کی ڈہال
اور لشکر کی تلوار
ترکش باندہکر
فوج کے ساتھہ
لیکر سوار ہوکر
شکار کو روانہ ہوا

سے نیوتا یہان بہی آیا یہہ استری پرش بہی طیار ہو اپنے متر کو ساتہہ لے اوس نگر کو چلے جب نگر کے نکٹ پہنچے تو دیبی کا مندر نظر آیا تو اوسے یاد آئی تب اون نے جیمین یہہ بات بچار کر کہا کہ بڑا اسب بادی ادہرمی ہون کہ دیبی سے بہی جہوٹ بولا اتنی بات اپنے من مین کہہ اوس دوست سے کہا تم یہان کہڑے رہو مین دیبی کا درشن کر آؤن اور استری کو کہا تو بہی یہان ٹہر یہہ کہہ مندر کے پاس پہنچ کنڈ مین اشنان کر دیبی کے سنمکہہ جا کر ہاتہہ جوڑ نمسکار کر کہڑگ اوٹہا گردن پر مارا کہ سر تن سے جدا ہو بہوم مین گرا غرض کتنی ایک دیر کے پیچہے اوسکے متر نے بچارا کہ اسے گئے بڑی دیر ہوئی ہے اب تک پہر انہین چلکر دیکہا چاہیئے اور اوسکی استری کو کہا تو یہان کہڑی رہ مین اوسے شتابی سے ڈہونڈہ کر لے آتا ہون یہہ کہکر دیبی کے مندر مین گیا دیکہتا کیا ہے کہ دہڑ سے اوسکا سر جدا پڑا ہے یہہ حالت وہان کی دیکہہ اپنے من مین کہنے لگا کہ سنسار بہت کٹہن جگہ ہے کوئی یہہ نہ سمجہیگا کہ اوسنے اپنے ہاتہہ سے سر دیبی کو چڑہایا ہے بلکہ یہہ کہینگے کہ اوسکی ناری جو اتسندری تہی اوسکے لینے کے لیئے مار کر یہہ مکر کرتا ہے اس سے یہان مرنا اچہا ہے بہ نسبت سنسار مین بدنامی لینی خوب نہین یہہ کہہ تالاب مین نہا دیبی کے سامنے آ ہاتہہ جوڑ پرنام کر کہانڈا اوٹہا گلے مین مارا کہ رنڈ سے منڈ جدا ہو گیا اور یہان یہہ اکیلی کہڑی کہڑی اکتا کر راہ دیکہہ دیکہہ نراس ہو ڈہونڈہتی ہوئی دیبی کے مندر مین گئی وہان جا کر دیکہتی کیا ہے کہ دونون موے پڑے ہین یہہ اون دونونکو موا دیکہہ اون نے اپنے جی مین بچارا لوگ یہہ تو نجانینگے کہ آپ سے

دیبی کو بے بل چڑہے ہین سب کہین گے کہ رانڈ نشٹ تہی بدکاری کر کے انہون دونونکو مار آئی ہے اس بدنامی سے مرنا اچہت ہے یہہ سوچ کر سر دور مین غوطہ مار دیبی کے سنمکہہ آ سر نوا ڈنڈوت کر تلوار اوٹہا چاہے کہ گردنین مارے کہ دیبی نے سنگہاسن سے اوتر اوسکا ہاتہہ آن پکڑا اور کہا پتری بر مانگ مین تجہہ سے پرسن ہوئی تب اوسنے کہا ماتا جو تو مجہہ سے خوش ہوئی ہے تو ان دونونکو جی دان دے پہر دیبی نے کہا انکے دہڑون سے سر لگا دے ان نے مارے خوشی کے گہبراہٹ مین سر بدلکر لگا دیئے اور دیبی نے امرت لا دیا لیے دونون جی کر اوٹہہ کہڑے ہوے اور آپسمین جہگڑنے لگے یہہ کہے استری میری وہ کہے استری میری اتنی کہتا کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ بکرماجیت ان دونون مین وہ استری کسکی ہوئی راجہ نے کہا سن شاستر مین اسکا پرمان لکہا ہے کہ ندیون مین گنگا اتم ہے اور پربتون مین سمیر پربت سرشٹ ہے اور برکشون مین کلپ برکش اور انگون مین مستک اتم ہے اس نیاو سے جسکا اتم انگ ہے اوسکی استری ہوئی اتنی بات سن بیتال پہر اوسی درخت سے جا لٹکا اور راجہ بہی جا اوسے باندہے پیٹہہ پر رکہہ لے چلا +

## ساتوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ چنپاپور نام ایک نگر ہے وہانکا راجہ چنپ کیشور اور اوسکی رانی کا نام سلوچنا اور بیٹی کا نام تربہون سندری سو وہ سندر ایسی کہ جسکا مکہہ چندرما سا بال گہٹا سے آنکہین مرگ کی سی بہوین دہنش سی ناک کیر کی سی گلا کپوت کا سا دانت انار کے سے دانے ہونٹہونکی لالی کندوری کیسی کمر چیتے کیسی ہاتہہ پانون کنول کے سے رنگ چنبیلی کا سا

عرض اوسکے جوبن کی جوت دن بدن بڑہتی تہی جب وہ بیاہنے جوگ ہوئی تب راجہ اپنے
اپنے چت مین چنتا کرنے لگے اور دیس دیس کے راجاؤنکو یہہ خبر گئی کہ راجہ جنپ کیشور کے گہر
مین ایسی کنیا پیدا ہوئی ہے کہ جسکے روپ کو دیکہتے ہی سُر نر مُن موہت ہوتے ہین غرض ملک
ملک کے سب راجاؤن نے اپنی اپنی مورتین لکہوا لکہوا برہمنون کے ہاتہہ راجہ جنپ کیشور کے
یہان بہیجین راجہ نے اپنی بیٹی کو سب راجاؤنکی تصویرین دکہائین پر اوسکے من مین کوئی
نہ سمائی تب تو راجہ نے کہا تو سیمبر کر یہہ بات بہی اوسنے نمانی اور اپنے باپ سے کہا
روپ بل گیان جسمین یہہ تینون گُن ہونگے پتا اوسے مجہے دینا غرض جب کتنے ایکدن
بیتے تو چار دن دیس سے چار بر آئے پہر اونسے راجہ نے کہا اپنا اپنا گُن بدیا میرے
آگے ظاہر کرو اونمین سے ایک بولا مجہہ مین یہہ بدیا ہے کہ ایک کپڑا بنا کر مین پانچ
لعل کو بیچتا ہون جب اوسکا مول میرے ہاتہہ آتا ہے تو اوسمین سے ایک لعل برہمن کو
دیتا ہون دوسرا دیوتا کو چڑہاتا ہون تیسرا اپنے انگ لگاتا ہون چوتہا استری کے
واسطے رکہتا ہون پانچوین کو بیچکر روپیہ لے نت بہوجن کرتا ہون یہہ بدیا دوسرا کوئی نہین
جانتا اور میرا جو روپ ہے سو ظاہر ہے دوسرا بولا مین جل تہل کے پشو پنچہی کی بولی
جانتا ہون میرے بل کا دوسرا نہین اور سندرتائی میری آپکے آگے ہے تیسرے نے
کہا مین ایسا شاستر سمجہتا ہون کہ میرے سمان دوسرا نہین اور خوبصورتی میری تمہارے
روبرو ہے چوتہے نے کہا مین شستر بدیا مین ایک ہی ہون دوسرا ایسا نہین شبدہ
بیدہی تیر مارتا ہون اور میرا حسن جگمین روشن ہے آپ ہی دیکہتے ہین یہہ چارون کی

۴۸

بات سن راجہ اپنے جیمین چنتا کرنے لگا کہ چارون گن مین ابرہین کسے کنیا دون یہہ سوچکر
اوسنے مینٹی کے پاس جا چارونکا گن بیان کیا اور کہا کہ مین تجہے کسے دون یہہ سنکر لاج کے مارے
نیچے گردن کر چپ ہو رہی اور کچہہ جواب ندیا اتنی بات کہہ بیتال بولا کہ ہے راجہ بکرم یہہ
استری کسکے جوگ ہے راجہ نے کہا جو کپڑا بنا کر بیچتا ہی سو ذات کا شودر ہے اور جو بہا کا جانتا
ہے وہ ذات کا بیش ہے جو شاستر پڑہا ہے سو برہمن ہے اور شبدہ بیدی
اوسکا سجاتی ہے یہہ استری اوسکے لایق ہے اتنی بات سن بیتال پہر اوسی درخت
پر جا لٹکا اور راجہ بہی وہان جا اوسے باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا تب بیتال نے کہا

## آٹہوین کہانی

۴۹

ہی راجہ مہلاوتی نام ایک نگری ہے وہانکا راجہ گنادیپ اوسکی سیوا کرنے کو دور دیس سے
ایک چرم دیو نام راج پتر آیا روز راجہ کے درشن کو جایا کرتا لیکن ملاقات نہوتی تہی
اور جتنا دہن وہ لایا تہا سو برس روز کے عرصہ مین سب بیٹہکر یہان کہایا اور وہان گہر
اوسکا ویران ہو گیا ایکدن کی بات ہے کہ راجہ شکار کو سوار ہوا اور چرم دیو بہی اوسکی
سواری کے ساتہہ ہو لیا اتفاقاً ایک بن مین راجہ جاکر فوج سے جدا ہو گیا اور سواری
کے لوگ ایک اور جنگل مین بہٹک گیئے لیکن ایک چرم دیو ہی راجہ کے پیچہے تہا تد ان
اوسنے ہی پکار کر کہا مہاراج لوگ سواری کے پیچہے رہگئے ہین اور مین آپ کے
گہوڑے کے ساتہہ گہوڑا مارے چلا آتا ہون راجہ نے یہہ سنکے گہوڑیکو روکا
کہ اسمین یہہ برابر آیا راجہ نے اوسے دیکہکے پوچہا تو کسواسطے اتنا دربل ہو رہا ہی تب

یہہ بولا جس سوامی کے پاس رہیئے اور وہ ایسا ہو کہ ہزارون کو پالتا ہو اور اپنی خبر نلے
تو اسمین کچھہ اوسکو دوش نہین ہے مگر اپنے کرم کا دوش ہے جیسا دنکو سارا جہان
دیکھتا ہے پر الو کو نظر نہین آتا اسمین گناہ سورج کا کیا ہے حسرت ہے کہ مجھکو جینے
ما کے پیٹ مین روزی پہنچائی تہی جبکہ ہم پیدا ہوے اور دنیا کی غذاؤنکے لایق ہوے اب وہ
خبر نہین لیتا نہین معلوم سوتا ہے یا مرگیا اور اپنے نزدیک مال اور دولت چاہنی کی
بڑے آدمی سے کہ دیتے وقت وہ منہہ بناوے اور ناک بہون چڑہاوے اس سے
زہر ہلاہل کہا کر مرجانا بہتر ہے اور یہہ چھہ باتین آدمی کو ہلکا کرتی ہین ایک تو کہوٹے نر کی
پریت دوسرے بنا کارن ہنسی تیسرے استری سے بواد کرنا چوتھے اچھن سوامی کی سیوا
پانچوین گدہے کی سواری چھٹے بنا سنسکرت کی بہاکا اور یہہ پانچ چیز ٹرباہانش ۵۰
کے کرم مین پیدا ہوتی ہے لکھدیتا ہے ایک آردل دوسرے کرم تیسرے دہن چوتھے
بدیا پانچوین جش مہاراج جبتک آدمی کا پُن اُوے ہوتا ہے سب اوسکے داس بنے رہتے
ہین اور جب پُن گہٹ جاتا ہے تو بندہ بیری ہو جاتی ہین پر ایک بات مقرر ہے
سو سوامی کی سیوا کرنے سے کبہی نہ کبہی پہل مل رہتا ہے نہ پہل نہین رہتا یہہ
سن راجہ نے اون سب باتونکو غور کر اوسوقت کچہہ جواب ندیا پر اوس سے یہہ کہا
کہ مجھے بہوک لگی ہے کہین سے کچہہ کہانیکو لا چرم دیو نے کہا مہاراج یہان بہوجن نہ
ملیگا یہہ کہہ جنگل مین جا ایک ہرن مار کیسے سے چکمک نکال آگ سلگا گوشت کے بہت سے
بہوجن راجہ کو خوب سے کہلا آپ بہی کہانے غرض راجہ کا پیٹ بہر چکا

تو اوسنے کہا ای مہاراج پتر ہمین نگر کو لیچلو کہ راہ مجہے معلوم نہین اوسنے راجہ کو نگر مین لا
اوسکے مندر مین پہنچا دیا تب راجہ نے اوسکی چاکری مقرر کردی اور بہت سے اوسے بستر آبہوشن
دیئے پہر وہ راجہ کی سیوا مین حاضر رہنے لگا غرض ایکدن راجہ نے کسی کام کے لیئے سمندر
کنارے اوس راجہ پتر کو بہیجا وہ جب کنارے پہنچا تو اوسنے ایک دیبی کا مندر دیکہا اوسمین
جا دیبی کی پوجا کی لیکن جب یہہ وہانسے باہر نکلا تو وہین اوسکے پیچہے سے ایک سندر نائکہ آ
اوس سے پوچہنے لگی ای پرش تو کسلیئے یہان آیا ہے وہ بولا بہوگ کے لیئے آیا ہون اور تیرے
روپ کو دیکہہ موہت ہوا ہون اوسنے کہا جو تمسے کچہہ ارادہ رکہتا ہے تو پہلے اس کنڈ
مین جاکر اشنان کر پہر اوسکے پیچہے جو تو مجہسے کہیگا سو مین کرونگی یہہ سنتے ہی وہ کپڑے اوتا
تالاب مین بیٹہہ غوطہ مار نکلکر دیکہے تو اپنے گہر مین کہڑا ہے اس اچنبے کو دیکہہ ترسناک ہولا چار
اپنے گہر جا اور کپڑے پہن راجہ کے پاس آ سب برتانت کہا راجہ نے سنتے ہی کہا مجہے بہی
یہہ اچنبا دکہا یہہ کہتے ہی سواری منگا دونون سوار ہوکر چلے کتنے دنون کے عرصہ مین
ساگر کے کنارے آئے اوسی دیبی کے مندر مین جاکر پوجا کی پہر راجہ جب باہر نکلا تو وہی
نائکہ ایک سکہی ساتہہ لیئے راجہ کے پاس آن کہڑی ہوئی اور راجہ کا روپ دیکہہ موہت ہو
بولی ای راجہ مجہے اگیا دے سو کرون راجہ نے اوسے اوتر دیا جو تو میرا کہا کرے تو میرے
سیوگ کی استری ہو وہ بولی مین تیرے روپ کی آدہین ہوئی ہون اسکی جورو کسطرح
ہون راجہ نے کہا ابہی تو تو نے مجہسے کہا جو تو حکم کریگا سو مین کرونگی اور سجن جسن باتکو
کہتے ہین اوسکا نباہ کرتے ہین سجن کو پال میرے سیوگ کی جورو ہو یہہ سنکے وہ

۵۱

بولی جو آپنے کہا سو مجھے پران سے ہے تب راجہ سیوک کا کندہرو بواہ کردو نونکو ساتہہ لے
اپنے راج دہام مین آیا اتنی بات کہہ بیتال بولا راجہ ان دو سوامی اور سیوک مین کسکا ست
ادہک ہوا راجہ بولا سیوک کا پہر بیتال بولا جس راجہ نے ایسی سندر استری پا سیوک
کو دی تس راجہ کا ست ادہک ہوا تب راجہ بیر بکرماجیت نے کہا جنکا دہرم اپکار
کرتا ہے تنکے اپکار کرنے مین ادہک کیا ہے اور جو اپکا جی ہو پر کاج کرے سوہی
ادہک ہے اس کارن سیوک کا ست ادہک ہوا یہہ بات سن بیتال اوسی ترور پر جا
لٹکا راجہ پہر اوسے وہان سے اوتار کاندہے پر رکہہ لے چلا ٭

## نوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ مدن پور نام ایک نگر ہے وہان بیر بر نام راجہ تہا اور اوسی دیس مین
ہرن دت نام ایک بنیا کہ اوسکی بیٹی کا نام مدن سینا تہا وہ ایک روز بسنت رت مین
سکہیونکو ساتہہ لیئے اپنے باغ مین واسطے سیر و تماشا کے گئی اتفاقاً اوسکے آنے سے
پیشتر دہرم دت سیٹہہ کا بیٹا سوم دت نام اپنے متر کو ساتہہ لیئے بن بہار کو آیا
تہا وہان سے پہرتا ہوا اوس باڑی مین آن پہنچا اوسے دیکہہ موہت ہو گیا اور اپنے
دوست سے کہنے لگا بہائی وہ کداچت مجہسے ملے تو میری جیون سپہل ہوا ور جو نملے تو
دنیا مین جینا عبث ہے یہہ اپنے دوست سے باتین کر برہ مین بیاکل ہو بے اختیار اوسکے
پاس جا اوسکا ہاتہہ پکڑ کر کہنے لگا جو تو مجہسے پریت نکریگی تو مین تیرے اوپر اپنا پران
دونگا وہ بولی ایسا مت کیجیو اسمین پاپ ہوگا تب اون نے کہا تیرے کرشمہ نے

میرے دلکو چہیدا اور تیری برہ کی آگ نے میرے سریر کو جلایا اس پیر سے میری سدہ بدہ
سب جاتی رہی ہے اور مجہے اس سمین عشق کے غلبے سے دہرم ادہرم کا لحاظ نہین ہے
پر جو تو مجہے بچن دے تو میرے جیمین جی آوے وہ بولی آجکے پانچوین دن میری شادی ہوگی
تو پہلے مین تجہہ سے ملجاؤنگی پیچہے اپنے شوہر کے یہان رہونگی یہہ بچن دیکے سوگند کہا اپنے
گہر کو گئی اور یہہ اپنے گہر آیا غرض پانچوین دن اسکی شادی ہوئی خاوند اوسکا بیاہ کر اوسے
اپنے گہر لے آیا کتنے ایک دنونکے پیچہے رات کیوقت اوسکی دیورانی جٹہانی نے زبردستی
اوسے اوسکے پت کے پاس پہنچایا وہ رنگ محل مین جا چپ چاپ ایک کونے مین بیٹہہ رہی
اس عرصہ مین اوسکے خصم نے جو دیکہا تو اوسکا ہاتہہ پکڑ سیج پر بٹہا لیا غرض اون نے
جب چاہا کہ گلے لگاؤن تو اوسنے ہاتہہ سے جہڑک دیا اور جو جو اوس ساہوکار بچے سے
قول و قرار ہوا تہا سب بیان کیا یہہ سنکے اوسکے خاوند نے کہا جو سچ اوسکے پاس جایا
چاہتی ہے تو جا وہ اپنے سوامی کی اگیا پا اوس سیٹہہ کے استہانکو چلی راہ مین چور
نے اوسے دیکہہ خوش ہو اوسکے پاس آکر کہا کہ تو دوپہر رات کے سمین اس اندہیرے مین
ایسے بستر آبہوشن پہن کے اکیلی کہان جاتی ہے وہ بولی جس جگہ میرا پریتم پیارا بستا ہے
یہہ سن چور نے کہا یہان تیرا سہایک کون ہے وہ کہنے لگی دہنش بان لئے من میر کہا
کرنیوالا ساتہہ ہے یہہ کہہ پہر چور کے آگے ساری اپنی اول اور آخر کی کہتا بیان کرکے
کہا میرا سنگہار ہہنگ مت کر مین تجہے بچن دیے جاتی ہون وہان سے جب پہرونگی تب
گہنا تیرے حوالہ کرونگی یہہ سنکے چور نے اپنے دلمین کہا گہنا دینے کا تو مجہے بچن دے گئے

جاتی ہے پھر کیون اسکا سنگھار بہنگ کرون یہہ سمجھکر اوسے چھوڑ دیا آپ وہان بیٹھا رہا
اور یہہ وہان گئی کہ جہان سوم دت پڑا سوتا تھا جاتے ہی جو اوسنے اوسے اچانک جگایا وہ گھبرا
کر اوٹھا اور کہنے لگا تو دیوکنیا ہے کہ رشی کنیا یا ناگ کنیا سچ کہہ تو کون ہے اور میرے پاس
کہان سے آئی ہے وہ بولی کہ مین نرکنیا ہون ادہرن دت سیٹھہ کی بیٹی مدن سینا
میرا نام ہے اور تجھے یاد نہین کہ جو اوس روپ بن مین تو زبردستی میرا ہاتھہ پکڑ کے قسم کو
بجد ہوا تھا اور مینے بموجب تیرے کہنے کے یہہ سوگند کی تھی کہ بیاہ ہوا پر پرش کو تیاگ کر کے
تیرے پاس آونگی سو مین آئی ہون جو تیری مرضی مین آوے سو کر پھر اون نے
پوچھا کہ یہہ تو نے برتانت اپنے پت کے آگے کہا یا نہین اون نے اوتر دیا کہ مینے تمام
احوال کہا اور اون نے سب دریافت کر کے مجھے تجھہ پاس وداع کیا سوم دت بولا یہہ بات ایسی ہے
جیسے بنا بستر کا گہنا یا بنا گھی کے بہوجن یا بغیر سر کے گانا یہہ سب ایکسا ہے اسیطرح میلے بسن
تیز کو ہرے کبہو جبن بل کو کہا ریا پران کو اور کٹہر کل کو ہرے اور اگنی شکھا ہوتا ہے تو پران
کو لیتا ہے پر استری ہت اور اہت مین دو طرح سے دکھہ دینے والی ہے استری جو نکر ہے
سو تہوڑا ہے کیونکہ جو بات اسکے من مین ہتی ہے سو زبان پر نہین لاتی اور جو زبان پر ہے
اوسے ظاہر نہین کرتی استریکو سنسار مین بھگوان نے عجب کوئی پیدا کیا ہے اتنی بات کہہ اوس
سیٹھہ کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین پرائی عورت سے ملاقہ نہین رکھتا یہہ سنکر پھر اولٹی
اپنے گھر کو چلی راہ مین اوس چور سے بھیٹ ہوئی اوسکے آگے سب برتانت کہا چور نے سنکر شاباشی
دے چھوڑ دیا یہہ اپنے پت کے نکٹ آئی اور اوس سے تمام احوال بیان کیا پر اوسکے خاوند نے

اوس سے پیار نکیا اور کہا کویل کا سُر ہی روپ ہے اور ناری کا روپ پت برت اور کروپ منش کا
کا روپ بدیا تپسی کا روپ اکشمان اتنی کہا کہہ بیتال بولا ای راجہ ان تینون مین سے
کسکا ست اویک ہے راجہ بکرماجیت نے کہا چور کا ست ادیک ہے بیتال نے کہا
کسطرح راجہ نے کہا اور پرش پر اوسکی اچہا دیکہہ سوامی نے چہوڑا اور چور کو چہوڑ دینا
کارن نتہا اس سے چور ہی پر دہان ہے یہہ بات سن بیتال پہر روکہہ مین جا لٹکا
اور راجہ بھی وہان جا اوسے اوتار کاندہے پر رکھہ لیچلا +

## دسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ گوڑ دیس مین پردہان ایک نگر ہے اور گن شیکہر نام وہانکا راجہ تھا اوسکا
منتری ایک سراوگی ابہے چند نام تھا اوسکے سمجہانے سے راجہ بہی سراوگ
دہرم مین آیا شیو کی پوجا بشنو کی پوجا اور گوُ دان اور بہوم دان پنڈ دان جوا
اور بدرا ان سب کو منع کیا نگر مین کوئی کرنے نپاوے اور ہاڑ گنگا مین کوئی نلیجاوے
اور ان باتونکی دیوان نے بہی راجہ سے اگیا لے ڈونڈہی نگر مین پہر وا دی کہ جو کوئی یہہ
کرم کریگا اوسکا سرب س راجہ چہین لیکر سزا دے شہر سے نکال دیگا پہر ایکدن دیوان
راجہ سے کہنے لگے کہ مہاراج دہرم کا بچار سنیئے جو کوئی کسو کا جی لیتا ہے وہ اوس
جنم مین اوسکا بہی جی لیتا ہے اس پاپ سے سنسار مین آنکے منش کا جیون نہیں
چہٹتا پہر پہر جنم لیتا ہے اور مرتا ہے اسسے جگت مین جنم پاکے دہرم ہی ٹہونا منش
کو اچہت ہے دیکہئے کہ ایسے کرو وہ لوہہ موہہ بس ہے برہما بشن مہادیو کسو نہ کسو طور سے

سنسار مین اوتار لے آتے ہین بلکہ اوسنے گاے اچہی ہے جو راگ و دویش مکرودھہ
لوبہہ موہہ سے رہت ہے اور پرجا کی رکشا کرتی ہے اور اوسکے جو پتر ہوتے ہین وہی
جگت کے جیو دان کو اچہی طرحسے سکہہ دیاتے ہین اس سے دیوتا اور منش سب گورکو
مانتے ہین اسلئے دیوتاؤنکو منانا اچہا نہین اس جگت مین گاے کو ماننے اور ماہی
سے لگا چینٹی اور پشو پنچھی پرتک ہر ایک جی کی رکشا کرنا دہرم ہے جہانتک اسکے سمان کوئی
ادہرم نہین جو نر پرائے ماس کو کہا اپنا ماس بڑہاتے ہین سو انت کال مین نرک بہوگ
کرتے ہین اس سے منش کو اچت یہہ ہے کہ جی کی رکشا کرے اور جو لوگ کہ برا نا
دکہہ نہ سمجہتے ہون اور غیروںکے جی بہی مار مار کہاتے ہون اونکی اس یہہ تہو مین عمر
کم ہوتی ہے اور لولے لنگڑے کانے اندہے بونے کبڑے ایسے رنگ مین جنم ہو جنم لیتے
ہین جیسے پشو اور پنچھی کے انگ کہاتے ہین ویسے ہی انت اپنے انگ گنواتے ہین اور
مدپان کرنے سے مہا پاپ ہوتا ہے اس سے مدماس کا کہانا اچت نہین اسیطرحسے دیوان
راجہ کو اپنے مت کا گیان سمجہا ایسا جون دہرم مین لایا کہ جو یہہ کہتا تہا وہی راجہ کرتا
تہا اور برہمن جوگی جنگم سیوڑا سنیاسی درویش کیکو نمانتا تہا اور اسی دہرم
سے راج کرتا تہا ایکدن کال کے بس ہو مرگیا پہر اوسکا بیٹا دہرم دہوج نام گدی
پر بیٹہا اور راج کرنے لگا ایکدن اوسنے ابہے چند دیوانکو پکڑوا سر پر سات چوٹی
رکہوا منہہ کالا کروا گدہے پر چڑہا ڈونڈی بجوا تالی دلوا دیس سے نکالدیا اور اپنا راج
نشچپائی سے کیا ایکدن وہ راجا بسنت رت مین رانیون کو ساتھہ لے ایک باغ کی

سیر کو گیا اس باغ مین ایک بڑا تالاب تہا اور اوسمین کنول پہول رہے تھے راجہ اوس سرور کی سوبہا دیکہہ کپڑے اوتار اشنان کرنیکو اوترا ایک پہول توڑ تیر پر آ رانی کے ہاتہہ مین دینے لگا کہ اسمین ہاتہہ سے وہ چہٹکر رانی کے پانو پر گرا اور اوسکی چوٹ سے رانی کا پانو ٹوٹ گیا تب راجہ گہبراکر ایکبارگی باہر نکل اوسکی اوکہد کرنے لگا کہ اسمین رات ہوئی اور چندرمان نے پرکاش کیا چاند کی جوت کے پڑتے ہی دوسری رانی کے بدن میں پہپولے پڑ گئے تیو تہین اچانک دوسرے کسی گرہستی کے موسل کی آواز آئی وہ سنتے ہین تیسری رانی کے سر مین ایسا درد ہوا کہ غش آگیا اتنی بات کہہ بیتال بولا ای راجہ ان تینون مین اتی سکمار کون ہے راجہ نے کہا جسکے سر مین بیر ہو مور چہا آئی سوہی بہت نازک ہے یہہ بات سن بیتال پہر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ اوسے اوتار گٹہری باندہ کاندہے پر رکہہ لے چلا +

## گیارہوین کہانی

بیتال بولا کہ ای راجہ پونے پور نام ایک نگر ہے وہان کا یہہ نام ایک راجہ تہا اور اسکے منتری کا نام ستے پرکاش اوس منتری کی استری کا نام لکشمی دس راجہ نے ایک روز اپنے دیوان سے کہا جو راجہ ہوکر سندر استری سے بہوگ نکرے تو راجہ کرنا اوسکا نشپہل ہے یہہ بات کہہ دیوانکو راج کا بہار دے آپ سکہہ سے عیش کرنے لگا راجکی چنتا سب بہولی اور دن رات آنند مین رہنے لگا اتفاقاً ایک روز وہ منتری اپنے گہر مین اداس بیٹہا تہا کہ اوسکی بہاریا نے پوچہا سوامی ان دنون آپکو بہت دبلے دیکہتی ہون وہ بولا کہ تس ان مجہے راج

چھتار ہتی ہے اس سے شہر پر دربل ہوا ہے اور راجہ آٹھہ پہر اپنے عیش آرام مین رہتا ہے
وہ منتری کی جورو بولی کہ ہے پت بہت دنون تمنے راج کاج کیا اب تھوڑے دنونکے لیے
راجہ سے وداع ہو تیرتھہ جاترا کرو یہہ بات اوسکی سن چپکا ہو رہا پھر جب رہا نگیا اوٹھا او وقت
دربار کے راجہ کے پاس جا رخصت لے تیرتھہ جاترا کرنے نکلا جاتے جاتے سمندر تیر سیت بندھ رامیشور
جا پہنچا وہان جاتے ہی مہا دیو کا درشن کر باہر نکلا تھا کہ اتفاقاً نظر اوسکی سمندر کیطرف
جا پڑی تو دیکھا کیا ہے کہ ایک ایسا کنچن کا پیڑ اوسمین سے نکلا کہ جسکے زمرد کے پتے
پکھراج کے پہول مونگے کے پھل نہایت خوشنما نظر آیا اور اوس درخت پر ات سندر ناکہ
بین ہاتھہ مین لیئے مدہر کومل سرون سے بیٹھی گاتی ہے بعد ایک گھڑی کے وہ ترور
سمندر مین لوپ ہو گیا یہہ تماشا منتری وہان دیکھہ اولٹا پھر اپنے نگر مین آیا اور راجہ کے پاس جا
ڈنڈوت کر ہاتھہ جوڑ بولا مہاراج مین ایک اچرج دیکھہ آیا ہون راجہ نے کہا بیان کر دیوان
نے کہا مہاراج اگلے منی کہہ گئے ہین جو بات کسو کے عقل مین نہ آوے اور کوئی باور نکرے
ویسی بات نکہیے پر مینے آنکھون سے پرتکشن دیکھا اس سے کہتا ہون مہاراج جہان گنگا
جی نے سمندر پر پل باندھا ہے اس جا دیکھا کیا ہون ساگر مین سے ایک سونے کا ترور
نکلا کہ زمرد کے پات پکھراج کے پہول مونگے کے پہلون سے ایسا خوب لدا ہوا تہا کہ جسکا
بیان نہین ہو سکتا اور اوسپر مہا سندر استری بین ہاتھہ مین لیئے بیٹھی بیٹھی سرون سے گاتی تہی
پر ایک گھڑی کے بعد وہ پیڑ سمندر مین پہر چھپ گیا یہہ بات راجہ سن دیوان کو راج
سونپ اکیلا سمندر کے کنارے کو چلا کتنے ایک دنون مین وہان جا پہنچا اور مہا دیو کے

۵۹

درشن کو سندھ مین گیا جون پوجا کر باہر آیا کہ سمندر سے وہی درخت ناکہ سمیت نکلا راجہ اوسکو
دیکھتے ہی ساگر مین کودا اوسی ترور پر جا بیٹھا وہ راجہ سمیت پاتال کو چلا گیا وہ اوسکو دیکھہ کے
بولی کہ اے بیر پرش کسواسطے تو یہان آیا ہے راجہ نے کہا مین تیرے روپ کے لالچ سی آیا ہون
اوسنے کہا جو تو کالی چودس کے دن مجھہ سے نملے تو مین تیرے ساتھہ بواہ کرون راجہ نے یہ بات
مانی تسپر بھی اون نے بچن لیکر راجہ کے ساتھہ بواہ کیا غرض جب اندہیری چترودشی آئی
تو اون نے کہا اے راجہ آج تو میرے نکٹ مت رہ یہہ سنکر راجہ کہرگ ہاتھہ مین لے وہانسے
اوٹھا اور ایک کنارے جا چھپکر دیکھتا رہا جب آدہی رات ہوئی اوسوقت ایک دیو آیا اور
اوسنے آتی ہی آ کے گلے سے لگایا یہہ دیکھتے ہی راجہ کھانڈا لیکر آیا اور کہا ارے راکشس پاپی
میرے سامنے تو استری کو ہاتھہ نہ لگا پہلے مجھہ سے سنگرام کر اور مجھے تب ہی اتک بہت
تھا کہ جبتک تجھے ندیکھا تہا اب مین نڈر ہون اتنی بات کہہ کھانڈا نکال ایک ایسا ہاتھہ مارا
کہ رنڈ سے منڈ جدا ہو زمین پر تڑپنے لگا یہہ وہ دیکھہ بولی کہ اے بیر پرش تو نے بڑا بھلا
کیا یہہ کہکر پھر کہا کہ نہ تمام پہاڑومین لعل ہوتے ہین نہ سب شہرومین ست ونتے آدمی
نہ ہر ایک بنمین چندن اوپجتا ہے نہ ہر ایک ہاتھی کے مستک مین موتی ہوتا ہے پھر راجہ نے
پوچھا یہہ راکشس کسواسطے کرشن چترودشی کو تیرے پاس آیا تھا وہ بولی میرے پتا کا نام
بدیادہر ہے تسکی مین بیٹی ہون سندری میرا نام اور یہہ مقرر تہا کہ مجھہ بن میرا باپ بہوجن
نکرتا ایکدن بہوجن کی بریان مین گھر مین نہی تب پتا نے کرودھ کر مجھے سراپ دیا کہ تجھے
کالی چودس کے دن راکشس آ کے گلے سے لگایا کریگا یہہ سنکر مین بولی پتا سراپ

تو تمنے دیا سراپ میرے اوپر کرپا کیجئے اوسنے کہا ایک مہا بیر پرش آنکر جب اوس اکسش کو مار یگا تب تو اس مہا سراپ سے چھٹے گی سو مین اوس سراپ سے چھٹی اب مین اپنے پتا کو نمسکار کرنی جاؤنگی راجہ بولا جو تو میرے اپکار کو مانے تو ایکباری میری راج کو چلکر دیکھ پیچھے اپنے پتا کے درشن کو جائیو وہ بولی کہ اچھا جو آپنے کہا سو مجھے قبول ہے پھر راجہ اوسے ساتھ لیے اپنے راج دہانی مین آیا شادیانے بجنے لگے ساری نگر مین خبر ہوئی کہ راجہ آیا تب گھر گھر بدہائی منگلاچار ہونے لگے پھر تو تمام نگر کے منگلامکہی آنکے دربار مین مبارکبادی دینے لگے راجہ نے بہت سا دان کیا پھر کئی ایکدن پیچھے وہ سندری بولی مہاراج مین اپنے باپ کے یہان جاؤنگی راجہ نے اوداس ہو کر کہا کہ اچھا سدہارو جب اوسنے راجہ کو اوداس دیکھا تو کہا مہاراج مین نجاؤنگی راجہ نے کہا کسواسطے تو نے اپنے باپ کے یہان جانا موقوف کیا وہ بولی اب مین منش کی ہو چکی اور پتا میرا گندہرپ ہے اب مین جاؤن تو میرا آدر نکریگا اسلئے مین نہین جاتی یہہ سن راجہ بہت خوش ہوا اور لاکہون روپیہ کا دان پن کیا راجہ کے اس احوال کے سننے سے دیوان کی چھاتی پھٹی اور مر گیا اتنی بات کہہ بیتال بولا ای راجہ کسلئے وہ منتری مر گیا تب راجہ بیر بکرماجیت نے کہا منتری نے دیکھا کہ راجہ تو عیش کرنے لگا اور راج کاج کی سب چنتا بھلادی پرجا اناتھ ہوئی اب میرا کہا کوئی نمانیگا اسی چنتا سے وہ مر گیا یہہ سن بیتال پھر اوسی درخت مین جا لٹکا راجہ پھر اوسے ویسے ہی اوسکو کاندہے پر رکھکر روانہ ہوا

## بارھوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ بیر بکرماجیت چڑاپور ایک نگر ہے وہانکا چڑامن نام ایک راجہ تھا جسکے گرو کا نام دیو

سوامی اور اوسکے بیٹے کا نام ہری سوامی اور وہ کام دیو کے سمان سندر اور شاستر مین
برسپت کی برابر اور دہن اوسکے گہر کا سادہ ایک برہمن کی بیٹی کہ نام اوسکا لاد یوتی تہا
بیاہ لایا اون دونونمین بہت سی پریت ہوئی غرض ایکدن گرمی کے موسم مین راتکے
وقت چوبارے کی چہت پر دونون غافل پڑے سوتے تہے اتفاقاً استری کے منہہ پر سے اوڑہنی
سرک گئی اور گندہرپ بمان پر بیٹہا ہوا مین اوڑا ہوا کہین جاتا تہا اچانک اوسکی نظر اوسپر
پڑی کہ وہ بمان کو نیچے لایا اور اوس سوتی کو بمان پر رکہکر لے اوڑا کتنی دیر کے پیچہے برہمن
بہی سوتے سے اوٹہا تو دیکہتا کیا ہے کہ استری نہین تب گہبرایا اور روہانسے اوتر کر تمام
گہر مین ڈہونڈا جب اسے وہان نہ ملی تو ساری نگری کی گلی گلی کوچہ کوچہ ڈہونڈہتا پہرا
لیکن کہین اوسے نپایا پہر اپنے جیمین کہنے لگا کون اوسے لے گیا اور کہان گئی غرض
جب کچہہ بس نہ چل سکا تو آخر لاچار ہوا افسوس کرتا ہوا گہر آیا اور وہان اوسے پہر دوبارا
بہی ڈہونڈا اور نپایا جب اوس بن گہر سونا نظر آیا تب نہایت بے چینی اور بے
کلی سے بے اختیار ہو ہاے پران پیاری ہاے پران پیاری کر کے پکارنے لگا
پہر اوسکے بیوگ سے اتی بیاکل ہوکر بستی چہوڑ کر براگ لے لنگوٹی باندہ بہبوت مل لاہہن
نگر تج تیرتہہ جاترا کو نکلا نگر نگر گانو گانو تیرتہہ کرتا ہوا ایک نگر مین دوپہر کے سمین جا پہنچا جب بہوکہ
سے نپٹ لاچار ہوا تو ڈہاک کے پتونکا دونا بنا ہاتہہ مین لے ایک برہمن کے گہر جا اوس
سے کہا کہ مجہے بہوجن بہکشا دو غرض جب پریت کے بس مین آدمی ہوتا ہے تب اوسے
دہرم ذات اور کہانے پینے کا کچہہ بچار نہین رہتا اور نہ ڈر ہو جہان پاتا ہے تہان

کہا تا ہے جب اوس برہمن سے ان سنے بہیک مانگی تب اوسنے اس سے دونا لیکے گہر مین جا
کہیر سے بہر لادیا یہہ اوس دونے کو لیئے تالاب کنارے آیا وہان ایک بڑہ کا درخت تہا اوسکی
جڑ پر دونا رکہہ سر دور مین منہہ ہاتہہ دہونے لگا اوس کش کی جڑ سے ایک کالا ناگ
نکل اوس دونے مین منہہ ڈال چلا گیا اور وہ دونا تمام زہر سے بہر گیا کہ اسمین یہہ بہی ہاتہہ
منہہ دہوکر آیا پر اوسے یہہ احوال معلوم نتہا اور بہوکہہ بہی نہایت لگی تہی آتے ہی کہیر
کہائی اور دونہین اوسے بش چڑہا پہر ان نے اوس برہمن سے جا کہا کہ تین نے میرے
تئین بش دیا اور مین اب سے مرونگا اتنا کہہ گہوم کر گرا اور مرگیا پہر اوس برہمن نے اوسے
موا دیکہہ اپنی سوکہیا استری کو گہر سے نکال دیا اور کہا برہمہ ہتیا رہی تو یہان سے جا اتنی
بات کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ انمین سے برہمہ ہتیا کا پاپ کسکو ہوا راجہ نے کہا
سانپ کے کہہ مین تو بش رہتا ہے اس سے اوسے پاپ نہین اور اوس برہمن نے
بہوکا جانکے بہکشا دی تہی اوسے بہی پاپ نہین اور اوس برہمنی نے سوامی کی آگیا سے
بہیک دی تہی اوسے بہی پاپ نہین اور اوسے بہی انجان کہیر کہائی تس سے اوسے بہی
پاپ نہین غرض انمین سے جسکو کوئی پاپ لگاوے وہی پاپی ہے یہہ سن بیتال پہر اوسی
درخت پر جا لٹکا اور راجہ بہی وہان جا اوسے اتار باندہ کاندہے رکہہ لیچلا +

## تیرہوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ چندر ہردے نام نگری ہے اور اوس جگہ کا رندہیر نام راجہ تہا اوسکی
نگری مین دہرم دہوج نام ایک سیٹھہ تہا اور اوسکی بیٹی کا نام شوبہنی پرات سندری جوانی

اوسکی دن بدن بڑہتی تہی اور روپ اوسکا پل پل دہک ہوتا تہا اتفاقاً اوس نگر مین راتون کو چوری ہونے لگی جب چورون کے ہاتہ سے مہاجنون نے بہت دکہہ پایا اکٹہے ہو راجہ کے نکٹ جاکر سبنے کہا مہاراج چورون نے نگر مین بہت ظلم کیاہے ہم اس شہر مین اب رہ نہین سکتے راجہ نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا لیکن اب آگے دکہہ نپاوگے مین انکا جتن کرتا ہون یہہ کہہ راجہ نے بہت سے آدمی بلوا چوکی کو بہجدیئے اور چوکی پہیرے کا ڈہب اونکو بتا دیا اور حکم کیا کہ جہان چور و نکو پاؤ بنا پوچہے مارڈالو لوگ رات کو نگری کی رکہوالی کرنے لگے اسپربہی چوری ہوتی تہی سارے ساہوکار اکٹہے ہوکر راجہ کے پاس آئے اور عرض کی مہاراج آپنے پہروی بہیجے توبہی چور کم نہوے اور روز چوری ہوتی ہے راجہ نے کہا اسوقت تم رخصت ہو آجکی رات سے نگر کی چوکی دینے مین نکلونگا یہہ سنکے راجہ سے وداع ہوکے اپنے گہر گئے اور جسوقت کہ رات ہوئی راجہ اکیلا ڈہال تلوار لے پیادہ نگری کی رکشا کرنے نکلا اسمین آگے جاکر دیکہے تو ایک چور سامنے سے چلا آتا ہے راجہ اوسے دیکہکر پکارا تو کون ہے وہ بولا کہ مین چور ہون تو کون ہے راجہ نے کہا مین بہی چور ہون یہہ سن خوش ہوکر بولا آؤ ملکر چوری کرنے چلین یہہ بات آپسمین ٹہرا راجہ اور چور باتین کرتے ہوے ایک محلہ مین بیٹہے اور کتنے ایک گہرون مین چوری کر مال متاع لے نگر کے باہر نکل ایک کوئین پر آئے اور اوسمین اترپاتال پوری مین جا پہنچے وہ چور راجہ کو دروازہ پر کہڑا کر دہن دولت اپنے مندر مین لیگیا اتنے مین اوسکے گہر مین سے ایک داسی نکلی وہ راجہ کو دیکہکر کہنے لگی مہاراج تم کہان اس دشٹ کے ساتہہ یہان آئے خیر اسمین ہے کہ وہ آنے نپاوے اور تمسے جہانتک بہاگا

٦٢

جاوے بہاگو نہین تو وہ آتی ہی تمہین مار ڈالیگا راجہ نے کہا مین تو راہ نہین جانتا کدہر کو جاؤن پہر اوس چیری نے باٹ دکہادی اور راجہ اپنے مندر کو آیا غرض دوسرے دن راجہ سب اپنی سنیا ساتہہ لے اوس کنوئین کی راہ پاتال پوری مین جاکر چور کا تمام گہر بار گہیر لیا اور وہ چور کسی اور راہ سے نکل اوس نگری کا مالک جو دیوتا تہا اوسکے پاس گیا اور عرض کی کہ ایک راجہ میرے مارنے کو گہر پر چڑہ آیا ہے تو میرے اس مین سہاے کرو نہین تمہاری پوری کا باس چہوڑ اور نگر مین جا بستا ہون یہہ سن راکشس نے خوش ہوکر کہا تو میرے لئے کہانیکو لایا ہے مین تجہہ سے بہت خوش ہوا یہہ کہکہ جہان راجہ کٹک لئے حویلی کہیرے ہوے تہا وہان وہ دیوا آدمیون اور گہوڑونکو کہانے لگا اور راجہ اوس دیو کی صورت دیکہکر بہاگا اور جن لوگونسے بہاگا گیا وے تو بچے اور باقیونکو دیو نے کہا یا غرض راجہ اکیلا بہاگا جاتا تہا کہ چور نے آکر للکارا تو راجپوت ہوکر لڑائی سے بہاگتا ہے یہہ سنتے ہی راجہ پہر کہڑا ہوا اور وہ دونون سنمکہہ یُدّہ کرنے لگے ندان راجہ اوسے بس کر مشکین باندہ نگر مین لے آیا اوسکو نہلوا دہلوا اچہے اچہے بستر پہنا ایک اونٹ پر بٹہلا ڈہنڈوریا ساتہہ کر ساری نگری کے پہیرنے کو بہیجا اور سولی اوسکے واسطے کہڑی کرنے کا حکم دیا اسمین شہر کے لوگون مین سے جو اوسے دیکہتا تہا سو کہتا تہا کہ اسی چور نے تمام نگر لوٹا ہے اور اب اسے راجہ سولی دیگا جبکہ دہر دہم دوج سیٹہہ کی حویلی کے نیچے وہ چور گیا تو اوس سیٹہہ کی بیٹی نے ڈہنڈورے کی آواز سن اپنی داسی سے پوچہا یہہ کاہیکی ڈونڈی باجتی ہے وہ بولی جو چور اس نگر مین چوری کرتا تہا اوسے راجہ پکڑ

لایا ہے اب سولی دیگا یہ سنکے دیکہنے کو بہی وہ بہی آئی چور کا روپ دیکہتی ہی موہت ہو گئی
اور اپنے باپ سے آکر کہا تم اس سمین راجہ پاس جاؤ اور اوس چور کو چہڑا لاؤ سیٹہہ بولا کہ جس چور نے
راجہ کا تمام نگر موسا ہے اور جسکے لیئے کٹک کٹا اوسے میرے کہے سے کیونکر چہوڑیگا پہر اوسنے
کہا جو تمہارے سربس دینے سے بہی راجہ اوسے چہوڑ دے ترنت تم اوسے چہوڑا لاؤ اور جو وہ
نہ آویگا تو مین بہی اپنی جان دونگی یہہ سن سیٹہہ نے راجہ سے جا کر کہا مہاراج پانچ لاکہہ روپیہ
مجہہ سے لیجئے اور اوس چور کو چہوڑ دیجئے راجہ بولا اس چور نے سارا نگر موسا اور تمام لشکر
اسکے سبب سے غارت ہوا اسی مین کسطرح سے چہوڑونگا جب راجہ نے اسکی بات نمانی لاچار ہو
یہ اپنے گہر کو آیا اور اپنی بیٹی سے کہا جتنا کہنے کا دہرم تہا اوتنا مینے کہا لیکن راجہ نے نمانا
اتنے عرصہ مین چور کو نگری کے پہیرے دوا کر سولی پاس لے کہڑا کیا اور چور نے اوس
سیٹہہ کی بیٹی کا احوال جو سنا پہلے کہل کہلا کر ہنسا پہر ڈکرا ڈکرا رونے لگا اتنے مین
لوگون نے اوسے سولی پر کہینچ لیا اور بنیے کی بیٹی اوسکے مرنے کی خبر پا کر ستی ہونیکے لئے
اوس جگہہ پر آئی چتا بنوا اور اوسمین بیٹہہ اوس چور کو سولی سے اوتار اوسکا سر گود مین رکھہ
جلنے کو بیٹہا چاہتی ہی کہ اوسمین آگ دلوادی اتفاقاً وہان ایک دیبی کا مندر تہا اوسمین سے ترنت
دیبی نکلکر بولی ای پتری مین تشٹ ہوئی تیرے ساہس پر تو بر مانگ وہ بولی ماتا جو تو
مجہہ سے تشٹ ہوئی ہے تو اس چور کو جی دان دے پہر دیبی بولی اسیطرح ہوگا یہہ
کہہ پاتال سے امرت لاکر چور کو جلا دیا اتنی کہتا کہہ بیتال نے پوچہا ای راجہ بتاؤ کہ چور
پہلے کس کارن ہنسا اور پیچہے کسلئے رویا راجہ نے کہا جس واسطے ہنسا وہ باعث

مین جانتا ہون اور جس لیئے رویا وہ بہی مجہے معلوم ہے سُن بیتال چورنے جیمن بچارا کیہہ جو میرے
واسطے اپنا سر وس راجہ کو دیتی ہے اب اسکا مین کیا اپکار کرونگا یہہ سمجہکر وہ رویا پہر اپنے من مین
بچارا کہ مرنے کے سمین اوسنے مجہسے پریت کی بہگوانکی گت کچہہ خالی نہین جاتی کو لکشمی
کو دے لکشمین کو لہن کو دیوے بدیا مورکہہ کو دے سندر استری پہاڑ پر برسا دے
برکہا ایسی ایسی باتین سوچکر منا یہہ سن بیتال پہر اوسی درخت پر جا لٹکا راجہ پہر وہان گیا اور
اوسے کہول کٹہری باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

## چودہوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ بکرم کسماوتی نام ایک نگری ہے وہانکا سوبچار نام راجہ جسکی بیٹی کا نام
چندر پربہا جب وہ برجوگ ہوئی تب ایکدن بسنت رت مین سکہیونکو ساتہہ لے باغکی سیر 66
کو گئی وہان نہانہ کے بندوبست سے پہلے ایک برہمن کا لڑکا برس بیس ایک کا ات
سندر منسوی نام کہین سے پہرتا ہوا اوس باغ مین آ ایک برکش کے نیچے ٹہنڈہی چہانو پا
سو رہا تہا راجہ کے لوگون نے آ اوس باڑی مین نہانہ کا بندوبست کیا پر اتفاقاً اوس منسوی کو
کسینے نہ دیکہا اور وہ اوس درخت کے نیچے سوتا رہا اور آج کنیا اپنے لوگون سمیت باغ مین
داخل ہوئی سہیلیون کے ساتہہ سیر اور تماشا دیکہتی ہوئی کہان آئی ہے کہ جہان وہ بہمن
سوتا تہا اسکا وہان پہنچنا کہ وہ بہی لوگون کے پانو کی آہٹ سے اوٹہہ بیٹہا دونون کی
چار نظرین ہوئین اور کام دیو کے ایسے بس ہوے کہ ادہر برہمن کا لڑکا مورچہا کہا بہوم پر
گرا ادہر بے سدہ ہو راج کنیا کے پانو کانپنے لگے پر وہ نہین اوسے سکہیون نے

ہاتہون ہاتھہ تہام لیا نداان جنڈول مین لٹا گھہ کو لے آئین اور یہان برہمن کا لڑکا ایسا بے سدہ
پڑا تہا کہ اپنے تن من کی کچھہ سدہ نرکہتا تہا اس عرصہ مین وہ برہمن ششی اور مول دیو نام کا نورو
دیس سے بدہیا پڑہے ہوے وہان آنکلے مول دیو نے اوس برہمن کے لڑکے کو پڑا دیکھکر کہا اے
ششی ایسا بے سدہ یہہ کیون پڑا ہے وہ بولا نا کہ نے بہؤونکی کمان سے نین کے تیر مارے ہین اس سے
یہہ بے سدہ پڑا ہے مول دیو نے کہا اسے اوٹھایا چاہیئے اوسنے کہا تمہین اوٹھنے سے کیا درکار ہے
اوسنے ششی کا کہنا نمانا اور اوسے پانی چھڑک کے اوٹھایا اور پوچھا کہ تیری کیا دسا ہوئی ہے
وہ برہمن بولا دکھہ اوس سے کہیئے جو دکھہ کو دور کرے اور جو سنکے دور نکر سکے اوس سے کہنا کیا حاصل
وہ بولا اچھا تو اپنی پیر ہمارے آگے کہہ ہم دور کرینگے یہہ سنکے وہ بولا کہ راج کنیا اپنی سکھیون کو
ساتھہ لیئے آئی تھی سو اوسکے دیکھنے سے یہہ میری گت ہوئی ہے جو وہ ملیگی تو مین
بہی جیو رکھونگا نہین تو پران تجونگا تب وہ بولا ہمارے استہان پر چل اوسکے ملنے کا ہم
جتن کر دینگے اور نہین تجھے بہت سا دہن دینگے تب منسوئی بولا کہ سنسار مین بھگوان نے
بہت رتن پیدا کئے ہین پر استری رتن سب سے اتم ہے اور اوسیکے لیئے منش دہن
کی اچھا کرتے ہین جب ناری کو تیاگا تو دہن لیکر کیا کرونگا جنکو حسین عورت میسر نہو اونسے
سنسار مین پشو بھلے ہین دہرم کا پھل ہے دہن اور دہن کا پہل سکھہ اور سکھہ کا پہل ہے
ناری اور جہان ناری نہین تھان سکھہ کہان یہہ سنکے مول دیو بولا جو تو مانگے گا سو دونگا
تب اوسنے کہا اے برہمن مجھے وہی کنیا دلا دے یہہ مول دیو نے کہا اچھا تو ہمارے
ساتھہ چل ہم تجھے وہی کنیا دلا دینگے غرض بہت سی تسلی کر اوسے اپنے گہر لے گیا اور وہا

دو گتکلے بنائے ایک گتکلہ اوسنے برہمن کو دیکر کہا جب یہہ منہہ مین رکہیگا تب تو بارہ برس کی کنیا ہوجائیگا اور جسوقت تو اسے منہہ سے نکال لیگا تو پرش جوان کا تون ہوجائیگا تو اسے اپنے مکہہ مین رکہہ اوسنے جو اپنے مکہہ مین رکہا تو بارہ برسکی کنیا اور دوسرے گتکلے کو جو اوسنے مکہہ مین رکہا تو آپ اسّی برسکا دو کرا بنگیا اور اوس کنیا کو لیئے ہوے راجہ کے یہان گیا راجہ نے برہمن کو دیکہہ ڈنڈوت کر آسن بیٹہنے کو دیا اور ایک آسن لڑکی کو بہی تب برہمن نے ایک شلوک پڑہ اسیس دی کہ جسکی سوبہا تراوکی مین پہیل رہی ہے اور جسنے بونا ہوبل کو چہلا اور جسنے بندر ساتہہ سے سمندر کا پل باندہا اور جسنے پربت ہاتہہ پر رکہہ اندر کے بجر سے گوال بال بچائے سوہی باسدیو تمہاری رکشا کرے یہہ سنکے راجہ نے پوچہا مہاراج آپ کہانسے پدہارے ہو بولا دیو برہمن بولا کہ گنگا پار سے مین آیا ہون اور وہین میرا گہر ہے اور مین اپنے بیٹے کی بہو کو لینے گیا تہا پیچہے میرے گانو مین بہاگر پڑی سو مین نہین جانتا کہ برہمنی اور میرا پتر کہان بہاگ گئے اور اب مین اسکو ساتہہ لیئے ہوے اونہین کسطرح ڈہونڈونگا اسسے بہتر یہہ ہے کہ آپکے پاس اسے چہوڑ جاتا ہون جبتک کہ مین آؤن اسے جتن سے رکہنا یہہ بات برہمن کی سن راجہ اپنے چت مین چنتا کرنے لگا کہ ات سندر تری استری کو مین کسطرح رکہون اور جو نہین کہتا تو برہمن سراپ دیگا میرا راج بہنگ ہوجائیگا یہہ اپنے جیمین راجہ بچار کے بولا مہاراج جو آپنے اگیا کی قبول ہے پہر راجہ نے اپنی پتری کو بلا کر کہا بیٹی اس برہمن کی بہو کو اپنے پاس لیجا کر بہت جتن سے رکہو اور سوتے جاگتے کہاتے پیتے چلتے پہرتے چہن بہر اسے اپنے پاس سے جدا مت کیجیو یہہ سن راج کنیا اوسنے برہمن کی بہو کا کر دہر اپنے مندر مین لیگئی رات کے سمین تو ایک سیج پر سوئیں راجہ مین

باتین کرنے لگین باتین کرتے کرتے برہمن کی بہو بولی کہ اے راج کنیا تو کس دکھ کے مارے اتنی دربل ہو
رہی ہے سو مجھ سے کہہ راج پتری بولی ایکدن بسنت رت مین سکھیونکو ساتھ لیئے مین باغ کی سیر کو
گئی تھی اور وہان ایک برہمن اتی سندر کام دیو کے سمان مینے دیکھا اور اوسکی میری چار نظرین
ہوئین اور وہ برہمن بیہوش ہوا اور مینے سدھ ہوئی تب سکھیان میری اوستھا دیکھ گھر کو لے
آئین اور اوسکا ناؤن ٹھانو کچھ نہین جانتی میری آنکھون مین صورت سما رہی ہے اور مجھے کہانے پینے
کی بھی کچھ سدھ نہین اسی پیڑ سے میرے شریر کی یہہ دسا ہوئی ہے یہہ سنکے وہ برہمن کی بہو بولی
جو تیرے پریتم سے تجھے ملا دون تو مجھے کیا دے راج کنیا بولی کہ سدا تیری داسی رہونگی یہہ سنکے وہ گٹکا
اپنے منہ سے نکال پہر پرش ہو گیا اور یہہ اوسے دیکھ کے شرمائی پہر اوس برہمن کے لڑکے نے آنند ہو گندھرب بواہ
کی ریت سے اوسکے ساتھ بیاہ کیا اور ہمیشہ اسیطرح راتکو مرد ہوتا اور دنکو زنانی بنا رہتا ان چھ مہینے
پیچھے راج کنیا کو گربھ رہا ایکدن کا ذکر ہے کہ راجہ سار گتھ بکو ساتھ لے کر دیوان کے گھر شادی مین گیا
وہان منتری کے بیٹے نے اوس استری بھیش دھاری برہمن کے لڑکے کو دیکھا دیکھتے ہی عاشق ہو گیا اور
اپنے ایک متر کے آگے کہنے لگا جو یہہ ناری مجھے نہ ملیگی تو مین اپنا پران تجونگا اس عرصہ مین راجہ نیوتا کہا
کے سمیت اپنے مندر کو آیا اور منتری کے پوت کی اوسکے برہ کی داہ سے نپٹ کٹھن اوستھا ہوئی
اور ان پانی چھوڑ دیا یہہ گت دیکھ اوسکے متر نے جا منتری سے کہا اور دیوان نے یہہ احوال سنکے جا راجہ
سے کہا مہاراج اوس برہمن کی بہو کی پریت مین میرے بیٹے کی بری حالت ہے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے جو آپ
کرپا کرکے برہمن کی بہو کو مجھے دیوین تو اوسکی جان بچے یہہ سن راجہ کرودھ کر بولا ارے مورکھ ایسی نیت
کہ راجاؤنکا دھرم نہین ہے سن تو ایک منش کی تھا تھی ہوا دربنا گیا اوسکے دوسرکو دینا اچھا ہے

تو مجھسے یہہ بات کہتا ہے یہہ سنکے برہمن ناامید ہو اپنے گہر کو آیا اور اوس لڑکے کا دکہہ دیکھا اور اونّے بہی ان جل چہوڑ دیا جبکہ تین دن دیوان کے بن دانے پانی کے گذرے تب سب کاربار یون نے اکٹھے ہوکر راجہ سے عرض کی مہاراج منتری کا پتر اب تب ہو رہا ہے اوسکے مرنے سے دیوان بہی بچیگا اور دیوانکے مرنے سے راج کاج نچلیگا بہتر ہے کہ جو ہم عرض کرین سو قبول ہو یہہ سنکے راجہ نے آگیا دی کہو تب اونمین سے ایک شخص بولا مہاراج اوس بوڑہے برہمن کو گئے ہوئے بہت دن ہوئے کہ پہر انہین آئے بھگوان جانے مرگیا یا جیتا ہے اس سے اچھا یہہ ہے کہ اوس برہمن کی بہو کو منتری کے بیٹے کو دیجے اپنا راج قایم رکہئے اور کداچت وہ آیا تو دہن دیکے سمجھا دینگے اگر اسپر راضی نہو گا تو اوسکے لڑکے کا بیاہ کر دوا دیجیگا یہہ بات سن راجہ نے اوس برہمن کی بہو کو بلا کر کہا تو میرے منتری کے پتر کے گہر جاو بولی استری کا دہرم نشٹ ہوتا ہے ات روپ کے اور برہمن کا دہرم جاتا ہے راجہ کی سیوا کرنے سے اور گای خراب ہوتی ہے دور کی چرائی سے اور من جاتا ہے ادہرم پانے سے اتنا کہہ پہر بولی مہاراج تم مجہے منتری کے بیٹے کو دیتے ہو تو اوس سے ٹہرا لیجیے کہ جو کچہہ اوس سے مین کہون سو وہ کرے تب مین اوسکے گہر جاونگی راجہ بولا کہہ کہ وہ کیا کرے اوسنے کہا مہاراج مین برہمنی اور وہ اکشتری اس سے بہتر یہہ ہے کہ کہ وہ پہلے سب تیرتہہ جاترا کر آوے تب مین اوسکے ساتہہ گہر کرون یہہ بات سنکے راجہ نے منتری کے بیٹے کو بلا کر کہا پہلے تو تیرتہہ جاترا کر آ تب اس برہمنی کو تجہے دینگے راجہ کی بات سن دیوان کے بیٹے نے کہا مہاراج وہ میرے گہر جا بیٹہے تو مین تیرتہہ کو جاونگا یہہ بات راجہ نے اوس برہمنی سے کہی تو تم پہلے اوسکے گہر مین جا کر رہو تو وہ تیرتہہ جاترا جاوے لاچار ہو راجہ کے کہنے سے برہمنی اوسکے گہر مین جا رہی تب وہان کے پتر نے اپنی ماں سے کہا تم دونون نہایت پیار اخلاص سے باہم ایک جگہ رہنا اور آپسمین کسیطرحکا جہگڑا نہ کرنا اور ... تو تیرتہہ جاترا کو گیا اور ادہر اوسکی بہو

سوبھاگ سندری نام برہمن کی بہو کو اپنے ساتھ لے ایک بچھونے پر اونکو لیٹی ہوئی باتین ادہر ادہر کی
کرنے لگین کتنی ایک دیر کے بعد اوس بیوپاری کے پتر کی بہو نے یہ بات کہی ای سکھی اسوقت تو مین عشق سے جلی جاتی
ہون جو مطلب میرا کسطور سے حاصل ہو دوسری بولی کہ اگر تیرے مطلب کو مین لاؤن تو تو مجھے کیا دے
اونے کہا سدا تیرے آگے ہاتھ جوڑے اگیا کاری ہون تب اپنے مکھ سے گٹکے کو نکال پرش بنگیا
ہمیشہ اسیطرح راتکو مرد بنتا اور دنکو رنڈی پھر تو ان دونوں مین بڑی پریت ہوئی غرض اسیطرح سے چھ مہینے
بیتے اور منتری کا پتر آپہنچا اودہر لوگ اوسکے آنیکی خبر سن منگلاچار کرنے لگے اور ادہر برہمن کی بہو نے
گٹکا منہہ سے نکال مردین کھڑکی کی راہ سے نکل اپنی راہ لی پھر کتنی دیر مین اوس مول دیو برہمن کے
پاس کے پہونچا کہ جسنے اوسے گٹکا دیا تہا اور اوس سے سب اپنی آدانت کی اوستہا کہی تب مول دیو
۱۷ نے تمام احوال سنکر گٹکا اس سے لے اپنے ساتھی ششی نام برہمن کو دیا اور دونون نے گٹکے اپنے
اپنی مکھ مین رکھ لئے ایک بوڑہا بن گیا اور دوسرا بیس برس کا پھر یہ دونون راجہ کے یہان گئے راجہ نے
دیکھتے ہی ڈنڈوت کر اونکے بیٹھنے کو آسن دیئے اور اونہون نے بھی آسیس دین راجہ نے انکی کشل کہیم
پوچھی مول دیو سے کہا کہ اتنے دن تمہین کہان لگے برہمن بولا مہاراج اسی پتر کے ڈھونڈنے کو گیا تہا سو
اسے کھوجکر آپکے پاس لے آیا ہون اب اسکی بہو کو دو تو مین بہو بیٹے کو اپنے گھر لیجاؤن تب راجہ
نے برہمن کے آگے وہ سب برتانت کہہ سنایا برہمن نے سنتے ہی اتی کوپ کر راجہ سے کہا یہہ کون نیاؤ
ہے جو تمنے میرے بیٹے کی بہو اور کو دی اچھا جو تمنے چاہا سو کیا پر اب میرا شراپ لو تب راجہ بولا کہ ای
دیوتا تم کرودہ مت کرو جو تم کہو سو مین کرون برہمن بولا اچھا جو میرے شراپ سے ڈرکر میرا کہا
کرتا ہے تو تو اپنی بیٹی میرے لڑکے کو بیاہ دے یہ سن راجہ نے ایک جوتشی کو بلا سبھ لگن

مہورت ٹہرائی اپنی بیٹری اوس برہمن کے لڑکے سے بیاہ دی پہر وہانسے راج کنیا کو دان دہیز سمیت لے راجہ سے وداع ہو اپنے گانو مین آیا یہ خبر سنکے وہ منسوئی برہمن بہی آ اوس سے جہگڑنے لگا کہ میری استری مجہہ سے شتی نام برہمن بولا کہ مین تجہ سے پہلے بیاہ کر لایا ہون یہ استری میری ہے اوسنے کہا اسے تو میرا گہر رہا ہے تیری کسطرح سے یہ ناری ہوگی اور آپسمین یون وادکرنے لگے مولدیونے ان دونون کو بہت سمجہایا لیکن کسینے اوسکا کہا نمانا اتنی کہانی کہہ بیتال بولا ای راجہ بکرماجیت کہو وہ بہاریا کسکی ہوئی راجہ نے کہا وہ استری شتی برہمن کی ہوئی تب بیتال بولا کہ یہہ اوس برہمن کا جورو اوسکی کسطرح سے ہوئی راجہ نے کہا اوس برہمن کا پیٹ رکہوایا تو کسینے معلوم نکیا اور ان نے دسن برہمن بیٹہ کے شادی کی اسلئے اسکی جورو ٹہری اور وہ لڑکا بہی اسیکے کریا کرم سے ادہکاری ہوگا یہ بات سن بیتال اوسی درکہت مین جا لٹکا پہر راجہ گیا اور بیتال کو باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

## پندرہوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ ہماچل نام ایک پربت ہی تہان گندہرب کا نگر ہے اور وہانکا راج راجہ جیموت کیت کرتا تہا ایک سمین اوسنے پترکے ارتہہ کلپ برکش کی بہت سی پوجا کی تب کلپ برکش خوش ہو بولا ای راجہ تیری سیوا دیکہہ مین سنتشٹ ہوا جو تو چاہے سو بر مانگ راجہ نے کہا کہ ایک پتر مجہے دو جو میرا راج اور نام رہے اوسنے کہا ایسا ہی ہوگا کتنے دنونکے بعد راجہ کے بیٹا ہوا اوسے نہایت خوشی ہوئی اور بڑی دہوم سے شادی کی بہت سا دان پن برہمنونکو اوسکا نام کرن کیا برہمنونے اوسکا نام جیموت باہن دہرا جبکہ وہ بارہ برسکا ہوا تب شیو کی پوجا کرنے لگا اور بہت شاستر منتر پڑہکے بڑا گیانی دہیانی ہوا ایسا ہی بیر دہرماتما پنڈت ہوا اوسکے سمین اوسکی برابر کوئی نتہا اور جتنے اوسکے راج مین

لوگ تھے سب اپنے دہرم میں رہا کرتے وہاں تھے جب وہ جوان ہوا تو اونے کلپ برکش کی بہت سیوا کی تب کلپ برکش نے
پرسن ہو اوس سے کہا جس بات کی تجھے اچھا ہو سو مانگ میں تجھے دونگا پھر جیموت باہن بولا جو تم مجھہ پر پرسن ہوئے ہو تو
میری سب رعیت کا درد دور کردو اور جتنے لوگ میرے راج میں ہوں سب مالدار اور دولت سے برابر ہو جائیں تب کلپ برکش نے
بر دیا سب لوگ دہن سے ایسے آسودہ ہوئے کہ کوئی کسیکا حکم نمانتا تہا اور کوئی کسیکا کام نکرتا تہا جب اس راجکے لوگ ایسے ہوئے
تب جو بہائی بند راجہ کے تھے یہ آپسمیں بچار کرنے لگے کہ باپ بیٹے تو دونوں دہرم کے بس ہوئے اور لوگ انکا حکم نہیں جانتے
اس سے اتم یہی ہے کہ ان دونوں کو پکڑ کے قید کیجئے اور راج انکا چہین لیجئے غرض راجہ تو اونہونکی طرف سے غافل رہا اور اونہوں نے
آپسمیں منصوبہ باندہ فوج لے راجہ کا مندر جا گہیرا جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تب راجہ نے اپنے بیٹے سے کہا اب کیا کریں راجکمار
بولا مہاراج آپ یہاں رہئے میں آپکے دہرم سے ابہی جا کے انہیں مار لیتا ہوں راجہ نے کہا اے بیٹے یہ سریر انیت ہے اور دہن
بہی استہر نہیں جب جنمے ہی تو مرتے بہی سکے ساتہہ ہی اس سے اب راج چہوڑ دہرم کا کاج کیا چاہئے ایسے سریر کے کارن
اور راج کیواسطے مہاپاپ کرنا اچت نہیں کیونکہ راجہ بد بہی مہاپاپ کر کے پیچہے پچہتاتے تہے یہ سن اوسکے بیٹے
نے کہا مہاراج اپنا گوتیونکو دیجئے اور آپ چلکے تپسیا کیجئے یہ بات ٹھہرا بہائی بھتیجونکو بلا راج دے دونوں باپ بیٹے
ملیا چل پربت کے اوپر گئے اور وہاں جا کے کٹی بنا رہنے لگے جیموت باہن سے اور ایک رشی کے بیٹے سے دوستی ہوئی
ایکدن اوس پربت کے اوپر راجہ کا بیٹا اور رشی کا بیٹا سیر کیواسطے گئے وہاں ایک بہوانی کا مندر نظر آیا اوس مندر میں
ایک راج کنیا بین لیئے ہوئے دیبی کے آگے گا رہی تہی اوس کنیا کی اور جیموت باہن کی چار نظریں ہوئیں اور دونوں
کی لگن لگ گئی پہر راج کنیا مارے لاج کے اپنے گہر کو سدہاری اور ادہر یہ بہی اوس رشی کے بیٹے کی شرم کے مارے
اپنے استہان آیا وہ رات اون دونوں گلعذاروں کی نہایت بیکلی سے کٹی صبح کے ہوتے ہی وہ راج کنیا دیبی کے مندر کو
گئی اور ادہر سے راجکمار بہی جا پہنچے تو دیکہا کہ راج کنیا بیٹہی ہے تب اسنے اوسکی سکہی سے پوچہا یہ کسکی کنیا ہے سکہی نے

۸۳

حکایت پنجم

کہا یہ ملکیت راجہ کی پتری ہے ملیاوتی اسکا نام اور ابھی کنواری ہے یہ کہہ سکہی نے اس راج پتر سے پوچہا کہو سندر پرش تم کہان
سے آئے ہو اور تمہارا کیا نام ہے یہ بولا بدیادہر ونکا راجہ جیموہت نام تسکا مین پوت ہون اور جیموہت باہن نام
میرا راج بہنگ ہونے سے پتا پتر ہم یہان آنکلے رہے ہین پہر سکہی نے یہ باتین سنکر ساری کنیا سی کہین یہ سن
اپنے جیمین بہت دکہہ پائے گہر کو آئی اور رات کو چنتا کر کے سو رہی پہر جیسا دیکہا سکہی نے وہ سب بات اسکی ماکے
آگے ظاہر کیا رانی نے سنکر راجہ کے آگے بیان کیا اور کہا مہاراج پتری اپکی بر جوگ ہوئی ہے بر کیون نہین ڈہونڈتے
یہ سنکے راجہ نے اپنے جیمین چنتا کر اوسی چہین متر اسبو نام اپنے پتر کو بلا کر کہا بیٹا اپنی بہن کا بر ڈہونڈہ لا تب وہ بولا کہ
مہاراج گندہرو کا راجہ جیموہت کیت نام تسکا پتر جیموہت باہن راج چہوڑ پتا پتر دونون سنا ہے کہ یہان آئے
ہین یہ سن ملکیت راجہ نے کہا یہ پتری جیموہت باہن کو دونگا اتنا کہہ بیٹے کو آگیا دی کہ تم جیموہت باہن اکلے
کو راجہ کے پاس سے جاکر بلا لاؤ یہ راجہ کا حکم پاکر اوسی ہنگام گیا اور وہان جاکر اوسکے پتا سے کہا اپنے پتر کو
ہمارے ساتھ کر دو کہ ہمارے پتا نے کنیا دان دینے کو بلایا ہے یہ سنکے راجہ جیموہت کیت نے اپنے بیٹے کو ساتھ کر دیا
اور وہ یہان آیا پہر ملکیت راجہ نے اوسکا گندہرو بواہ کر دیا جبکہ اوسکی شادی ہو چکی تب دولہن کو اور متر اسبو کو اپنے
استہان پر لیکر آیا پہر ان تینون نے راجہ کو ڈنڈوت کی اور راجہ نے بہی انہین آسیس دی وہ دن تو یونہین گیا لیکن دوسرے دن
صبح کو اوٹہتے ہی دونون اکہار اوس ملیاگر پربت پر پہرنیکو گئے وہان جاکر جیموہت باہن نے کیا دیکہتا ہی کہ ایک سفید
ڈہیر اونچا سا ہے تب اوسنے اپنے سالے سے پوچہا بہائی یہ دہولا ڈہیر کیسا نظر آتا ہے وہ بولا کہ پاتال لوگ سی کرڑون
ناگ کمار یہان آتے ہین تنہین گرڑ آنکر کہاتا ہے یہ انہین کی ہاڑونکا ڈہیر ہے یہ سنکے جیموہت باہن نے سالے سے کہا
متر تم گہر جاکر بہوجن کرو کیونکہ مین اس سمین اپنی نت پوجا کرتا ہون کہ میری پوجا کرنیکا اب وقت ہوا ہے یہ سنکے
وہ تو گیا اور جیموہت باہن آگے جو بڑہا تو رونے کی آواز آنے لگی اوسی آواز کی دہن پر چلا وہان جو

پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بوڑھیا دکھ سے بیاکل ہو رو رہی ہے اوسکے پاس جا کر پوچھا ای ماتا تو کس واسطے رو رہی ہے تب
وہ بولی کہ سنگ چوڑ نام ناگ جو میرا بیٹا ہے اسکی آج باری ہے اوسے گرڑ کھا جائیگا اس دکھ سے میں روتی ہوں ان نے
کہا ای ماتا مت رو تیرے پتر کے بدلے میں اپنا پران دونگا بوڑھیا بولی بیٹا ایسا مت کیجیو تو ہی میرا سنگ چوڑ ہے یہ کہتے
تھے کہ اتنے میں سنگ چوڑ بھی آ پہونچا اور اوسنے سنکر کہا ای مہاراج جیسے دلدری بہت سے پیدا ہوتے ہیں او مرتے ہیں ویسے
آپ سے دہرماتما دیاونت سنسار میں گھڑی گھڑی پیدا نہیں ہوتے اس سے آپ میرے بدلے اپنا جی نہ دیجئے کیونکہ آپکے
جینے سے لاکھوں آدمیوں کا اپکار ہوگا اور میرا جینا مرنا دونوں برابر ہیں تب جیموت باہن بولا کہ یہ ست پرشوں کا دہرم
نہیں ہے جو مکہہ سے کہکر پہر جانے دیا ہے وہیں یہ سنکے سنگ چوڑ تو دیبی کے درشن کو گیا اور اوسی کال گرڑ
اوترا اتنے میں راجکمار دیکھتا کیا ہے کہ پاتو اوسکے چار پانسو برابر ہیں اوتارے [illegible] جونچ پہاڑ کے سمان پیٹ [illegible] تک پہاڑ
کی مانند آنکھیں اور گھٹا سے پڑا [illegible] اکی چونچ پسار راج پتر پر دوڑا پہلے پہر نے اپنے تئیں بچایا پہر دوسری بار [illegible]
میں کہہ اوسکو لے اوڑا اور چکر مارنے لگا اتنے میں ایک بازو بند کہ اوسکے ہاتھ پر راجہ کا نام کھدا ہوا تھا وہ کہلکر
لوہو بہرا راج کنیا کے سمکہہ گرا وہ اوسکو دیکھکر موربہا کھا کر پڑی جب ایک گھڑی کے بعد چیتی تو اوسنے سب بتانت اپنے
ماتا پتا سے کہلا بہیجا وے یہ بپت سنکر آئے اور گھنا دہر اودہر دیکھنے لگے اور تینوں آدمی ڈھونڈنے نکلے کہ رستے میں انہیں
سنگ چوڑ بھی ملا اور وے سب [illegible] اکیلا وہاں گیا جہاں راجکمار کو دیکھا تھا اور پکار پکار کہنے لگا ای گرڑ چھوڑ دے چھوڑ دے
یہ تیرا بہکش نہیں ہے سنگ چوڑ میرا نام ہے میں تیرا بہکش ہوں یہ سنکر گرڑ گھبرا کر گرا اور اپنے جیمیں سوچا کہ برہمن چہتری
[illegible] کہا یا یہ کیا کیا پہر اس راج پتر سے کہا ای پرش سچ کہہ کس لئے اپنا جی دیتا ہے راجکمار بولا ای گرڑ
[illegible] چہایا کرتے ہیں اوروں کے اوپر اور آپ دہوپ میں بیٹھے ہوتے ہیں [illegible] اس واسطے اچھے پرشوں کا یہ [illegible]
یہی دہرم ہے جو یہ دیہہ غیر کے کام نہ آوے تو اس سے کیا ہے یہ وچن ہے مثال مشہور ہے کہ جوانی جوان چند [illegible]

گھستے ہین تون تون دونی دونی سوگند دیتا ہے اور جون جون چہیل کاٹ کاٹ ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہین تون تون ادہیک
ادہیک سواد دیتا ہے جون جون کنچن کو جلاتے ہین تیون تیون اتی سندر ہو جاتا ہے اتم لوگ جو ہین پران جانے سے
بہی اپنا سبہاو نہین چھوڑتے انہین کسی نے بہلا کہا تو کیا اور برا کہا تو کیا دولت رہی تو کیا نہ رہی تو کیا ابہی مرے
تو کیا اور بعد مرے تو کیا جو منش نیاو کی ریت سے چلتے ہین کچھ ہو او ڈگر راہ سے پانو نہین ہٹتے کیا ہوا جو جیتے
ہوئے یا مرے غرض جسکے سر سے اپکار نہو اوسکا جینا نہپہل ہے اور پر اپکار ارتھ جنکا جیو ہے اونہین کا جینا
سوپہل ہے یون تو کتا کوا بہی اپنا جی پالتا ہے جو برہمن گو متر استری کی خاطر بلکہ بیگانے واسطے جی دیتے ہین سو
نسچے سدا بیکنٹھ باس کرتے ہین گرڑ بولا جگ مین سب اپنی جان کی رکشا کرتے ہین اور اپنا جی دے دوسرے جی کو
بچانیوالے سنسار مین برلے ہی ہین گرڑ بولا بر مانگ مین تیرا ساہس دیکھ بہت سنتشٹ ہوا یہ سنکر جیموت باہن
نے کہا ای پکشی راج جو تم میرے اوپر پرسن ہوے تو اب ناگون کو مت کہاؤ اور جو کہائے ہین اونہین جلا دو یہ سن
گرڑ نے پاتال سے امرت لاکر سانپون کے ہاڑون پر چھڑکا وے جی اوٹھے اور اسنے کہا کہ ای جیموت باہن
تیرے پرساد سے تر گیا ہوا اب پہر تجھے ملیگا یہ بر دے گرڑ اپنے استہان گیا اور سنکچوڑ بہی اپنے دہام کو اور
جیموت باہن بہی ہلنسے چلا کہ راہ مین اوسکا سسر اور ساس اور استری بہی ملے اون سمیت اپنے پاس آیا جب
یہ احوال سنا تو اوسکے چچا اور چچیرے بہائی بلکہ سارے کٹنب کے لوگ ملنے کو آئے اور پانو پڑ انہین لیجا
راج پر بٹھایا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ اسمین سے ست کسکا ادہک ہوا راجہ بیر بکرماجیت بولا سنکچوڑ کا
بیتال نے کہا کسطرح راجہ نے کہا کہ گیا ہوا سنکچوڑ پہر جی دینے کو آیا اور گرڑ کے کہانے سے اسی بچایا بیتال بولا کہ
جسنے پرائے لیے اپنی جان دی اوسکا ست کیون نہ ادہک ہوا راجہ نے کہا جیموت باہن اوسکا چہتری ہے اوسی جی دینے کا ابہیاس
ہو رہا ہے اوسے جان دینی کچھ کٹھن معلوم نہ ہوئی سن بیتال پہر اوسی پیڑ مین جا لٹکا اور راجہ وہان سے اوسی باندہ کاندہے پر رکھ لے چلا

# سولھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ بیر بکرماجیت چندر شیکر نام ایک نگر ہے وہانکا رہنے والا رتن دت سیٹھہ اوسکے ایک بیٹی تھی اوسکا نام
انماوتی لیتا جب وہ جوبن متی ہوئی تب اوسکے باپنے وہانکے راجہ سے جاکر کہا مہاراج میرے گھر مین ایک کنیا ہے جو آپکو اوسکی چاہ
ہو تو لیجیے نہین اور کسیکو دون یہ سنکر راجہ نے دو تین پہاچینداسونکو بلاکر کہا اس سیٹھہ کی بیٹی کے لکشن جاکر دیکھہ آؤ
وے راجہ کی آگیا سے سیٹھہ کے گھر آئے اور اوس لڑکی کا روپ دیکھہ سبھی موہت ہوئے حسن ایسا گویا اندھیرے گھر کا
اجالا آنکھین مرگ کی سی چوٹی ناگنی سی بھوین کمان سی ناک کیر کی سی دانت موتی کی سی لڑی ہونٹھہ کندوری کی مانند گلا کبوتر
کا سا کمر چیتے کی سی ہاتھہ پانو کومل کنول سے چندر مکھی چپا برنی ہنس گمنی کوکل بینی جسکے روپ کو دیکھہ اندر
کی استری بھی لجاوے اس پرکار کی سندری سب لکشن بھری دیکھہ اونہونے آپسمین بچار کیا ایسی عورت اگر راجہ
کے گھر مین جائیگی تو راجہ اسکے آدھین ہوویگا اور راج کاج کی چنتا نکریگا اس سے بہتر ہے کہ راجہ سے کہیے کہ وہ کولکشنی
ہے آپکے جوگ نہین تب بچار کر وہانسے راجہ کے پاس آکر انہونے یہ نویدن کیا مہاراج اوس کنیا کو ہمنے دیکھا ہے
وہ آپکے لایق نہین یہ سنکے راجہ نے سیٹھہ سے کہا مین بیاہ نکرونگا پھر سیٹھہ نے اپنے گھر آکیا کام کیا کہ بل بھدر جو راجہ
کا سیناپتی تھا اوسکے ساتھہ اپنی بیٹی کا بیواہ کر دیا اوسکے گھر مین رہنے لگی ایکدن کا ذکر ہے کہ راجہ کی سواری اوس
راہ سے نکلی اور وہ بھی اوس سمین سنگار کیے اپنے کوٹھے پر کھڑی تھی اتفاقاً راجہ کی اور اوسکی چار نظرین ہوئین راجہ اپنے
من مین کہنے لگا یہہ دیو کنیا ہے یا اپسرا ہے یا نر کنیا ہے غرض اوسکا روپ دیکھہ موہت ہو گیا اور وہانسے نپٹ بیقرار ہو اپنے
مندر کو آیا اوسکا منھہ دیکھہ دوارپال بولا مہاراج آپکے سر مین کیا بیٹھا راجہ نے کہا آج مینے آتے ہوئے راہ مین ایک کوٹھے پر سندر
استری دیکھی ہے مین نہین جانتا ہون کہ وہ حور ہے یا پری یا انسان ہے کہ اوسکے روپنے ایکبارگی میرا من موہ لیا اس سے بیکل
ہون یہ سنکے دربان نے عرض کی مہاراج اوسی سیٹھہ کی لڑکی ہے جو آپکا سیناپتی بل بھدر ہے

وہ اوسے بیاہ لایا ہے راجہ نے کہا مینے جن لوگونکو لکشن دیکھنے بھیجا تھا اونہون نے ہمسے چھل کیا یہ کہہ راجہ نے چوبدار کو فرمایا
اونہین جلدی لے آؤ راجہ کی یہ آگیا پا چوبدار اونہین بلا لایا غرض جب وے راجہ کے سنمکھ آئے تو راجہ نے کہا مینے جسلیے
تمہین بھیجا تھا اور جو میری اچھا تھی سو تمنے نکیا بلکہ اپنی جی سے ایکبات جھوٹی بنا کر مجھے اتر دیا اور آج مینے اپنی آنکھ سے
اوسے دیکھا وہ ایسی سندر ناری ہے سب گن یکت ہے کہ اس سمے اوس سے ملنی کٹھن ہے یہ سنکر اونھون نے کہا مہاراج جو آپ
فرماتے ہو سو سچ ہے پر ہمنے اوسے کولکشنی جسواسطے حضور مین عرض کیا تھا سو وہ مدعا اسنے آپسے نہین یہ بچارا
ایسی سندر ناری جو مہاراج کے گھر مین جائیگی تو مہاراج دیکھتے ہی اوسکے بس ہونگے اور راج کاج سب چھوڑ
دینگے تو راج بھنگ ہوگا اسہی سے ہمنے ایسا بنا کر کہا تھا یہ سنکے راجہ نے اونسے تو کہا تم سچ کہتے ہو پر
اوسکی یاد مین راجہ کو نپٹ بیچینی تھی اور سب لوگون پر راجہ کی بیقراری ظاہر تھی اتنے مین پل بھدر ... آیا و نچا اور
اوسنے ہاتھہ جوڑ راجہ کے سامنے کھڑا ہوکر عرض کی ای پرتھوی ناتھ مین آپکا داس ہون وہ آپکی داسی اور اوسکے
ہیت آپ اتنا کشٹ پاوین اس سے مہاراج آگیا دیجیے کہ وہ حاضر ہو یہ بات سن راجہ نہایت کرودھ کر بولا پرائی
استری کے پاس جانا بڑا ادھرم ہے یہ بات کیا تونے مجھسے کہی کیا مین ادھرمی ہون جو ادھرم کرون پرائی
استری ماتا کی سمان ہے اور پرایا دھن ماٹی برابر سنو بھائی جیسا اپنا جی آدمی سمجھے ویسا ہی سبکا جی سمجھے پھر
پل بھدر بولا وہ میری داسی ہے جب مینے آپکو دی پھر بیگانی استری کیونکر ہوئی راجہ نے کہا جس کام کے کرنے سے
سنسار مین کلنک لگے سو کام مین نکرونگا پھر سیناپتی نے عرض کی کہ مہاراج اوسے مین گھر سے نکال اور
جگہ رکھہ بیسوا کر آپکے پاس لاؤنگا تب راجہ نے کہا جو ستی ناری کو بیسوا کریگا تو مین تجھے بڑا ڈنڈ دونگا یہ کہہ راجہ
اوسکی یاد مین چنتا کرکے دس دن مین مر گیا پھر پل بھدر سیناپتی نے اپنے گرو سے ... [illegible]
کے کارن موا اب مجھے کیا کرنا اچت ہے سو آگیا کیجیے اوسنے کہا سیوک کا دھرم ہے ... [illegible]

یہ سنکے بخشی وہان گیا جہان راجہ کے تئین جلانیکو لیگئے تھے جتنی دیر مین راجہ کی چتا ملیا میٹ ہوئی اوسنے بہی اشنان کر کے جلدی سے

فراغت کی اور جب چتا مین آگ دی تب یہ بہی چتا کے پاس گیا اور سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا ای سورج دیوتا

مین من بچ کرم کر کے یہہ ہی منا مانگتا ہون کہ جنم جنم اسی سوامی کو پاؤن اور تیرا گن گاؤن اتنا کہہ ڈنڈوت کر آگ مین

کود پڑا یہ خبر سن اوس کی استری اپنے گرو کے پاس گئی اور اوس سے سب کہکے پوچہا مہاراج استری کا دہرم کیا ہے اوسنے

کہا ماتا پتا نے جسکے تئین اپنی کنیا دی اوسکی سیوا کرنے سے وہ کلونتی کہلاتی ہے اور دہرم شاستر مین ایسا لکہا ہی

کہ جو ناری اپنے سوامی کے جیتے برت کرتی ہے وہ اپنے سوامی کی عمر کم کرتی ہے اور انت کا الکو نرک مین پڑتی ہی پرانتم یہ ہے کہ

سوامی اوسکی سیوا کرنے سے اسکی مکت ہوتی ہے اور جو ناری ہمشان مین ستی ہونیکی کامنا کر جتنے پاؤن بہرتی ہے

اوتنے اسومیدہ جگ کا پہل ہوتا ہی اسمین کچھ سندیہ نہین یہہ سن ڈنڈوت کر اپنے گہر کو آئی اور اشنان دہیان کر بہت سا

دان برہمنوں کو دے چتا پاس جا ایک پرکما کر بولی ہے ناتہ مین ہی اسی جنم جنم ہون اتنا کہہ وہ بہی آگ مین جا بیٹہی اور جل گئی

اتنی کتہا کہہ بیتال بولا ای راجہ ان تینون مین کسکا ست ادہک ہوا راجہ بیر بکرماجیت نے کہا اوس راجہ کا بیتال نے کہا

کسطرح راجہ بولا سیناپتی کی موئی استری کو چہوڑا اور اوسکے واسطے جان دی یہ دہرم رکہا سوامی کے

لیے سیوک کو جان دینا اچت ہے اور پت کے لیئے استری کو ستی ہونا لازم ہے اس کارن راجہ کا ست

ادہک ہوا بیتال اتنا سن اوسی درخت مین جا لٹکا راجہ بہی پیچہے پیچہے جا پہر اوسے باندہ کاندہے پر رکہہ لے چلا

# سترہوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ اوجین نگری کا مہاسین نام راجہ تہا اور وہان کا باسی دیوشرما برہمن جسکے بیٹے کا نام گناکر وہ بڑا جواری

ہوا یہانتلک کہ جو کچھہ اوس برہمن کا دہن تہا سو جوئے مین دیا تب ساری کنبے کے لوگون نے گناکر کو گہر سے نکال دیا اوس

سے کچھہ بن نہ آیا لاچار ہو کر وہان سے چلا تو کتنے دنون مین ایک شہر مین آیا دیکہا کیا ہے کہ ایک جوگی دہونی

۷۹

لگائے ہوئے بیٹھا اور ڈنڈوت کر وہان بیٹھ گیا جوگی نے اس سے پوچھا تو کچھ کہا چاہتا اسنے کہا مہاراج جو آگیا ہو تو کہیوں
کہا اونگا جوگی نے ایک آدمی کی کھوپری میں کھانا بھر کے اسکے آگے دھر دیا اسنے دیکھکر کہا اس کپال کا ان میں نہ کھاونگا جب
ان نے بھوجن نہ کیا تب جوگی نے ایسا منتر پڑھا کہ ایک یکشنی ہاتھ جوڑ آنکے حاضر ہوئی اور بولی مہاراج جو آگیا ہو سو کروں
جوگی نے کہا اس برہمن کو اچھا بھوجن کرا اسکے اسنے ایک اچھا سا مندر بنا او سمیں سب سکھ کے سامان رکھکے اسے بہا کے
اپنے ساتھ لگئی اور ایک چوکی پر بٹھا بہانت بہانت کے بنجن او رکیوان تہال بھر بھر کے اوسکے روبرو رکھے اوسنے من مانتا جو
بھایا سو کہایا اور اسکے بعد پان اوسکے سنگہاسن کہدیا اور پہر چندن گہسکر اسنے اوسکے بدن میں لگایا پہر اچھے بستر سوگندہ ملکے
پاس سے چنبیلی پھولونکی مالا گلے میں ڈال وہاں سے پلنگ پر لا بٹھایا کہ اتنے میں سانجھ ہوئی اور وہ بہی اپنی ٹہل پوری کر سیج پر جا
بیٹھی اور اوس برہمن نے ساری رین سکھ چین سے کاٹی جب بھور ہوئی وہ یکشنی اپنے استہان پر گئی اور اسنے جوگی
کے پاس آنکے کہا سوامی وہ تو چلی گئی اب میں کیا کروں جوگی بولا وہ بدیا کے بل سے آئی تہی جسے بدیا آتی
ہے اوسکے پاس رہتی ہے اوسنے کہا مہاراج یہ بدیا مجھے دو تو میں سادھ ہوں تب جوگی نے ایک منتر اوسکو دیا
اور کہا کہ اس منتر کو چالیس دن آدہی رات کے سمین جل میں بیٹھ ایکچت ہوکر سادہ اسیطرح یہ سادھنے کو
جایا کرتا اور انیک اینک طرح کے بہی نظر آتے پر یہ کسو سے نہ ڈرتا جبکہ وہ مدت ہو چکی تو اوسنے جوگی سے آنکر کہا کہ
مہاراج جتنے دن آپنے کہے تہے میں سادہ آیا اوسنے کہا اتنے دن اب آگ میں بیٹھ کے سادہ اوسنے کہا مہاراج
ایک بیر اپنے کٹنب سے مل آؤں پہر آکے سادھونگا یہ جوگی سے کہہ وداع ہو اپنے گھر کو گیا اور کنبے کے لوگوں نے
اسے جو دیکھا تو گلے لگا رونے لگے اور اسکے باپ نے کہا ای کنا کر اتنے دنوں تو کہاں تہا اور کسواسطے گھر کو بسارا
اسی پر ایسے کہا ہے جو تب بتا استری کو چھوڑ کے جدا رہتا ہے اور جوان ناری کو بیٹھے دیتا ہے جو جسے چاہتا وہ اوسے
نہیں چاہتا وہ چنڈال کے سمان ہوتا ہے اور ایسے کہا ہے گرہستی دہرم برابر کوئی دہرم نہیں اور

کہہ دانی کے برابر سنسار میں کوئی سکھہ دینے والی نہیں ہے جو ماتا پتا کی نندا کرتے ہیں وہ دھرم نرک میں پڑتے ہیں اور اونکی گت مکت کبھی نہیں
ہوتی ایسا برہما نے کہا ہے تب گنگا کر بولا کہ یہ سریر کت اور لالچ کا نہ ہوئے سو کیڑونکی کہان اور سبہاو اسکا یہ ہے کہ ایک ذرا
اسکی خبر لیجے تو دور گندہ آتی ہے جو ایسے سریر پر پریت کرتے ہیں سو مورکھہ ہیں اور پاس سے ہٹ نہیں سکتے وے پنڈت ہیں اور اس سریر کا
یہی دہرم ہے کہ بار بار جنم لیتا ہے اور مرتا ہے ایسے سریر کا کیا بہروسا کیجے اوسے بہتیرا کوئی ترت کیجئے پر یہ پوتر نہیں ہوتا
جیسے مل کا بہرا گھڑا اوپر کے دہونے سے پاک نہیں ہوتا اور کوئلے کو کوئی بہتیرا دہووے پر وہ دہولا نہیں ہوتا اور جس سریر میں مل کے
سوت سدا بہا کرتے ہیں وہ کسطرح سے شدہ ہو اتنا کہہ پھر بیتال بولا کہ اسکی ماں اسکا باپ اسکی جورو اسکا بہائی اس سنسار کی بیچ کتنے
کہ کتنے آتے ہیں اور کتنے جاتے ہیں جو جگ اور ہوم کے کرنیوالے ہیں سو اگنی کو ایشور کر جانتے ہیں اور کم عقل ہیں پرتما کو بہگوان
کر مانتے ہیں اور جوگی لوگ اپنے گہٹ میں ہی جانتے ہیں ایسے گرستی دہرم کو میں نکمہ سمجھونگا بلکہ جوگ ابہیاس کرونگا اتنا کہہ اوسنے گہر سے وداع ہو
جوگی کے پاس آ گن میں بیٹھ منتر سادہا پر لکشمی نہ آئی تب جوگی کے پاس گیا اور جوگی نے کہا بدیا تجھے نہ آئی پہر اوسنے کہا ہاں
مہاراج نہ آئی اتنا قصہ کہہ بیتال بولا کہ اے راجہ کہو کس کارن وہ بدیا نہ آئی راجہ بولا کہ وہ سادہک دو چتا ہوا اسلئے
نہ آئی اور ایسے کہا ہے کہ ایک چت ہونے سے منتر شدہ ہوتا ہے اور دو چت ہونے سے نہیں ہوتا اور ایسے بھی کہا ہے
کہ جو داتا کے ہین ہیں تنکی کیرتہ نہیں ہوتی اور جو ستی ہین ہیں اونہیں لاج نہیں ہوتی اور جو بیا سے ہین ہیں تنہیں لکشمی نہیں ملتی
اور جو دہیان کے ہین ہیں اونہیں بہگوان نہیں ملتا یہ سن بیتال نے کہا جو سادہک منتر سدہ کرنیکے لیے آگ میں بیٹہا
وہ کسطرح دو چت ہوا راجہ نے کہا کہ منتر سادہنے کی بریان جب وہ اپنے کٹنب سے ملنے گیا اوس سمے جوگی نے کرودہ
کر اپنے من میں کہا کہ ایسے دو دلہ سادہک کو میں نے بدیا کیوں سکہائی اسلئے اوسے بدیا نہ آئی اور ایسے کہا ہے کہ شش
کتنا ہی بہلا کرم کرے پر کرم اوسکے ساتہہ رہتا اور کتنا ہی کام اپنی بوجھہ سے کرے پر کرم کا لکہا ہی ملتا ہے یہ سنکر بیتال
پہر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بھی اوسکے پیچھے جا اوسے باندھ کاندہے پر رکھہ لیچلا +

# اٹھارہوین کہانی

بیتال بولا کہ اے راجہ گوکلپور نام ایک نگر ہے وہانکے راجہ کا نام سدکشی اور اوس نگر مین دہناکشی نام ایک سیٹھہ بہی رہتا تہا اوسکی استری کا نام دہنوتی تہا چہوٹی عمر مین اوسکی شادی ایک گوردت نام بنیہ سے کر دی کتنے دنونکے پیچہے ایک لڑکی اوسکے ہوئی نام اوسکا موہنی رکہا جب وہ کئی ایک برس کی ہوئی تو اوسکا باپ مرگیا اور اوس بنئے کے بہائی بندون نے اوسکا سب کچہہ چہین لیا وہ لاچار ہوئی بیٹی کا ہاتہہ پکڑ اندہیری رات کے سمے اوس گہر سے نکل اپنے ماباپ کے گہر چلی تہوڑی ایک دور جا کر راہ بہول گئی ایک گہٹے بن مین جا نکلی وہان ایک چور سولی پر ٹنگا ہوا تہا اچانک اسکا ہاتہہ اوسکے پانوین لگا وہ بولا کہ اس سمے مجہے کس نے دکہہ دیا تب یہ بولی مین نے جانکر تجہے دکہہ نہین دیا میری تقصیر معاف کر اوسنے کہا دکہہ اور سکہہ کوئی کسیکو نہین دیتا ہے جیسا برہما کرم مین لکہہ دیتا ہے ویسا ہی بہگتنا ہے اور جو منش کہتے ہین کہ ہم نے کام کیا نیٹ نربدہ ہین کیونکہ منش کرم کے بس مین بندہے ہین جہان جہان جاتا ہے اپنا لکہا لیتا ہے بدہاتا کی بات سمجہہ مین نہین آتی کیونکہ منش اپنے من مین کچہہ بچارتے ہین اور وہ کچہہ اور کر دیتا ہے یہ سن دہنوتی بولی اے پرش تو کون ہے اوسنے کہا مین چور ہون تیسرا دن سولی پر مجہکو ہوا اور جان نہین نکلتی یہ بولی کس کارن اوسنے کہا کہ مین بیاہا نہین ہوا اور تو مجہے اپنی کنیا بیاہ دے تو ایک کروڑ اشرفی دون مثل مشہور ہے کہ بانیئے کا مول لوبہہ اور دیتا کا مول سیوا دکہہ کا مول نیہہ جوان تینونکو چہوڑ دے سو سکہہ سے رہے پر یہ ہر کسو سے چہوٹ نہین سکتے انت کال لالچ کے مارے دہنوتی نے اپنا دینے کی اچہا کی اور یہ پوچہا مین چاہتی ہون کہ تیرے بیٹا ہو کس طرح سے ہوگا اوسنے کہا کہ جس سمے جوان ہوگی اوس ایام مین ایک سندر برہمن کو بلا کر پانچسو مہر دے اوسکے پاس رکہوا دیجیو جس سے اسکے بیٹا ہوگا یہ سنکے دہنوتی نے لڑکی کو سولی کے گرد چار پہیرے دے شادی کر دی تب چور نے اوس سے کہا پورب طرف اندہے کوئین کے پاس ایک درخت اوسکے نیچے سو اشرفیان گڑی ہین لیجا یہہ کہکر اوسکی جان نکل گئی وہ اوسی گہر کو چلی اور وہان پہونچکر اوسمین سے تہوڑی

٨٣

اشرفیاں لیکے اپنے ماباپ کے گہر آئی اونسے یہہ بتانت کہہ اونکو اپنے ساتھہ سوامی کے دیسمین لائی پہر ایک بڑی ہی حویلی بنا
اوسمین رہنے لگی اور وہ لڑکی دن بدن بڑہنے لگی جب وہ جوبن تی ہوئی ایکدن سکہی کو ساتھہ لے کوٹہی پر کہڑی بال سکہا رہی تہی کہ اسمین ایک جوان برہمن اوس راہ مین آنکلا اور یہہ اوسے دیکہہ کام کے بس ہو سکہی سے بولی کہ ای لی
اس پرش کو تو میری ماکے پاس لیے آ یہ سن وہ برہمن کو اوسکی ماکے پاس لے آئی وہ اوسے دیکہکر بولی کہ ای برہمن میری
بیٹی جوانی ہے جو تو اوسکے پاس رہیگا تو مین پتر کی نمت سو اشرفی تجہے دونگی یہ سنکر اوسنے کہا مین رہونگا
یہہ باتین کرتے تہے کہ اتنے مین سانجہہ ہوئی اوسے اچہا بہوجن دیا اور اوسنے بیا لو کیا مثل مشہور ہے کہ بہوگ آٹہہ پرکار کا ایک سوگندہ دوسرا بنیتا عورت تیسرے بستر چوتہے گیت پانچوین پان چہٹے بہوجن ساتوین سیج آٹہوین آبہوشن
یہہ سب وہان موجود تہے غرض جب پہر رات آئی اوسنے رنگ محل مین جا اسکے ساتہہ ساری رین آنند سے کاٹی جب
بہور ہوئی وہ اپنے گہر گیا اور یہہ اوٹہکے اپنی سکہیونکے پاس آئی تب اونمین سے ایک نے پوچہا کہ کہو رات کو دوست
کے ساتہہ کیا کیا خوشیان کین اوسنے کہا جسوقت کہ مین اوسکے پاس جا بیٹہی تہی میرے جیمین ایک ڈر کا سا معلوم ہوا
جبکہ اوسنے مسکرا کر میرا ہاتہہ پکڑ لیا مین اوسکے بس ہوگئی اور مجہے کچہہ خبر نرہی کہ کیا ہوا اور ایسے کہا ہی کہ ایک ناری
دوسرے سوما تیسرے چتر چوتہے سردار پانچوین سنگی چہٹے گنون ساتوین استری کشٹک ایسے پرش کو ناری اس جنم
مین نہ کیا اوس جنم مین بہی نہین ہولنی حاصل یہہ ہے کہ اوسی رات اسے گر رہا جبکہ دن کوپورے ہوئے ایک لڑکا
پیدا ہوا چہٹی کی رات کو اسکی مانے سپنے مین دیکہا کہ ایک جوگی جسکے سر پر جٹا ماتہے پر چاند آچل بہبوت ملے دبلا
جنیو پہنے سفید سانپونکی سیلی پہنے مونڈ مالا گلے مین ڈالے ایک ہاتہہ مین کہپر دوسرے مین ترسول لیے ہوے
مہابہیا اونی صورت بنائے اوسکے سونہین آ کہنے لگا کہ کل آدہی رات کے سمین ایک پٹارے مین بہر کا توڑا اور اس لڑکے
کو بند کر راج دوار پر رکہہ آ دیکہتے ہی اوسکی آنکہہ کہلی اور فجر ہوئی اپنی ماکے آگے اوسنے سب بتانت کہا یہہ سنکے

دوسرے دن او سلی ما اسیطرح پتارے مین اوٹھ کے کو نبد کر راجہ کے دوارے پھیر آئی اور ادہر راجہ نے خواب دیکھا کہ دس ہاتھ کا
پانچ سر ہر ایک سر مین تین آنکھین اور ہر ایک سر پر ایک ایک چاند دانت بڑے بڑے ترسول ہاتھ مین لیئے اتے ڈراونی
صورت اسکی سامنے آنکے بولا کہ ای راجہ تیرے دوارے پر ایک پتارا رکھا ہے اوسمین جو لڑکا ہے تو لے آ وہی تیرا راج رکھیگا یہ
سنتے ہی راجہ کی آنکھ کھل گئی تب اوٹھی سے سب احوال کہہ پھر وہانسے اوٹھ دروازے پر آ دیکھا کہ پتارا دہرا ہے جو ان مین
پتارے کو کھولکر دیکھا تو اوسمین ایک لڑکا اور ہزار اشرفی کا توڑا ہے اوس لڑکے کو آپ اوٹھا لیا اور دوار پال کہا کہ اس
توڑے کو اوٹھا لا پھر محل مین جا کر لڑکے کو رانی کی گود مین دیا اتنے مین سبھا ہوا راجہ نے باہر آ پنڈتوں سے اور
جوتشیوں سے بولا کہ پوچھا کہو اس لڑکے مین راج لکشن کیسا ہے تب اون پنڈتون مین سے ایک سامدرک جاننے والا برہمن
بولا کہ مہاراج اس لڑکے مین تین لکشن تو پرتکش دیستے ہین ایک تو چوڑی چھاتی دوسرا اونچا للاٹ تیسرا بڑا چہرہ
سوا اسکے مہاراج بتیس لکشن پرش کے جو کہے ہین سو سب اسمین ہین اسمین کچھ سندیہہ نہین یہ راج کریگا یہ سن
راجہ پرسن ہو موتیون کا ہار اپنے گلے سے اوتار اوس برہمن کو دیا اور سب برہمنون کو بہت سا دان دے حکم کیا کہ اس
لڑکے کا نام رکھو تب پنڈتون نے کہا مہاراج آپ گٹھ جوڑا باندہ بیٹھیے مہارانی گود مین لڑکا لے بیٹھیں اور سب
منگلی لوگونکو بلا منگل چار کرواؤ تب ہم شاستر کی ریت سے نام کرن کرین یہ سن راجہ نے دیوان کو آگیا دی
کہ جو یہ کہیں سو کرو دیوان نے لڑکے کے ہونیکی اوسیوقت نگر مین ڈھونڈھی خوشیکی پھروادی یہ سنکے سب منگلا
مکھی حاضر ہوئے اور گھر گھر سے بدھائی آنے لگی راجہ کے مندر مین آنند کے باجے بجنے لگے اور منگلاچار ہونے لگے پھر راجہ
رانی گود مین لڑکے کو لے چوک مین آ بیٹھے اور برہمن بید پڑھنے لگے اون برہمنون مین سے ایک جوتشی نے شبھ گھڑی لگن
مہورت بچار اوس لڑکے کا نام ہردت رکھا پھر وہ دن دن بڑھنے لگا نداں سولہ برس کی عمر مین چھ شاستر اور
چودہ بدیا پڑھکر پنڈت ہوا اسمین بھگوان کا کیا ہوا یون ہوا کہ اوسکے ماباپ مرگئے وہ راج گدی پر بیٹھا اور

دہرم راج کرنے لگا کئی ایک برس کے پیچہے ایکدن وہ راجہ اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ بیٹے ماباپ کے یہان جنم لیکے اونکے ہمت کیا کیا مثل مشہور ہے کہ جو دیا ونت ہوتے ہین وے سب دیا کرتے ہین وہی گیانی ہین اور اونہین کو سکہ ملتا ہے اور جنکا من شدہ نہین تنکا دان پوجا تپ تیرتہہ کرنا شاستر سننا سب برتہا ہے جو سردا ہین ڈرم سمیت سرادہ کرتے ہین تنکا پہل ہوتا ہے اور پتر انکے نرامر جاتے یہی بات راجہ نے سوچ سمجہکے بچاری کہ اب پترکرم کیا چاہئے پہر راجہ سردت گیا مین گیا اور جاکر اپنے پترونکے نام پہلگو ندی کے کنارے پنڈ دینے لگا کہ اونمین تینو نکے ہاتہہ نکلے یہہ دیکہہ جیمین گہبرایا کہ مین کسکے ہاتہہ مین دون اور کسکے ہاتہہ مین ندون اتنی کتہا کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ بکرم اون تینو نمین سے کسے پنڈ دینا اچت ہے راجہ نے کہا چور کو پہر بیتال بولا کس کارن تب اوسنے کہا برہمن کا بیج تو مول لیا گیا اور راجہ نے ہزار اشرفی لیکر پالا اسواسطے اون دونو نکو پنڈ کا ادہکار نہوا اتنی بات سن پہر بیتال اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ اوسے وہانسے لیچلا✦

## اُنیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ چترکوٹ نام ایک نگر ہے تہا نکا روپدت نام راجہ ایکدن اکیلا سوار ہو شکار کو گیا اور بہولا ہوا ایک مہابن مین جا نکلا وہان جاکے دیکہتا کیا ہے کہ ایک بڑا سا تالاب ہے اوسمین کنول کہل رہے اور بہانت بہانت کے پنچہی کلول کر رہے ہین تالاب کے چارون ور برکشونکی گہنی گہنی چہانو مین ٹہنڈی ٹہنڈی ہوا سوگندہ ہونیکے ساتہہ آرہی ہے یہہ بہی دہوپ کا تولسا ہوا تہا گہوڑیکو ایک درخت سے باندہ زین پوش بچہا کر بیٹہہ گیا گہڑی ایک بیتی تہی کہ ایک رشی کنیا ات سندر جوبن متی وہان پہول چننے لینے کو آئی اور سے پہول توڑ توڑ ہو لیے دیکہہ راجہ ات کام بس ہوا جب وہ پہول چونتا اپنے استہان کو چلی تب راجہ بولا کہ یہ تمہارا کیسا آچار ہے کہ ہم تمہارے آسرم مین اتتہہ آئے اور تم ہماری سیوا نکرو یہہ سنکر وہ پہر کہڑی ہوئی تب راجہ نے کہا کہ

ایسے کہتے ہین کہ اتم برن کے گہر نیچ برن بہی اتتہہ آوے تو وہ بہی پوجنے جوگ ہے اور جو دویا چنڈال شتر مو واستر اپنے
گہر آوے تو اسکی پوجا کرنی اپست ہے کیونکہ اتتہہ سبکا گرو ہے اسطرح جب راجہ نے کہا تب وہ کہڑی ہوئی پہر تو دونون
آنکہین لٹانے لگے اسمین وہ بہی پہونچا راجہ نے اوس تپسی کو دیکہہ نمسکار کیا اور اونے آشیرباد دیا کہ چرنجیو ہو اتنا کہہ اوسنے راجہ سے
پوچہا کہ یہان کسکارن آئے اوسنے کہا مہاراج شکار کرنے آیا ہون وہ بولا کہ کسلئے تو مہاپاپ کرتا ہے الیسا ہے کہ ایک جیو مارا پاپ
کرتا ہے اور اتنے جیون کو مار کیا کیا پہل بہوگتے ہین راجہ نے کہا کہ مہاراج مجہپر کرپا کرکے دہرم ادہرم کا بچار کہو تب وہ منی بولا سنئیے مہاراج
جو جیو تیرتہ جل کہا کر بسنے ہین اونکے مارنے سے بڑا ادہرم ہوتا ہے اور سو تیتہی شنے پر تیتپال کرنیکا بڑا دہرم ہے تو ایسا کہا ہے
کہ جو بہمالن اور سرن آئے کو نیہے کر دیتے ہین سو مہا دانکا پہل لیتے ہین اور ایسا کہا ہے کہ کتنا برابر تپ نہین اور سنتوکہ برابر سکہ
منترتا تیرتہ من نہین اور دیا سم دہرم اور جو نر اپنے دہرم مین سیاوداں ہے اور دہن گن بدیا جس رہوتا پاپ ہوہان نہین کرتے
اور جو اپنی استری سے سنتشٹ ہین اور سنباد ہی ہین تن کا الکنت گت پاتے ہین اور جو جتا دہاری بستر مین نراپدہ کو
سنتے ہین وہ لوگ انت سمین نرک بہوگ کرتے ہین اور جو راجہ رعیت کے دکہہ دائیونکو ڈنڈ نہین دیتا وہ بہی نرک بہگتا ہے
اور جو راج تپتی یا متر کی استری یا کنیا یا اتتہہ نو منیے کی گت سے بہوگ کرتا ہے مہانرک مین پڑتا ہے ایسا کہا ہے
دہرم شاستر مین یہ سن راجہ نے کہا آجتک نادانی سے جو پاپ کیا سو کیا پہر بہگوانی جاہا تو مین نکرونگا راجہ کے اس کہنے
سے منی پرسن ہوکے کہا کہ جو تو برلگے سو دون مین تجہہ سے بہت سنتشٹ ہوا تب راجہ نے کہا کہ مہاراج جو تم
مجہپر سنتشٹ ہوئے تو اپنی کنیا مجہے دو یہہ سن منی نے اپنی پتری راجہ کو گندہرو بواہ کی ریت سے بیاہ دی اور
آپ اپنے استہان کو گیا پہر راجہ رشی کنیا کو لے اپنے نگر کی طرف چلا کہ رستے مین بیابان ہی دور سورج است ہوا
اور چندرمان اودے ہوئے تب راجہ ایک درخت گہنا سا دیکہہ اوسکے نیچے اوتر گہوڑا اوسکی جڑ سے باندہ زین پوش بچہا اوس پر سو رہا
پہر دو پہر رات کے سمین ایک برہم راکشس نے آ راجہ کو جگا کر کہا کہ ہے راجہ مین تیری استری کو کہاؤنگا راجہ نے

کہا ایسا مت کر جو تو مانگیگا سو مین دونگا تب راکشس نے کہا کہ ای راجہ جو تو سات برس کے برہمن کے لڑکے کا سر کاٹ کر اپنے
ہاتہہ سے مجھے دے تو مین اپنے ستے نکلہا اون راجہ نے کہا ایسا ہی کرونگا پر آجکے ساتوین دن میرے نگر آئیو مین تجھے دونگا اسطرح سے
راجہ بچن بند کر راکشس اپنے استہان کو گیا اور بہور ہوے راجہ بہی اپنے محل مین آ داخل ہوا منتری نے آنکے بہت سی شادی کی
اور آگے بہت سے ہی اور راجہ نے منتری سے وہ بات کہکر پوچہا کہ ساتوین دن راکشس آویگا کہو اوسکا جتن کیا کرین
منتری نے کہا مہاراج کسی بات کی چنتا نکیجیے بہگوان سب بہلا کریگا اتنا کہہ منتری نے سوا من کنچن کا ایک
پتلا بنوا اوسمین جواہر جڑوا ایک چہکڑے پر رکہوا چوراہے مین کہڑا کروا کر اوسکے رکہوالے نے کہا کہ جو برہمن اپنے
سات برس کے لڑکے کا راجہ کو سر کاٹنے دے سو اسے لیکے چلا آیا پہر کچہ جو اوسکے [illegible] کو آتے تہے اونسے کہدیا
کہتے تہے دو دن یونہین بیتے تیسرے دن اوسی نگر کا ایک برہمن جسکے تین بیٹے تہے وہ یہ بات سن گہر مین آ برہمنی
سے کہنے لگا کہ ایک پتر اپنا راجہ کو بلی کیواسطے دو تو سوا من سونیکا پتلا جڑاؤ گہر مین آوے یہ سن برہمنی بولی کہ چہوٹے
لڑکے کو نہ دونگی برہمن نے کہا بڑے کو مین نہ دونگا یہ بات سن منجہلے نے کہا کہ پتا میرے تئین دیجیے اوسنے کہا اچہا یہ
برہمن بولا کہ سنسار مین دہن ہی اصل ہے اور دہن ہی کو سکہہ کہا ہے اور جو دلدری ہوا اوسکا سنسار مین آنا بیرتہا
ہے اتنا کہہ منجہلے لڑکے کو لیجا چوکیدارون کو دے اوس پتلے کو اپنے گہر لے آیا اور وہ لوگ لڑکے کو منتری کے
پاس لے آئے پہر جب سات دن بیت گئے وہ راکشس بہی آیا راجہ نے چندن اگنت پہول [illegible] نیویدیہ پہل پان
بستر لے اوسکی پوجا کی اور اوس لڑکے کو بلا کہانڈا ہاتہہ مین لے بلی دینے کو کہڑا ہوا اسمین وہ لڑکا پہلے ہنسا پیچہے
رویا اتنے مین راجہ نے کہانڈا مارا کہ سر جدا ہو گیا سچ ہے جو گیانی لوگ کہگئے ہین [illegible] سنسار مین دکہہ کی
کہان ہے اور مکتی کا گہہ ساہس کی کرانیوالی اور [illegible] کی کرنیوالی [illegible] کی جڑ ہوا اوسے
اتم کرنی کہا ہے اور ایسا کہا ہے کہ آپ واکے لیے [illegible] کیجیے اور دہن دیکے استری کی رکشا کیجے

۸۷

اور اوس وہین استری کے ا... بچائیے اتنی کتہا کہہ بیتال بولا کہ ہے راجہ مرنیکے سمین آدمی روتا ہی تو اوسکی حقیقت بتا کہ وہ کیون مہارا جسنے کہا یہ بچار کے وہ ہنسا کہ بالاپن مین ماتا رکشا کرتی ہے اور بڑے ہوئے پتا پالتا ہے سمین اسمین عیت کی راجہ سہا کرتاہے سنسار کی یہ ریت ہے اور میرا یہ حال ہے کہ ماتا پتانے دہن کے لوبہ سے راجہ کو دیا اور یہہ کہانڈا لے مارنیکو کہڑا ہے اور دیوتا کو بل کی اچہا ہے دیا کسیکو بہی آئی یہ سن بیتال اوسی پیڑ پر جا لٹکا اور راجہ بہی وہین جہپٹ کے پہنچا اور لسے باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

# بیسوین کہانی

بیتال بولا کہ اے راجہ پیشال پور نام ایک نگر ہے وہانکے راجہ کا نام بلیشور اوسکے نگر مین ایک بنیا تہا اوسکا نام ارتہہ دت اور اوسکی بیٹی کا نام اننگ منجری شادی اوسکی کنولپور کے منی نام بنئے سے کر دی تہی کتنے ایک دنون پیچہے وہ بنیا سمندر پار بنج کو گیا اور یہان جب جوان ہوئی بنا ایکدن اپنے چوبارہ پر کہڑی ہوئی رستے کا تماشا دیکہتی تہی کہ اسمین بہنتہا کلا کر نام چلا آتا تہا ان دونوں کی چار نظرین ہوئین اور دیکہتے ہی موہت ہوگئی پہر گہڑی ایک پیچہے سرت سنبہان بہنتہا بره سے بیاکل ہوا اپنے دوست کے گہر گیا اور یہان یہ بہی اوسکی جدائی کی پیر سے بیچینی مین ہتی کہ اتنے مین سکہی نے آنکے اوٹہا یا پرلے پکہ اپنی سدہ نتہی پہر اوسنے گلاب چہڑکا اور خوشبوئیان سونگہائین کہ اسمین اوسے ہوش آیا اور بولی کہ اے کام دیو مہادیونے تجہے جلا کر بہسم کیا تسپر بہی تو اپنی کہٹائی سے نہین چوکتا اور بن پرادہ ابلاؤنکو اینک دکہہ دیتا ہے یہ باتین کر رہی تہی کہ سانجہہ ہوئی اور چاند نظر آیا تب چاندنی کیطرف دیکہہ کے بولی کہ اے چندرمان ہم سنتے تہے کہ تم مین امرت ہے اور کرنونکی راہ سے امرت برساتے ہو سو آج میرے پر تم بہی اگن برسانے لگے پہر سکہی سے کہا کہ یہانسے مجہے اوٹہا کے لیچل کہ مین چاندنی سے جلی مرتی ہون تب یہ اوسے اوٹہا کر چوبارے پر لیگئی اور کہا تجہے ایسی باتین کہتے لاج نہین آتی

کمہار نے کہا کہ اے سکھی مین سب جانتی ہون پر مین منہہ نے مجہے بار رکہن نہ سکی اور مین وہی سوچ بچار کرتی ہون
پریم کی آگ سے جون جون جلتی ہون تون تون گہر مجہے بش سا نظر آتا ہے سکہی بولی کہ تو خاطر جمع رکہہ مین تیرا
سب کہہ دور کرونگی اتنا کہہ سکہی اپنے گہر گئی اور ان نے اپنے جیمین بچارا کہ اس شریر کو اوسکے کارن تجون
اور پہر اسکے جنم سے اوس سے مل سکہہ بہوگ کرون یہہ کامنا کر گلیمین پہانسی ڈال چاہے کہ کہینچے اتنے
مین سکہی آپہونچی اور اوسنے جہٹ اسکے گلے سے رسی نکالکر کہا کہ جینے سے سب کچہہ ہے مرنے سے نہین
وہ بولی کہ ایسے دکہہ پانے سے مرنا بہلا ہے سکہی نے کہا کہ ایک گہڑی سستا کہ مین اوسے جا کے لاتی ہون
اتنا کہہ وہان گئی جہان کملاکر تہا پہر اوسے چہپکے دیکہا تو وہ بہی برہ سے بیاکل ہو رہا ہے اور اوسکا منہہ گلاب کے پانی سے
چندن گہس اوسکے بدنمین لگاتا ہے اور کیلے کے کومل پاتونسے پون کر رہا ہے تسپر بہی برہ کی آگ سے وہ گہبراکر
جلا ہی جلا پکارتا ہے اور مترسے کہتا ہے کہ زہر لا دے مین نے اپنا تیاگ کر اس کشٹ سے چہوٹون اسکی یہہ اوستہا دیکہہ
سکہی نے اپنے جی مین کہا کیسا ہی سسی پنڈت چتر ہوئی دہرمنش ہو پر کام دیو اوسے ایکبارگی چہن مین بیکل کر دیتا ہے
اتنا اپنے من مین بچار سکہی نے اوس سے کہا اے کملاکر تیرے تئین ننگ منجری نے کہا ہے کہ تو آکے مجہے جی دان دے
ان نے کہا یہہ تو اونے مجہے جی دان دیا ہے اتنا کہہ اوٹہہ کہڑا ہوا اور سکہی اسے اپنے ساتہہ لیے ہوئے اوسکے
پاس گئی یہہ وہان جاکے دیکہے تو وہ بہی موئی ہوئی پڑی ہے پہر ان نے بہی ایک آہ کا نعرہ مارا کہ اوسکے
ساتہہ اوسکا دم نکل گیا اور جب صبح ہوئی اوسکے گہر کے لوگ ان دونو کو مرگہٹ مین لیگئے اور چتا چنکر
اونہین جب کہ آگ لگائی تہی کہ اسمین اوسکا خاوند بہی پردیس سے مرگہٹ کی راہ آ نکلا تب لوگونکی رونیکی
آواز سنکر یہہ وہان گیا تو دیکہتا کیا ہے کہ اسکی استری پر پرش کے ساتہہ جلتی ہے یہہ بہی برہ سے
بیاکل ہوا اوسی آگمین جلکر مر گیا یہہ خبر نگر کے لوگ سنکے آپسمین کہنے لگے کہ ایسا اچرج نہ آنکہون دیکہا نہ کانون

سنا اتنی کتہا کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ ان تینون مین کونسا ادہک کامی ہوا راجہ نے کہا کہ اوسکا خاوند ادہک کامی ہوا بیتال نے کہا کس کارن راجہ نے کہا جن نے اپنی ناری کو اوسکے ارتہہ موئی دیکہکر دوہ تیاگ کر اوسکے پریم مین ہنگن ہو جی دیا یہہ ادہک کامی ہوا یہہ بات سن بیتال پہر اوس درخت پر جا لٹکا راجہ بہی وہین جا اوسے باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

# اکیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ جیتپل نام نگر وہانکا کا بردہمان نام راجہ اوسکے نگر مین بشن سوامی نامی برہمن اوسکے چار بیتے تہی ایک جواری دوسرا کسبی باز تیسرا چینلا چوتہا ناستک ایکدن وہ برہمن اپنے بیتونکو سمجہانے لگا کہ جو کوئی جوا کہیلتا ہے اوسکے گہر مین لکشمی نہین رہتی یہہ سن وہ جواری اپنے جیمین بہت دق ہوا اور پہر اون نے کہا کہ راج نیت مین ایسا لکہا ہے کہ جواری کے ناک کان کاٹ دیس سے نکالدے کہ اور لوگ جوا نکہیلین اور جواری کے جورو لڑکو نکو گہر مین ہوتے بہی کہر مین نجانئے کیونکہ نہین معلوم کس وقت ہارے اور جو بسوا کے چیترون ہوتے ہوتے ہین سو اپنے جیکو دکہہ دیاتے ہین اور کسبی کے بسمین ہو سرس اپنا دے انت کو چوری کرتے ہین اور ایسا کہا ہے کہ جو ناری آدمی کے من کو ایک گہڑی مین موہہ لے ایسی ناری سے گیانی دور رہتے ہین اور گیانی اوسے پہینکر اپنا ستشیل جس آچار بچار نیم دہرم کہوتے ہین اور اوسکو اپنے گروکا اپدیس بہلا نہین لگتا اور ایسا کہا ہے کہ جسنے اپنی لاج کہوئی دوسرے کو وہ کب بے حرمت کرنے سے ڈرتی ہی اور مثل ہے کہ جو بالا اپنے بچے کو کہاتا ہے سو جو ہے کو کب چہوڑیگا یہہ کہنے لگا کہ جنہونے بالک پن مین پڑہا نہین پڑہی اور جوانی مین کام سے اتر ہو جو سکے گرد مین رہے سو بردہ کال مین پچہتائے حرص کی آگ مین جلتے ہین یہہ بات سن اون چارون نے آپسمین بچار سے کہا کہ بدیا ہین نس کے جینے سے مرنا بہلا ہے اس سے اتم یہہ ہے کہ بدیس مین

جاکر ڈٹ بیٹھے یہہ بات اپسمین ٹھہرا کے ایکدن نگر مین گئے اور کتنی ایک مدت بعد شہر کے پنڈت ہوا اپنے گہر
کو چلے راہ مین کہنے لگے کہ اپسمین کہ کنجر موئے شیر کی ہڈی چمڑا اکر کتنی بات چاہیے کہ لیجا اسمین انہون
نے آپسمین کہا کہ آؤ اپنی اپنی بدیا آزماوین یہہ ٹہرا ایک نے اوسے بلا کر جوڑ دیا اور وہ پوٹہلے اوسے
وداع کیا رستے سے کنارے ہوا وس پوٹ کو کہول ایک نے ساری ہڈیان جا بجا لگا منتر پڑہ چہینٹا مار
کروے باڑ لگ گئے دوسرے نے اسیطرح اون ہڈیون پر ماس چما تیسرے نے اسی تہانت سے ماس چام
ٹہادیا چوتہے نے اسی ریت اوسے جلا دیا پہر وہ اوٹہتے ہی ان چارونکو کہا گیا اتنی کہانی کہہ بیتال
بولا اے راجہ اون چارونمین کون ادہک مورکہہ تہا راجہ بکرم نے کہا جسنے اوسے جلا دیا
وہی بڑا مورکہہ تہا اور ایسا کہا ہے کہ بدہ بنا بدیا کسی کام کی نہین بلکہ بدیا سے بدہ ہین اسی
طرح مرتے ہین جیسے سنگہ کے جلانیوالے موئے یہہ بات سن بیتال اوسی درخت مین
جا لٹکا پہر راجہ اسیطرح باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

## بائیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ شیوپر نام نگر وہانکا بدگدہ نام راجہ اوسکے نگر مین نارایین نام برہمن تہا وہ ایکدن اپنے من
مین چنتا کرنے لگا کہ میرا شریر برہ ہوا اور مین دوسرے کی کایا مین پیٹہنے کی بدیا جانتا ہون اس سے بہتر ہے
اس پرانے دیہہ کو چہوڑ اور کسو جوان کے شریر مین جا کے بہوگ کرون جب وہ یہہ اپنے جیمین بچار کر چکا اور ایک
تزن شریر مین پیٹہنے لگا تو پہلے رویا اور پیچہے ہنسا پہر اوسمین پیٹہ کے اپنے گہر مین آیا لیکن سارے کٹنب کے
لوگ اوسکے کرتب سے واقف تہے پہرانسے آگے کہنے لگا کہ مین نے جوگی ہوا اسا کہکے پڑہنے لگا آسا سندر کو تیسا بیچ
سکہا تسمین من کو رکہہ اندر یہہ نکلوا ستعمل کرے سو جوگی جتر کہاوے اور یہہ گت سنسار کی لوگونکی ہے

کہ انگ گلے یہ ڈہیلے دانت گرین لوٹ رہے ہو لاتہی لیے پہرین تو بہی ترشنا نہین مٹتی اور اسیطرحسے کال چلا
جاتا ہے دن ہوا رات ہوئی جہنا ہوا مرن ہوا بالک ہوا بوڑہا ہوا اور کچھہ نہین معلوم کہ مین کون ہون اور لوگ کون
ہین اور کون کیلئے کسو کا سوگ کرتا ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے اور انت کال سبہی جانیوالے ہین انہین
مین سے ایک بیگا ایناک اینک لاگ ہین اور اینکا اینک مین ہلچل ہو رہی ہے اینک اینک ہو رہے ہین اور نت نت بہا بہا کے پاکہنڈ برما
لیے ہوئے ہین پر یہ بات اونسے بچ آسا اور ترشنا کو مار سر مونڈا یا تہہ مین ڈنڈ کنڈل لیے کام کرودہ کو مار جوگی
ہوئے نگاہ تو تیرتہہ تیرتہہ ڈولتے پہرتے ہین سو موکش بد ارتہہ پلتے ہین اور یہ سنسار ستے کیطرح ہے اسمین خوشی
کیجیے اور کسکا غم اور کیلیے کے گا بہے کیطرح سنسار سے اسمین سار کچھہ نہین اور دہن جن بند پایا جوگ کر کرتے
ہین سو اگیان ہین اور جو جوگی ہو کمنڈل ہاتہہ مین لیے بار بار بہیک مانگ وہ گہی جینے سے اپنے شریر کو پشٹ
کر کالان تر ہو استری سے بہوگ کرتے ہین سو اپنا جوگ کہوتے ہین اتنا پڑھکر وہ بولا کہ اب مین تیرتہہ جاترا
کرونگا یہ بات سن اوسکے کنبے کے لوگ بہت خوش ہوئے اتنی کہانی کہہ بیتال بولا اے راجہ کس کارن وہ
رویا اور کس کارن ہنسا تب راجہ نے کہا کہ بالکپن کا ماں کا پیار اور جوانی کا سکھہ یاد کر اور اتنے دنون
اس دیہہ کے رہنے کے موہہ سے رویا اور اپنی بدیا سدہ کر کے نئی کایا مین بیٹھہ کے ہنسا یہہ بات
سن بیتال پہر اوسی پیڑ پہ جا لٹکا پہر راجہ اسیطرحسے باندہ کاندہے پر رکھہ لیچلا +

## تیئیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ دہرم پور نام نگر وہانکا دہرمج نام راجہ اوسکے شہر مین گووندنام برہمن چارون بید
چہوں شاستر کا جانیوالا تہا اور اپنے دہرم کرم سے سادہان اور ہردت سوم دت یگش دت برہم دت
اوسکے چار بیٹے تہے بڑے بڑے پنڈت برگ چتر اور اپنے باپ کی آگیا مین سدا رہتے تہے کتنے ایک دن پیچہے بڑا بیٹا

۹۳

مرگیا اور وہ بھی اوسکے دکھہ سے مرنے لگا تب سمین چہا راجہ کا پرہت لش شرما آکے اوسی سمجہانے لگا کہ یہہ سنسار جس مین جا

کے گربہہ مین آتا ہے پہلے اونہین دکھہ پاتا ہے دوسرے جوانی مین کام کے بس پریتم کے بہوسے ایدا سہتا ہے جو تہے بوڑہاپے سے نربل

ہوسے اوپن مین آتا ہے غرض سنسار مین جنم لینے سے دکھہ بہت ہوتا ہے اور سکھہ تہوڑا کیونکہ یہہ سنسار دکھہ کا مول ہے اگر

کوی درخت کی پہننگ پر جا چڑہے یا پہاڑ کی چوٹی پہ بیٹھے یا پانی مین چہپ رہے یا لوہے کے پنجرے مین گہس رہے یا پاتال مین جا چہپے تو بہی کال نہین

چہوڑتا ہے اور بید شاستر میں لکہا ہے کہ دہرم گیانی بلوان ال کیساہی کوئی ہو پر یہہ سرب بکشی کال کسو کو نہین چہوڑتا تمام سو

برس کی منش کی آربل ہے تسمین سے آدہی تو رات مین جاتی ہے اور آدہی کی آدہی بال اور بردہ اوستہا مین جو رہے

سو بیاد ہو گ سوگ مین گنتی ہے اور جی جو پانی کی ترنگ کیطرح چنچل ہے اس منش کو سکھہ کہان ہے اور اب کلجگ کے سمین

بادہی منش ملنے دلبہہ مین اور دان پن لیش آ جڑتے ہین جو لوبہی ہوتے ہین تہوڑا سا دیتے ہین پر بہت جتاتے ہین

پر تہوڑے مین آیادہ کرتے ہین اور دہرم تپہ ست سنسار مین تہوڑا رہا ہے راجہ کو کوتل بر ہمن لالچی لوگ لگانی کے بس

استری چنچل ہوئی پتا کا نندا پتر کرنے لگے اور متر شترتا اور دیکہو جسکا ماان کنہیا اور پتا ارجن تس ابہمن کو بہی کال

نے نچہوڑا اور جس سمین منش کو جم لیجاتے ہین لکشمی اوسکی گہر مین رہتی ہے اور ماباپ جورو لڑکے بہائی بندہ کوئی

کام نہین آتا ہے بہلائی برائی پاپ پن ہی ساتہہ جاتا ہے اور وہی گننے کے لوگ اوسے مرگہٹ مین لیجا جلا دیتے ہین اور

دیکہو اوہر رات بیتیت ہوتی ہے اور ہر دن آتا ہے اور ہر چاند است ہوتا ہے اودے ہر سورج آ ایسے ہی عمر اپنی جاتی ہے بڑہاپا

آتا ہی اسیطرح سے کال بیتا چلا جاتا ہے پر یہہ کہیل بہی اس منش کو گیان نہین ہے تا دیکہو ست جگ مین مانہاتا ایسا راجہ کہ جسنے

دہرم کرم جس سے ستجگ تہو کو چہا دیا تہا اور تریتا مین سری رام چندر راجہ کہ جسنے سمندر کا پل باندہ لنکا سا گڑہ توڑ

راون کو مارا اور دواپر مین شتری ایسا راج کیا کہ جسکا جس اب تک لوگ گاتے ہین پر کال نے انہون کو نچہوڑا اور آکاس

کے اوڑنیوالے پنچھی اور سمندر کے رہنے والے جیو سمین پاکے بہی آفتین آپڑتے ہین اس سنسار مین آکے دکھہ سے کوئی

نہین چہوڑتا اسکا موجب کیا تہا ہے اسمین اتم یہہ ہے کہ دہرم کا کاج کیجے اسطرحسے جیسا کشن شرما نے سمجہایا اوسی ہمت
جیمین آیا کہ اب ہن کا کاج کیجیے یہ من مین اوسنے سوچ اپنے بیٹے سے کہا کہ جگ کرنے مین بیٹہتا ہون تم سمندر سے جا کر گہوڑے لے آو بایکی
اگیا پا ایک دہیمر سے جا کر کہا کہ ایک روپیہ لے اور ایک کچہوا پکڑ دے اوسنے روپیہ لیا اور پکڑ دیا تب اونمین سے بڑے بہائی
منجہلے سے کہا تو اوٹہالے اوسنے چہوٹے سے کہا بہائی تو اوٹہالے اوسنے کہا کہ مین چہوونگا نہین میرے ہاتہہ مین گند آویگی
اور یہی سوچ کر نہین چہوتا منجہلا بولا کہ مین ناری کہنے مین بڑے نے کہا کہ مین سیج پر سونے مین چتر ہون اسطرح تینون
لڑکے نے لگے کہنے کہ سو ہم تینون جہگڑتے ہوے راجہ کے دوار پر جا دوار پال سے انہون نے کہا کہ تین برہمن فریادی
آئے ہین جا کر تو راجہ سے کہہ یہ سن اوسنے راجہ کو خبر دی راجہ نے بلا کر پوچہا کہ تم کسواسطے آپسمین جہگڑتے ہو تب
اونمین سے چہوٹا بولا کہ مہاراج مین بہوجن مین چتر ہون منجہلے نے کہا یہہ تو جو کہتا ہے مین ناری چتر ہون بڑے نے کہا دیا نات مین
سیج چتر ہون یہ سن راجہ نے کہا کہ ابہی اپنی پرکہنا دو اونہون نے کہا بہت اچہا راجہ اپنے رسوئی کو بلا کر کہا کہ بہانت بہانت 94
کے بنجن امرت کے پکوان بنا اس سمین کو اچہی طرح بہوجن کرا دے یہ سن رسوئی نے چار سو طیار کر اوس بہوجن چتر کو لیجا کہا
بٹہایا جاے کہ وہ کہ اسی ہاتہہ مین دیکہ اسمین گند آئی اوسے چہوڑ ہاتہہ دہو راجہ کے پاس آیا راجہ نے پوچہا تو نے
سکہہ سے بہوجن کیا تب اوسنے کہا مہاراج ان مین مرگ گندگی مینے بہوجن نکیا پہر راجہ نے کہا کہ دور گند کا کارن کہہ
اوسنے کہا مہاراج مرگہٹ کی بہوم کا چانول ہے مردے کی بو اوسمین آتی تہی اس کارن نکہایا یہ سنکر راجہ نے
اپنے بہنڈاری کو بلا کر پوچہا اسے یہ کس گانو کے چانول تہے اوسنے کہا مہاراج شیو پور کے راجہ نے کہا وہاں کے کسانکو
بلاو تب بہنڈاری نے اوس گانو کے زمیندار کو بلوایا راجہ نے پوچہا یہ کس بہوم کے چانول ہین اوسنے
کہا کہ مہاراج سمشان کے ہین یہ سنکے راجہ نے اوسے کہا ہم نے سنا کہ تو سیج بہوجن چتر ہے پہر ناری چتر کو بلوا اور ایک
اچہی استری کو بلوا اوسکے پاس کہوا دیا اور وے دونو آپسمین لیٹ کے باتین کرنے لگے راجہ چہپ کے

جہروکے سے دیکہنے لگا اور اوسنے ہمن نے چاہا کہ اوسکا بوسہ لے اسمین وہ سکے مکہہ کی باس پا کہہ پہیر بیٹہا راجہ نے
دیکہہ اپنے مندر مین جا آرام کیا بہور کے سمین اوٹہہ دربار مین آ اوسنے ہمن کو بلا کر پوچہا کہ ای ہمن آجکی رات تو سکہہ سے
کاٹی اوسنے کہا مہاراج سکہہ نہ پایا راجہ نے کہا کس کارن ہمن نے کہا اوسکے منہہ سے بکری کی گند آتی تہی اس سے میرا جی بہت
بیچین رہا یہ سن راجہ نے دلالہ کو بلا کر پوچہا کہ اسے تو کہان سے لائی تہی اور یہہ کون ہے اوسنے کہا یہ میری بہن کی
بیٹی ہے جب تین مہینے کی تہی تب اسکی ماں مر گئی مینے اسے بکری کا دودہ پلا کر پالا ہے یہ سن راجہ نے کہا سچ تو نا ہی جہتر
پہر سیج جہتر کو اچہے اچہے بچہونے کروا پلنگ پر سلوایا پر بہاتہوئی راجہ نے اوسے بلا کر پوچہا تو رات بہر سکہہ سے
سویا اوسنے کہا مہاراج رات بہر نیند نہ آئی راجہ نے کہا کس کارن اوسنے کہا مہاراج سیج کی ساتوین تہ مین ایک بال ہے
پر میری پیٹہہ مین چبتا تہا اسسے نیند نہ آئی راجہ نے اوس بچہونے کی ساتوین تہ مین دیکہا وہان ایک بال نکلا تب اوسسے
کہا تو سچ مچ سیج جہتر ہے اتنی بات کہہ بیتال بولا اون تینونمین کون ات جہتر ہے راجہ بکرم نے کہا جو سیج جہتر ہے
یہ سن بیتال پہر اوسی شنت پر جا لٹکا راجہ بہی وہین جا اوسے باندہ کاندہے پر رکہہ لیچلا +

## چوبیسوین کہانی

بیتال نے کہا راجہ کلنگ دیس مین ایک جگیسر نام برہمن تہا اسکی استری کا نام سوم دتہا ات روپ وتی تہی وہ برہمن
جگ کرنے لگا اسمین اوس استری کے ایک سندر لڑکا ہوا جب وہ پانچ برس کا ہوا تب پتا اوسکا شاستر پڑہانے لگا
بارہ برس کی عمر مین وہ سب شاستر پڑہہ کر بڑا پنڈت ہوا وہ سدا اپنے باپ کی سیوا مین رہنے لگا کتنے ایکدن بیتے وہ لڑکا
گیا ... سوگ سے ماتا پتا چلا چلا کر رونے لگے یہ خبر پا سارے کتنبہ کے لوگ دوڑے آئے اوس لڑکے کو اٹہا باندہ
سمشان مین لیگئے اور وہان جا دیکہہ دیکہہ آپسمین کہنے لگے دیکہو موئے پر بہی سندر لگتا ہے اسیطرح سے
باتین کرتے تہے اور چتا چنتے تہے کہ وہان ایک جوگی بہی بیٹہا تپسیا کر رہا تہا یہ بات سن اپنے جیمین بچارنے

لگا کہ میرا شریر اب بڑہا ہوا اس لڑکے کے شریر مین بیٹہون تو سکہہ سے جوگ کرون یہ سوچ کر اس لڑکے کے شریر مین
آ کر وٹ لے رام کرشن کہہ ایسا اٹہ بیٹہا جیسے کوئی سوتے سے اوٹہہ بیٹہے یہ دیکہہ تمام لوگ اچنبہے مین ہو اپنے اپنے گہر آئے اور
اوسکے باپکو یہ اچرج دیکہہ بیراگ ہوا پہلے ہنسا پیچہے رویا اتنی کتہا کہہ بیتال بولا اے راجہ بکرم کہہ وہ کیون ہنسا
کیون رویا تب راجہ نے کہا جوگی کو اوسکے شریر مین دیکہہ یہ بہید سیکہکر ہنسا اور اپنے شریر کے اور اپنے
شریر کے چہوڑنے کی موہ سے رویا کہ ایکدن اسیطرح مجہے بہی اپنا شریر چہوڑنا پڑیگا یہ سن
بیتال پہر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بہی پیچہے جا کاندہے پر رکہہ لیچلا ٭

# پچیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ دکشن دیسا مین دہرم پور نگر ہے وہانکے راجہ کا نام مہابل ایک سمین اوسی دیس کا ایک اور
راجہ فوج لے چڑہ آیا اور اوسکا نگر آن گہیرا کتنے ایک دنون لڑتا رہا جب سنا اسکی بلکتی رہی گئی تب راجہ
وقت رانی کو بیتی سمیت ساتہہ لے جنگل مین نکل گیا جب کئی ایک کوس ہی مین پہونچا تو پربہات ہوا اور ایک
گانو نظر آیا تب رانی اور راج کنیا کو ایک پیڑ تلے بٹہلا آپ گانو کی طرف کہانیکا کچہہ سامان لینے کو چلا کہ اتنے مین
بہیلیون نے آن گہیرا اور کہا ہتیار ڈالدے یہ سنکر راجہ نے تیر مارنا شروع کیا اور اوہر سے انہون نے اسطرح
ایک پہر لڑائی رہی ور کتنے ایک لوگ بہیلیونکے مارے گئے اتنے مین ایک تیر راجہ کے کپال ایسا لگا کہ پہر کر گر پڑا اور
ایک نے آ راجہ کا سر کاٹ لیا جب رانی اور راج کنیا نے راجہ کو موا دیکہا تو روتی پیٹتی اولٹی بنکو چلی اسطرح کو س دو
ایک چل ہاندی ہو کر بیٹہی اور انیک انیک بہانت کی چنتا کرنے لگین اسمین چندرسین نام راجہ اور اوسکا بیٹا دونون
شکار کہیلتے ہوئے اوسی جنگل مین آ نکلے اور دونونکے پانوچن دیکہہ راجہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اس مہابن مین آدمی کے
پانوکے نشان کہان سے آئے راج پتر نے کہا مہاراج یہ چرن چن استری کے ہین شرکا پانو ایسا چہوٹا نہین ہوتا

راجہ نے کہا سچ ایسا کومل چرن اش کا نہین ہوتا پہر راجپتر نے کہا اسی سمین کئی ہین راجہ نے کہا چلو اسی سمین ڈہونڈہین
جو ملے تو جسکا یہ بڑا پانو ہے سو تجہے دونگا اور دوسری مین لونگا اسطرح آپسمین بچن بند ہو گئے جا دیکہین تو دونون بیٹہی
ہوئی ہین اونہین دیکہہ خوش ہو موافق قرار کے اپنے اپنے گہر آئے رانی کو راجکمار نے رکہا اور راجکنیا کو راجہ نے
اتنی کہا کہ بیتال بولا اے راجہ بکرم اون دونونکے لڑکونکا آپسمین کیا ناتا ہوگا یہ سن راجہ اگیان ہو چپ رہا پہر بیتال خوش
ہو بولا اے راجہ مین تیری بتیا او ساہس دیکہہ ات پرسن ہوا پر ایک بات مین تجہہ سے کہتا ہون اسکو تو سن کہ جسکے شریر کے
روم سمان نتہونکے اور دیہہ کا تہہ سی اور نام شانت شیل سو تیری نگر مین آیا ہے اور تجہے اون نے بیر لینے کو بہیجا
اب مہا مرگہٹ مین منتر جگا رہا ہے اور تجہے مارا چاہتا ہے اسلئے مین جتا دیتا ہون کہ جب وہ پوجا کرچکیگا تب تجہہ سے کہیگا کہ اے راجہ
تو ساشٹانگ ڈنڈوت کر تب تو کہیو کہ مین سب راجاؤنکا راجہ ہوا اور سب راجہ آنکے مجہے ڈنڈوت کرتے ہین مینے آج تک
کسیکو ڈنڈوت نہین کی اور مین نہین جانتا آپ گرو ہین مجہے کرپا کر سکہا دیجیے تو مین کرون جب وہ ڈنڈوت کرے تب
ایسا کہرگ ماریو کہ سر جدا ہوجاوے تد تو اکہنڈ راج کریگا اور جو یہہ تو نکریگا تو وہ تجہے مار اچل راج کریگا اتنی بات
راجہ کو جتا بیتال اوس مردے کے قالب سے نکلکر چلا گیا اور پیچہے راجہ وہ مردہ لا جوگی کے آگے رکہدیا
جوگی نے اوسکو دیکہکر خوش ہو راجہ کی بہت ستائش کی پہر منتر پڑہ اوس مردے کو جگا ہوم کر بل دیا اور دکہن کی طرف منہہ
جتنا کچہہ وہان انجام طیار کیا تہا سو اپنے دیوتا کو چڑہا دیا اور پان پہول دہوپ دیپ نیویدہ دے پوجا کر راجہ سے کہا
ڈنڈوت کر تیرا تیج پرتاپ ہوگا اور اشٹ سدہ تیرے گہر مین بسینگی یہ سن راجہ نے بیتال کی بات یاد کر ہاتہہ جوڑ
بنتی سے آدہینتا کہا کہ مہاراج مین پرنام کرنا نہین جانتا پر آپ گرو ہین جو کرپا کرکے سکہائیے تو مین کرون یہ سن
جوگی نے جونہین ڈنڈوت کرنیکو سر جہکایا وونہین راجہ نے ایک کہرگ مارا کہ سر جدا ہوگیا اور بیتال نے آن پہول برسایا
ایسا کہا کہ جو اپنے تیئین اچہا جانے اوسکے مارنے سے دوش نہین اور سب راجاؤن کا مالک تو ہے اندر سمیت سب دیوتا اپنے بمانون پر بیٹہہ وہان

97

سے جے جے کار کرنے لگے اور راجہ اندر نے پرسن ہو کر راجہ بیر بکرماجیت سے کہا کہ بر مانگ تب راجہ نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج یہ کتھا
میری سنسار میں سدھ ہو اندر نے کہا کہ جبتک چاند سورج پرتھوی کا استھر ہیں تبتک یہ کتھا پرسدھ رہیگی اور تو
سنبھوم کا راجہ ہوگا اتنی کہہ راجہ اندر اپنے استھان کو گیا اور راجہ نے اون دونوں تپسوینوں کو
پہلے جیسا [illegible] پین لیا تب وہ دونوں بیر حاضر ہوا اور کہنے لگے
[illegible] گیا ہی جیسے کہا جب میں یاد کرونگا تب تم آنا اس طرح سے
وہ سے چلے راجہ اپنے گھر آ راج کرنے لگا ایسا کہا ہے کہ
جو یہ کتھا پڑھیگا یا سنیگا سو جو ان بدہواہوگا
اوسکی جے ہوگی فقط
اکتوبر ۲۶ سنہ ۶۲ع